रजिस्ट्री सं. डि/221 Registered No.D-221

सत्यमेव जयते

भारत का राजपत्र
THE GAZETTE OF INDIA
دی گزٹ آف انڈیا

असाधारण
EXTRAORDINARY
غیر معمولی

भाग XVII अनुभाग I
PART XVII SECTION I
حصہ XVII سیکشن I

प्राधिकार से प्रकाशित
PUBLISHED BY AUTHORITY
اتھارٹی سے شائع کیا گیا

सं. I	नई दिल्ली	मंगलवार	25 अक्तूबर 2022	15 कार्तिक	1944 शक	खंड XI
No. I	**New Delhi**	**Tuesday**	**25 October 2022**	**15 Kartik**	**1944 Saka**	**Vol. XI**
نمبر-I	نئی دہلی	منگل وار	25 اکتوبر 2022	15 کارتک	1944شک	جلد XI

विधि और न्याय मंत्रालय
(विधायी विभाग)

17 अगस्त, 2022/भाद्र 6, 1944; शक

"जोहरी नुक़सान के लिए सिविल ज़िम्मेदारी ऐक्ट, 2010; जिन्सी जराइम से अतफ़ाल का तहफ़्फ़ुज ऐक्ट, 2012; पेंशन फ़ंड इन्ज़ेबाती और तरक़्क़ियाती ऑथोरिटी ऐक्ट, 2013 और तहफ़्फ़ुज आगाह कुनन्दगान ऐक्ट, 2014" का उर्दू अनुवाद राष्ट्रपति के प्राधिकार से प्रकाशित किया जाता है और यह प्राधिकृत पाठ (केन्द्रीय विधि) अधिनियम, 1973 की धारा 2 के खंड (क) अधीन उसका उर्दू में प्राधिकृत पाठ समझा जाएगा।

MINISTRY OF LAW AND JUSTICE
(LEGISLATIVE DEPARTMENT)

17 August, 2022 / Bhadra 6, 1944 (Saka)

Urdu Translation of "the Civil Liability for Nuclear Damage Act, 2010; the Protection of Children from Sexual offences Act; 2012; the Pension Fund Regulatory and Development Authority Act, 2013 and the whistle Blowers Protection Act, 2014" is hereby published under the authority of the President and shall be deemed to be the authoritative text thereof in urdu under clause(a) of section 2 of the Authoritative Text (Central Laws) Act, 1973.

وزارت قانون اور انصاف
(محکمہ وضع قانون)

17/اگست، 2022/بھادر، 6، 1944(شک)

''جوہری نقصان کے لیے سوِل ذمہ داری ایکٹ، 2010؛ جنسی جرائم سے اطفال کا تحفظ ایکٹ، 2012؛ پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی ایکٹ، 2013 اور تحفظ آگاہ کنندگان ایکٹ، 2014'' کا اردو ترجمہ صدر کی اتھارٹی سے شائع کیا جارہا ہے اور یہ مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت اردو میں مستند متن سمجھا جائے گا۔

(Reeta Vasishta),
Secretary to the Government of India.

قیمت۔5 روپے

جوہری نقصان کے لیے سِول ذمہ داری ایکٹ، 2010

(نمبر 38 بابت 2010)

[21 ستمبر، 2010]

ایکٹ، تاکہ جوہری نقصان کے لیے سِول ذمہ داری اور جوہری حادثے کے متاثرین کو بغیر چوک ذمہ داری نظام کے ذریعہ فوری معاوضہ، آپریٹر پر ذمہ داری عائد کرنے ،دعویٰ کمشنر کی تقرری ، جوہری نقصان دعویٰ کمیشن قائم کرنے اوراس سے منسلک یا ضمنی اُمور کی توضیع کی جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے اکسٹھویں سال میں حسبِ ذیل قانون وضع کرتی ہے۔

باب - I

ابتدائیہ

مختصر نام، وسعت ، اطلاق اورنفاذ۔ 1- (1) اس ایکٹ کو جوہری نقصان کے لیے سِول ذمہ داری ایکٹ ، 2010 کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے بھارت پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) اس کا اطلاق مندرجہ ذیل ہوئے جوہری نقصان پر بھی ہوگا—

(الف) بھارت کے ملکی سمندر سے باہر سمندری علاقوں پر یا سمندری علاقوں میں؛

(ب) ملکی سمندر، براعظمی کنارہ، کلیتاً معاشی زون اور دیگر بحری زون ایکٹ، 1976 کی دفعہ 7 میں محولہ بھارت کے کلیتاً معاشی زون میں یا زون پر؛

(ج) تجارتی جہاز رانی ایکٹ، 1958 کی دفعہ 22 کے تحت یا فی الوقت نافذ العمل دیگر کسی قاون کے تحت بھارت میں رجسٹر شدہ سمندری جہاز پر یا سمندری جہاز کے ذریعے؛

(د)	طیارہ ایکٹ، 1934 کی دفعہ 5 کے ضمن (2) کے فقرہ (د) کے تحت یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت بھارت میں رجسٹر شدہ کسی طیارہ پر یا کسی طیارہ کے ذریعے؛

(ہ)	بھارت کے حدود اختیار میں مصنوعی جزیرہ، تنصیب یا ڈھانچہ پر یا مصنوعی جزیرہ، تنصیب یا ڈھانچہ کے ذریعے۔

(4)	اس کا اطلاق صرف مرکزی حکومت یا اس کے ذریعے تشکیل دی گئی کسی اتھارٹی یا کارپوریشن یا سرکاری کمپنی کے زیر کنٹرول یا زیر ملکیت جوہری تنصیب پر ہوگا۔

تشریح۔ اس ضمن کے اغراض کے لیے، ''سرکاری کمپنی'' کے وہی معنی ہوں گے جو اسے ایٹمی توانائی ایکٹ، 1962 کی دفعہ 2 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب ب) میں تفویض کیے گئے ہیں۔

(5)	یہ ایسی تاریخ پر نافذ العمل ہوگا جیسا کہ مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرنے؛ اور اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جاسکیں گی اور اس ایکٹ کے نفاذ کے لیے کسی ایسی توضیع میں کسی حوالہ سے اُس توضیع کے نافذ العمل ہونے کا حوالہ تعبیر ہوگا۔

تعریفات۔ 2- اس ایکٹ میں، بجز اس کے سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،—

(الف)	''چیئر پرسن'' سے دفعہ 20 کے ضمن (1) کے تحت مقرر کیا گیا کمیشن کا چیئر پرسن مُراد ہے؛

(ب)	''دعویٰ کمشنر'' سے دفعہ 9 کے ضمن (2) کے تحت مقرر کیا گیا دعویٰ کمشنر مراد ہے؛

(ج)	''کمیشن'' سے دفعہ 19 کے تحت قائم کیا گیا جوہری نقصان دعویٰ کمیشن مراد ہے؛

(د)	''ماحولیات'' کو وہی معنی حاصل ہوں گے جو اسے ماحولیات (تحفظ) ایکٹ، 1986 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) میں تفویض کیے گئے ہیں؛

(ہ)	''رکن'' سے دفعہ 20 کے ضمن (1) کے تحت مقرر کیا گیا کمیشن کا رکن مراد ہے؛

(و)	''اطلاع نامہ'' سے سرکاری گزٹ میں شائع شدہ اطلاع نامہ مراد ہے اور اصطلاح ''مشتہر'' کو حسبہ تعبیر کیا جائے گا؛

(ز)	''جوہری نقصانات'' سے مراد ہے،—

(i)	کسی شخص کو جانی نقصانات یا ذاتی ضرر (بشمول فوری یا طویل مُدتی صحت پر اثر)؛ یا

(ii)	جائیداد کا خسارہ یا نقصان،

جو جوہری حادثہ سے پیدا ہو یا واقع ہوا ہو اور اس میں مندرجہ ذیل ہر ایک اُس حد تک شامل ہے جیسا کہ مرکزی حکومت نے مشتہر کیا ہو،

(iii) ذیلی فقرہ (i) یا فقرہ (ii) میں محولہ خسارہ یا نقصان سے پیدا ہونے والا کوئی اقتصادی خسارہ اگر اس شخص کے ذریعے برداشت کیا گیا ہو جو ایسے نقصان یا خسارہ کے دعویٰ کا حقدار ہو اور جو اِن ذیلی فقرہ جات کے تحت کیے گئے دعووں میں شامل نہ ہو؛

(iv) جوہری حادثہ سے کمزور ماحول کی بحالی کے اقدامات کی لاگت، بجز اس کے کہ ایسی تباہی معمولی ہو، اگر اصل میں ایسے اقدامات اٹھائے جاتے ہوں یا اٹھائے جانے والے ہوں اور ذیلی فقرہ (ii) کے تحت کیے گئے دعویٰ میں شامل نہ ہوں؛

(v) ماحول کے کسی استعمال یا تفریح میں اقتصادی مفاد سے حاصل شدہ آمدنی کا خسارہ جو جوہری حادثہ کے ذریعے اس ماحول کی اہم کمزوری کے نتیجہ میں اُٹھایا گیا ہو اور ذیلی فقرہ (ii) کے تحت دعوؤں میں شامل نہ ہو؛

(vi) احتیاطی اقدامات کی لاگت اور ایسے اقدامات کے ذریعے ہوا مزید خسارہ یا نقصان؛

(vii) ذیلی فقرہ جات (iv) اور (v) میں محولہ ماحول کی کمزوری کے ذریعے ہوئے خسارہ سے دیگر طور پر کوئی اقتصادی خسارہ، جہاں تک یہ بھارت مین نافذ دیوانی ذمہ داری پر عام قانون کے ذریعے منظور شدہ ہو اور ایسے کسی قانون کے تحت دعویٰ نہ کیا گیا ہو؛

مندرجہ بالا ذیلی فقرہ جات (i) تا (v) اور (vii) کی صورت میں، کسی جوہری تنصیب کے اندر تابکاری کے کسی ذریعہ سے خارج یا جوہری ایندھن یا تابکار مصنوعات سے خارج یا کسی جوہری تنصیب میں پیدا ہونے یا بھیجنے سے آنے والے جوہری مواد میں یا مواد سے فضلہ، چاہے ایسے مواد کی تابکار خصوصیات سے یا ایسے مواد کی زہریلی دھماکہ خیز یا دیگر خطرناک خصوصیات کے ساتھ تابکار خصوصیات کے میل سے اس طرح پیدا ہوئے رواں کار اشعاع کے نتیجہ میں یا اس سے پیدا ہوئے خسارہ یا نقصان کی حد تک؛

(ح) ''جوہری ایندھن'' سے مُراد کوئی ایسا مواد ہے جس میں خود پرور جوہری، انشقاق کے سلسلہ وار عمل سے توانائی پیدا کرنے کی صلاحیت ہو؛

(ط) ''جوہری حادثہ'' سے مُراد کوئی واقعہ یا واقعات کا سلسلہ ہے جو ایک ہی نقطہ آغاز رکھتے ہوں جس سے جوہری نقصان ہو یا صرف احتیاطی اقدام کی غیر موجودگی میں جوہری نقصان کروانے کا قریب الوقوع یا شدید خطرہ پیدا کرے؛

(ی) ''جوہری تنصیب'' سے مُراد،—

(i) کوئی جوہری ری ایکٹر ہے ماسوائے اس کے جس سے آمدورفت کا ذریعہ بجلی مآخذ کے طور پر استعمال کے لیے، چاہے اسے آگے دھکیلنے کے لیے یا دیگر کسی غرض کے لیے لیس ہو؛

(ii) جوہری مواد کی پیداوار کے لیے جوہری ایندھن استعمال کرنے کی کوئی سہولت یا جوہری مواد، بشمول غیر تابناک جوہری ایندھن کی دوبارہ عمل کاری، کی عمل کاری کے لیے کوئی سہولت ہے؛ اور

(iii) ایسی کوئی سہولت جہاں جوہری مواد ذخیرہ کیا جائے، (ماسوائے ذخیرہ کے جو ایسے مواد کی بار برداری کے ضمن میں ہو)۔

تشریح۔ اس فقرہ کی غرض کے لیے، ایک ہی آپریٹر کے کئی جوہری تنصیبات، جو ایک ہی جگہ پر واقعہ ہوں، کو ایک ہی جوہری تنصیب متصوّر کیا جائے گا۔

(ک) ''جوہری مواد'' سے مندرجہ ذیل مُراد ہے اور اس میں مندرجہ ذیل شامل ہیں، —

(i) جوہری ایندھن (ماسوائے قدرتی یورینیم یا چھانٹے ہوئے یورینیم کے) جس میں جوہری ری ایکٹر سے باہر خود پرور جوہری انشقاق کے سلسلے وار عمل کے ذریعے، یا تو از خود یا کسی دیگر مواد کے ساتھ مل کر توانائی پیدا کرنے کی صلاحیت ہو؛ اور

(ii) تابکار مصنوعات یا فضلہ؛

(ل) ''جوہری ری ایکٹر'' سے مُراد کوئی ڈھانچہ ہے جس میں جوہری ایندھن ایسی ترتیب سے شامل ہو کہ جوہری انشقاق کی خود پرور عمل کا سلسلہ اس مین نیوٹرانوں کے اضافی ماخوز کے بغیر بھی وقوع پزیر ہو سکتا ہے؛

(م) جوہری تنصیب کی نسبت ''آپریٹر'' سے مُراد مرکزی حکومت یا اس کے ذریعے قائم شدہ کوئی اتھارٹی یا کارپوریشن یا کوئی سرکاری کمپنی ہے جس کو ایٹمی توانائی ایکٹ، 1962 کی مطابقت میں اُس تنصیب کو چلانے کے لیے لائسنس عطا کیا گیا ہو؛

(ن) ''مقررہ'' سے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقررہ مُراد ہے؛

(س) ''احتیاطی اقدام'' سے جوہری حادثے کے وقوع پزیر ہونے کے بعد، کسی شخص کے ذریعے، فقرہ (ز) کے ذیلی فقرہ جات (i) تا (v) اور (vii) میں محولہ نقصان کو روکنے یا کم کرنے کے لیے مرکزی حکومت کی منظوری کے تابع، اٹھائے گئے مناسب اقدام مُراد ہیں؛

(ع) ''تابکار مصنوعات یا فضلہ'' سے جوہری ایندھن کی پیداوار یا استعمال کے لیے اتفاقی اشعاع میں پیدا شدہ کوئی تابکار مواد یا منکشف کے ذریعے کوئی تابکار مواد ہے، لیکن اس میں ایسے ایڈ یوآئی سوٹا پس شامل نہیں ہیں جو بناوٹ کے حتمی مرحلہ کو پہنچ گئے ہوں تا کہ کسی سائنسی، طبّی، زرعی، تجارتی یا ضمنی غرض کے لیے قابل استعمال بن جائیں؛

(ف) ''خصوصی ادئیگی حقوق'' سے بین الاقوامی مالی فنڈ کے ذریعے تعین کردہ خصوصی ادائیگی حقوق مُراد ہیں۔

باب - II

جوہری نقصان کے لیے ذمہ داری

ایٹمی توانائی ضابطہ بندی بورڈ کا جوہری حادثہ مشتہر کرنا۔ 3۔ (1) ایٹمی توانائی ایکٹ، 1962 کے تحت تشکیل شدہ ایٹمی توانائی ضابطہ بندی بورڈ، جوہری حادثہ کے واقع ہونے کی تاریخ سے پندرہ دن کی مُدت کے اندر، ایسے جوہری حادثہ کو مشتہر کرے گا:

بشرطیکہ جب ایٹمی توانائی ضابطہ بندی بورڈ اس بات سے مطمئن ہو کہ جوہری حادثہ میں شامل خطرہ اور خوف کی شدّت معمولی ہے تو ایسے جوہری حادثہ کو مشتہر کرنا اس کے لیے درکار نہ ہوگا۔

(2) ایٹمی توانائی ضابطہ بندی بورڈ، ضمن (1) کے تحت اطلاع نامہ جاری ہونے کے فوراً بعد، ایسے جوہری حادثہ کے وقوع پزیر ہونے کی تشہیر بڑے پیمانے پر ایسے طریقے سے کرائے گا جو یہ مناسب سمجھے۔

آپریٹر کی ذمہ داری۔ 4۔ (1) جوہری تنصیب کا آپریٹر جوہری حادثہ کی وجہ سے ہوئے جوہری نقصان کا ذمہ دار ہوگا؛—

(الف) اُس تنصیب میں ہوا ہو؛ یا

(ب) جس میں اُس تنصیب سے آ رہا، یا پیدا ہو رہا جوہری مواد شامل ہو اور اس سے پہلے وقوع پزیر ہو جائے جب،—

(i) کسی دیگر آپریٹر کے ذریعۓ تحریری معاہدہ کی مطابقت میں ایسے جوہری مواد پر مشتمل جوہری حادثہ کے لیے ذمہ داری اختیار کی گئی ہو؛ یا

(ii) ایسے جوہری مواد کا چارج دوسرے آپریٹر نے لیا ہو؛ یا

(iii) جوہری ری ایکٹر کو باضابطہ چالو کرنے کے مجاز شخص نے، اُس جوہری مواد کا چارج لیا ہو جو اُس ری ایکٹر میں استعمال کیا جانا مقصود ہو جس سے بجلی کے مآخذ کے طور پر ذرائع آمد ورفت لیس ہو، چاہے آگے دھکیلنے کے لیے یا دیگر غرض کے لیے؛ یا

(iv) ایسا جوہری مواد اُس ذرائع آمد ورفت سے اُتارا گیا ہو جس کے ذریعے ایسی بیرونی مملکت کے علاقہ کے اندر کسی شخص کو بھیجا گیا تھا؛ یا

(ج) جس میں اُس جوہری تنصیب کو بھیجا گیا جوہری مواد شامل ہو اور اس ک بعد وقوع پزیر ہو جائے جب:—

(i) دیگر جوہری تنصیب کے آپریٹر کے ذریعۓ تحریری معاہدہ کے مطابقت میں اس آپریٹر کو ایسے جوہری مواد پر مشتمل جوہری حادثہ کے لیے ذمہ داری منتقل کی گئی ہو؛ یا

(ii) اُس آپریٹر نے ایسے جوہری مواد کا چارج اُس شخص سے لیا ہو؛ یا

(iii) اُس آپریٹر نے ایسے جوہری مواد کا چارج اُس شخص سے لیا ہو جو جوہری ری ایکٹر چلا رہا ہو جس سے قوت کے مآخذ کے طور پر استعمال کے لیے ذرائع آمد ورفت لیس ہو، چاہے آگے دھکیلنے کے لیے یا دیگر کسی غرض کے لیے؛ یا

(iv) ایسا جوہری مواد، اُس آپریٹر کی تحریری رضامندی سے ذرائع آمد ورفت پر لایا گیا ہو جس کے ذریعۓ یہ بیرونی مملکت کے علاقہ سے لے جایا جانے والا ہو۔

(2) جب جوہری نقصان کے لیے ایک سے زیادہ آپریٹر ذمہ دار ہوں، تو اس میں ملوث آپریٹروں کی ذمہ داری، جہاں تک ہر ایک آپریٹر سے قابل منسوب نقصان کو الگ نہیں کیا جاسکتا ہے، منفرد بھی ہو گی اور مجموعی بھی:

بشرطیکہ ایسے آپریٹروں کی مجموعی ذمہ داری دفعہ 6 کے ضمن (2) کے تحت مصرحہ ذمہ داری کی حد سے تجاوز نہیں کرے گی۔

(3) جہاں ایک ہی آپریٹر کی مختلف جوہری تنصیبات حادثہ میں ملوث ہوں، تو ایسا آپریٹر ایسی ہر ایک جوہری تنصیب کی نسبت، دفعہ 6 کے ضمن (2) کے تحت مصرحہ ذمہ داری کی حد تک ذمہ دار ہوگا۔

(4) جوہری تنصیب کے آپریٹر کی ذمہ داری سخت ہوگی اور غلطی سے پاک ذمہ داری کے اصول پر مبنی ہوگی۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے؛—

(الف) جہاں جوہری تنصیب میں ہوئے جوہری حادثہ کے ذریعے اس تنصیب میں گزر رہے مواد کی عارضی ذخیرہ کاری کی وجہ سے جوہری نقصان ہو جائے تو ایسے مواد کی گزر کے لیے ذمہ دار شخص آپریٹر متصوّر رہوگا؛

(ب) جہاں جوہری مواد کی نقل و حمل کے دوران، جوہری حادثہ کے نتیجہ میں جوہری نقصان ہو جائے تو مرسِل، آپریٹر متصور رہوگا؛

(ج) جہاں مرسِل اور مرسَل الیہ یا، جیسی بھی صورت ہو، مرسِل یا جوہری مواد کو لے جانے والے کے درمیان کوئی تحریری اقرارنامہ ہو تو ایسے اقرارنامے کے تحت کسی جوہری نقصان کے لیے ذمہ دار شخص آپریٹر متصوّر رہوگا؛

(د) جہاں دونوں جوہری نقصان اور جوہری نقصان کے سوا دیگر کوئی نقصان جوہری حادثہ یا مشترکہ طور پر جوہری حادثہ یا مشترکہ طور پر جوہری حادثہ اور ایک یا ایک سے زیادہ دیگر واردات کی وجہ سے ہو جائے، تو دیگر ایسا نقصان اُس حد تک جہاں تک جوہری نقصان سے علاٰحدہ ہونے کے قابل نہ ہو، ایسے جوہری حادثہ کے ذریعے ہوا جوہری نقصان متصور ہوگا۔

بعض حالات میں آپریٹر ذمہ دار نہیں۔ 5۔ (1) کوئی آپریٹر کسی جوہری نقصان کے لیے ذمہ دار نہیں ہوگا جہاں ایسا نقصان بلاواسطہ کسی جوہری حادثہ کے ذریعے بذیل کی سبب ہو جائے—

(i) غیر معمولی نوعیت کی کوئی سنگین آفت؛ یا

(ii) مسلّح تصادم، عداوت، سول جنگ، بغاوت یا دہشت گردی کا کوئی عمل۔

(2) آپریٹر مندرجہ ذیل وجہ سے ہوئے کسی جوہری نقصان کا ذمہ دار نہیں ہوگا؛—

(i) از خود جوہری تنصیب اور دیگر کوئی تنصیب جس میں اس جگہ پر جہاں ایسی تنصیب واقع ہو، زیرِ تعمیر جوہری تنصیب شامل ہے؛ اور

(ii) اُسی جگہ پر کسی جائیداد کو جو ایسی کسی بھی تنصیب کی نسبت استعمال کی جائے یا کی جانے والی ہو؛ یا

(iii) ذرائع آمدورفت کوجس پر،اس میں شامل جوہری مواد جوہری حادثہ کے وقت لے جایا جارہا تھا:

بشرطیکہ جوہری نقصان کے لیے کسی آپریٹر کے ذریعے ادا کیا جانے والا کوئی مستوجب معاوضہ فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت نقصان کے لیے کسی دیگر دعویٰ کی نسبت اس کی ذمہ داری کی رقم کو کم کرنے میں موثر نہیں ہوگا۔

(3) جہاں کسی شخص کو اپنی ہی غفلت یا اپنے ہی ارتکاب یا ترک فعل جوہری نقصان اُٹھانا پڑے تو آپریٹر ایسے شخص کے لیے ذمہ دار نہیں ہوگا۔

ذمہ داری کی حدود۔ 6۔ (1) ہر ایک جوہری حادثہ کی نسبت ذمہ داری کی زیادہ سے زیادہ رقم تین سوملین خصوصی ادائیگی حقوق یا ایسی بڑی رقم کے برابر روپے ہوگی جس کی صراحت مرکزی حکومت اطلاع نامے کے ذریعے کرے:

بشرطیکہ اگر اس ایکٹ کے تحت عطا کیا جانے والا معاضہ اس ضمن میں مصرحہ رقم سے تجاوز کرے تو مرکزی حکومت، جہاں ضروری ہو، اضافی اقدام اٹھا سکے گی۔

(2) ہر ایک جوہری حادثہ کے لیے آپریٹر کی ذمہ داری،—

(الف) ایسے ری ایکٹر کی نسبت جس کی تھرمل پاور دس میگاواٹ کے برابر یا زیادہ ہو، ایک ہزار پانچ سوکروڑ روپے ہوگی؛

(ب) خرچ کیے گئے ایندھن کی دوبارہ عمل کاری کے پلانٹوں کی نسبت، تین سوکروڑ روپے ہوگی؛

(ج) تحقیقی ری ایکٹروں کی نسبت جن کی تھرمل پاور دس میگاواٹ سے کم ہو، خرچ کیے گئے ایندھن کی دوبارہ عمل کاری کے پلانٹوں سے مختلف ایندھن سائیکل سہولیات اور جوہری مواد کی باربرداری کی نسبت، ایک سوکروڑ روپے ہوگی:

بشرطیکہ مرکزی حکومت وقتاً فوقتاً آپریٹر کی رقم کا جائزہ لے گی اور اطلاع نامہ کے ذریعے اس ضمن کے تحت کسی بڑی رقم کی صراحت کر سکے گی:

مزید شرط یہ ہے کہ ذمہ داری کی رقم میں کارروائیوں کا خرچہ یا کوئی سود شامل نہ ہوگا۔

مرکزی حکومت کی ذمہ داری۔ 7۔ (1) مرکزی حکومت بذیل جوہری حادثہ کی نسبت جوہری نقصان کے لیے ذمہ دار ہوگی؛

(الف) جہاں ذمہ داری دفعہ 6 کے ضمن (2) کے تحت مصرحہ آپریٹر کی رقم سے تجاوز کرے، اس حد تک جس حد تک ایسی ذمہ داری آپریٹر کی ذمہ داری سے تجاوز کرے؛

(ب) جواُس کی زیرملکیت جوہری تنصیب میں وقوع پزیر ہو؛اور

(ج) جودفعہ 5 کے ضمن (1) کے فقرہ جات (i) اور (ii) میں مصرحہ وجوہات کی بنا پر وقوع پزیر ہوجائے:

بشرطیکہ مرکزی حکومت، اطلاع نامہ کے ذریعے جوہری تنصیب جواس کے ذریعے نہیں چلایا جارہا ہو، کی پوری ذمہ داری لے سکے گی اگراس کی یہ رائے ہو کہ مفاد عامہ کے لیے یہ ضروری ہے۔

(2) ضمن (1) کے فقرہ (الف) یا فقرہ (ج) کے تحت اپنے حصّے کی ذمہ داری کو پورا کرنے کی غرض سے، مرکزی حکومت آپریٹروں پر محصول کی ایسی رقم، ایسے طریقہ میں جیسا کہ مقرر کیا جائے، عاید کرتے ہوئے جوہری ذمہ داری فنڈ، کے نام سے ایک فنڈ قائم کر سکے گی۔

آپریٹر کے ذریعہ بیمہ یا مالی کفالتیں مرتب کرنا۔ 8۔(1) آپریٹر اپنی جوہری تنصیب کو شروع کرنے سے قبل، بیمہ پالیسی یا دیگر ایسی مالی کفالت یا دونوں کے اتصال کو، ایسے طریقہ میں جو کہ مقرر کیا جائے حاصل کرے گا، جو دفعہ 6 کے ضمن (2) کے تحت اس کی ذمہ داری کو تحفظ دے۔

(2) آپریٹر ضمن (1) میں محولہ بیمہ پالیسی یا دیگر مالی کفالت کی، اس کے جواز کی مدت منقضی ہونے سے قبل وقتاً فوقتاً تجدید کرے گا۔

(3) ضمنات (1) اور (2) کی توضیعات کا اطلاق مرکزی حکومت کے زیرملکیت جوہری تنصیب پر نہیں ہوگا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے، ''مالی کفالت'' سے معاہدہ برأت یا ضمانت یا حصص یا بانڈ یا ایسا وثیقہ جو مقرر کیا جائے یا اُن کا کوئی اتصال مُراد ہے۔

باب - III

دعویٰ کمشنر

جوہری نقصان کے لیے معاوضہ اوراس کا تصفیہ۔ 9۔ (1) جو کوئی بھی جوہری نقصان سے متاثر ہوجائے، وہ اس ایکٹ کی توضیعات کی مطابقت میں معاوضے کے دعویٰ کا حقدار ہوگا۔

(2) جوہری نقصان کی نسبت معاوضہ کے لیے دعووں کا تصفیہ کرنے کی اغراض کے لیے، مرکزی حکومت، اطلاع نامے کے ذریعے، ایسے علاقے کے لیے جیسا کہ اُس اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے، ایک یا ایک سے زیادہ دعویٰ کمشنر مقرر کرے گی؛

دعویٰ کمشنر کی حیثیت سے تقرری کے لیے اہلیتیں۔ 10۔ دعویٰ کمشنر کی حیثیت سے کوئی بھی شخص تقرری کا اہل نہ ہوگا جب تک وہ،—

(الف) ضلع جج نہ ہو یا نہ رہا ہو؛ یا

(ب) مرکزی حکومت کی ملازمت میں ہو اور حکومت بھارت کے ایڈیشنل سیکریٹری کے رُتبے سے کم عہدہ یا مرکزی حکومت میں دیگر کسی برابر کے عہدہ پر فائز نہ رہا ہو۔

دعویٰ کمشنری کا مشاہرہ، الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیود و شرائط۔ 11۔ دعویٰ کمشنر کو واجب الادا مشاہرہ اور الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیود و شرایط ایسی ہوں گی جو کہ مقرر کی جائیں۔

تصفیہ کا طریق کار اور دعویٰ کمشنر کے اختیارات۔ 12۔ (1) اس ایکٹ کے تحت دعووں کا تصفیہ کرنے کی اغراض کے لیے دعویٰ کمشنر ایسا طریق کار اپنائے گا جو مقرر کیا جائے؛

(2) تحقیقات کرنے کی غرض سے، دعویٰ کمشنر جوہری میدان میں مہارت رکھنے والے اشخاص یا دیگر ایسے اشخاص کو اور ایسے طریقہ میں جیسا کہ مقرر کیا جائے، اپنے ساتھ شریک کر سکے گا۔

(3) جہاں کوئی شخص ضمن (2) کے تحت شریک کیا جائے، اُس کو ایسا معاوضہ، فیس یا الاؤنس ادا کیا جائے گا جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

(4) اس ایکٹ کے تحت اپنے کارہائے منصبی کی انجام دہی کی اغراض کے لیے، دعویٰ کمشنر کو مندرجہ ذیل امور کی نسبت دعویٰ کی سنوائی کے دوران وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت دیوانی عدالت کو حاصل ہیں، یعنی:-

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور حاضری یقینی بنانا نیز اس کا حلف پر بیان لینا؛

(ب) دستاویزات کا انکشاف اور پیش کرنا؛

(ج) حلف پر شہادت حاصل کرنا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل طلب کرنا؛

(ہ) کسی گواہ کے بیان کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(و) دیگر کوئی معاملہ جس کی صراحت کی جائے۔

(5) دعویٰ کمشنر، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 195 اور باب XXVI کی اغراض کے لیے ایک دیوانی عدالت متصور ہوگا۔

باب-IV

دعوے اور فیصلہ جات

دعویٰ کمشنر کے ذریعے دعووں کے لیے درخواستیں طلب کرنا۔ 13۔ دفعہ کے ضمن (1) کے تحت جوہری حادثہ کے اطلاع نامہ کے بعد دعویٰ کمشنر، جس کو اُس علاقے کا حداختیار حاصل ہو، جوہری نقصان کے لیے معاوضہ کا دعویٰ کرنے کے لیے درخواستیں طلب کرنے کی وسیع تشہیر ایسے طریقہ میں کروائے گا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

جوہری نقصان کے لیے درخواست دینے کا حقدار شخص۔ 14۔ دعویٰ کمشنر یا کمیشن، جیسی کہ صورت ہو، کے روبرو جوہری نقصان کی نسبت معاوضہ کے لیے درخواست مندرجہ ذیل کے ذریعے دی جا سکے گی،—

(الف) وہ شخص جس کو ضرر پہنچا ہو؛ یا

(ب) جائیداد، جس کو نقصان پہنچا ہو، کا ملک؛ یا

(ج) متوفی کے قانونی وارثان؛ یا

(د) ایسے شخص، مالک یا قانونی وارثان کے ذریعے باقاعدہ مجاز کردہ ایجنٹ۔

دعویٰ کمشنر کے رُوبرو درخواست دینے کا طریق کار۔ 15۔ (1) دعویٰ کمشنر کے رُوبرو جوہری نقصان کے لیے معاوضہ کی درخواست ایسی شکل میں کی جائے گی جس میں ایسی تفاصیل درج ہوں اور ایسے دستاویزات شامل ہوں جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

(2) دفعہ 8 کی توضیعات کے تابع، ضمن (1) کے تحت ہر ایک درخواست جوہری نقصان کی علمیت کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے اندر اُس شخص کے ذریعے دی جائے گی جس کو نقصان پہنچا ہو۔

دعویٰ کمشنر کے ذریعے فیصلہ۔ 16۔ (1) دفعہ 15 کے ضمن (1) کے تحت درخواست کے موصول ہونے پر، آپریٹر کو ایسی درخواست کا نوٹس دینے کے بعد اور فریقین کو سنوائی کا موقع دینے کے بعد، دعویٰ کمشنر ایسی موصولی کی تاریخ سے تین ماہ کی مدت کے اندر ایسی درخواست کا نپٹارا کرے گا اور حسبِہ فیصلہ دے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت فیصلہ لینے کے دوران دعویٰ کمشنر درخواست دہندہ کے ذریعے اپنے یا افرادِ خانہ کے لیے کروائے گئے بیمہ معاہدہ کی تعمیل میں یا دیگر طور پر وصول کی گئی کسی رقم، واپس ادائیگی یا فائدہ کو زیرِ غور نہیں لائے گا۔

(3) جہاں آپریٹر کے ذریعے فیصلہ کی رقم کی ادائیگی سے بچنے کی غرض سے اپنی جائیداد کو منتقل کرنے یا فروخت کرنے کا امکان ہو، دعویٰ کمشنر مجموعہ ضابطہ دیوانی 1908، کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIX کے قواعد I تا 4 کی توضیعات کے مطابقت میں ایسے فعل کو روکنے کے لیے حکم امتناعی عارضی اجرا کر سکے گا۔

(4) دعویٰ کمشنر فیصلہ کی تاریخ سے پندرہ دن کی مدت کے اندر فریقین کو فیصلے کی نقول حوالہ کرائے گا۔

(5) ضمن (1) کے تحت دیا گیا ہر فیصلہ حتمی ہوگا۔

آپریٹر کا چارہ جوئی کا حق۔ 17۔ دفعہ 6 کی مطابقت میں جوہری نقصان کے لیے معاوضہ کی ادائیگی کے بعد، جوہری تنصیب کے آپریٹر کو چارہ جوئی حق ہوگا جہاں——

(الف) ایسے حق کے لیے تحریری طور پر معاہدے میں واضح توضیع کی گئی ہو؛

(ب) جوہری حادثہ فراہم کنندہ یا اس کے ملازم کے کسی فعل کے نتیجے میں وقوع پزیر ہو جائے جس میں آلات یا مواد کے واضح یا پوشیدہ نقائص کے ساتھ فراہمی یا غیر معیاری خدمات شامل ہیں؛

(ج) جوہری حادثہ کسی فرد کے جوہری نقصان کروانے کی نیت سے فعل کے ارتکاب یا ترک فعل کے نتیجے میں ہوا ہو۔

حقِ دعویٰ کی معدومی۔ 18۔ جوہری حادثہ کے لیے معاوضہ کا دعویٰ کرنے کا حق معدوم ہو جائے گا اگر ایسا دعویٰ دفعہ 3 کے ضمن (1) کے تحت مشتہر حادثہ کی وقوع پزیری کی تاریخ سے۔

(الف) جائیداد کو نقصان کی صورت میں دس سال؛

(ب) کسی شخص کے ذاتی ضرر کی صورت میں بیس سال؛

کی مدت کے اندر نہ کیا جائے:

بشرطیکہ جہاں جوہری نقصان جوہری حادثہ میں شامل جوہری مواد کی وجہ سے ہوجائے جو ایسے جوہری حادثے سے قبل چُرایا گیا تھا، گم ہوگیا تھا، پھینکا گیا تھا یا چھوڑا گیا تھا تو مذکورہ دس سال کی مدت ایسے جوہری حادثے کی تاریخ سے گنی جائے گی لیکن کسی بھی صورت میں یہ چوری ہوجانے، گُم ہوجانے، پھینکے جانے یا چھوڑے جانے کی تاریخ سے بیس سال کی مدت سے تجاوز نہیں کرے گی۔

باب - V
جوہری نقصان دعویٰ کمیشن

جوہری نقصان دعویٰ کمیشن کا قیام۔ 19۔ جہاں جوہری حادثہ کے ذریعے ہوئے نقصان یا ضرر کو ملحوظ رکھتے ہوئے، مرکزی حکومت کی رائے یہ ہو کہ مفادِ عامہ میں ایسے نقصان کے لیے ایسے دعووں کے فیصلے دعویٰ کمشنر کے بجائے کمیشن کے ذریعے کرانا قرین مصلحت ہے تو یہ اس ایکٹ کی غرض کے لیے اطلاع نامے کے ذریعے کمیشن قائم کر سکے گی۔

کمیشن کی تشکیل۔ 20۔ (1) کمیشن، ایک چیرپرسن اور دیگر ایسے ارکان جو چھ سے تجاوز نہ کریں، پر مشتمل ہوگا، جیسا کہ مرکزی حکومت اطلاع نامے کے ذریعے مقرر کرے۔

(2) کمیشن کا چیرپرسن اور دیگر ارکان انتخابی کمیٹی کی سفارشات پر مقرر کیے جائیں گے جو جوہری سائنس میں کم سے کم 30 سال کی مہارت رکھنے والے اشخاص میں سے 3 ماہرین اور سپریم کورٹ کے ایک سبکدوش جج پر مشتمل ہوگی۔

(3) کوئی بھی شخص کمیشن کے چیرپرسن کی حیثیت سے تقرری کا اہل نہیں ہوگا بجز اس کے کہ وہ پچپن سال کی عمر کا ہو اور عدالت عالیہ کا جج ہو یا رہ چکا ہو یا اہل ہو:

بشرطیکہ کسی عہدہ نشین جج کی تقرری ماسوائے بھارت کے چیف جسٹس کے ساتھ مشورے کے بعد نہیں کی جائے گی۔

(4) کوئی بھی شخص رکن کی حیثیت سے تقرری کے اہل نہیں ہوگا بجز اس کے کہ وہ پچپن سال کی عمر کا ہو اور——

(الف) بھارت کی حکومت کے ایڈیشنل سیکریٹری کے عہدے یا مرکزی حکومت میں برابر کے دیگر کسی عہدے پر فائز ہو یا رہا ہو یا اہل ہو اور جوہری حادثہ سے پیدا ہونے والی جوہری ذمہ داری سے متعلق قانون کی خصوصی علمیت رکھتا ہو؛ یا

(ب) پانچ سال کے لیے دعویٰ کمشنر رہ چکا ہو۔

معیادِعہدہ۔ 21۔ چیر پرسن یارکن ،جیسی کہ صورت ہو،اپنا عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے تین سال کی مُدت کے لیے عہدے پر فائز رہے گا اور دیگر تین سال کی مدت کے لیے سرنوتقرری کے لیے اہل ہوگا:

بشرطیکہ اس طرح چیر پرسن یا رُکن کی حیثیت سے کوئی بھی شخص 67 سال کی عمر پانے کے بعد عہدہ پر فائز نہیں رہے گا۔

چیرپرسن اورارا کین کے مشاہرے،الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیودوشرائط۔ 22۔ چیر پرسن اورارا کین کو قابل اداء مشاہرہ اور الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیودوشرائط بشمول پنشن، گریچوٹی اور دیگر سبکدوشی فوائدایسے ہوں گے جیسا کہ صراحت کی جائے:

بشرطیکہ چیر پرسن یا دیگر ارا کین کے مشاہرے،الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیّو دوشرائط میں اس کی تقرری کے بعد کوئی ایسی تبدیلی نہیں کی جائے گی جس سے اُسے نقصان پہنچے۔

خالی اسامیاں پُرکرنا۔ 23۔ ماسوائے عارضی غیر حاضری کے،اگر کنھیں وجوہات کی بناپر، چیر پرسن یارکن،جیسی کہ صورت ہو، کے عہدے میں کوئی اتفاقی اسامی وجود میں آتی ہے تو مرکزی حکومت اس ایکٹ کی توضیعات کی مطابقت میں دیگر شخص کو ایسی اتفاقی اسامی کو پُر کرنے کے لیے مقرر کرے گی اور کمیشن کے روبرو کاروائی اسی مرحلے سے جاری رکھی جاسکے گی جہاں پر یہ اتفاقی اسامی پُر کرنے سے پہلے تھی۔

استعفیٰ اور ہٹایا جانا۔ 24۔ (1) چیر پرسن یارکن،مرکزی حکومت کے نام اپنی دستخطی تحریر میں نوٹس کے ذریعے اپنے عہدے سے مستعفی ہوسکے گا:

بشرطیکہ جب تک مرکزی حکومت کی طرف سے جلد ہی اُس کو اپنا عہدہ چھوڑنے کی اجازت نہ دی جائے ، چیر پرسن یارکن، ایسے نوٹس کی تاریخ سے تین ماہ کے منقضی ہونے تک یا جب تک وہ شخص جس کو واجب طور پر اس کا جانشین مقرر کیا جائے اپنا عہدہ سنبھالے یا اُس کے عہدے کی میعاد منقضی ہوجائے، جوبھی پہلے واقع ہو،عہدے پر فائز رہے گا۔

(2) مرکزی حکومت ایسے چیر پرسن یارُکن کو عہدے سے ہٹائے گی،—

(الف) جو دیوالیہ قرار دیا گیا ہو؛یا

(ب) جوکسی جُرم کاقصوروارمرتکب پایا گیا ہوجس میں مرکزی حکومت کی رائے میں اخلاقی گراوٹ شامل ہو؛یا

(ج) جوجسمانی یا ذہنی طور پر رکن کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے نااہل رہا ہو؛ یا

(د) جس نے ایسا مالی یا دیگر مفاد حاصل کیا ہو جو غالباً اُس کے رُکن کے حیثیت سے اس کے کارہائے منصبی پر مضر اثرات مرتب کرے؛ یا

(ہ) اپنے عہدہ کا اس قدر غلط استعمال کیا ہو کہ عہدے پر اس کا برقرار رہنا مفاد عامہ کے لیے مضرت رساں بنے:

بشرطیکہ فقرہ (د) یا فقرہ (ہ) کے تحت کسی بھی رُکن کو عہدے سے ہٹایا نہیں جائے گا جب تک اُس کو معاملے میں سُنے جانے کا موقعہ نہ دیا جائے۔

چیرپرسن یا رکن ملازمت سے سبکدوش متصوّر ہوں گے۔ 25۔ کوئی شخص، جو چیرپرسن یا رُکن کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے فوراً پہلے، سرکاری ملازمت میں تھا، ملازمت سے اُس تاریخ پر سبکدوش متصوّر ہوگا جس پر اُس نے ایسا عہدہ سنبھال لیا ہو، لیکن چیرپرسن یا رکن کی حیثیت سے اس کی مابعد ملازمت منظور شدہ جاری ملازمت کی حیثیت سے شمار کی جائے گی جو پنشن کے لیے اُس ملازمت جس سے وہ وابستہ تھا، گنی جائے گی۔

پنشن کی معطّلی۔ 26۔ اگر کوئی شخص جو چیرپرسن یا رُکن کی حیثیت سے عہدہ سنبھالنے کی تاریخ سے فوراً پہلے، مرکزی حکومت کے تحت کسی سابقہ ملازمت کی نسبت کوئی پنشن وصول کر رہا تھا یا جس نے پنشن وصول کرنے کے اہل ہونے کے ناطے پنشن لینا اختیار کیا تھا، ماسوائے معذوری یا زخمی خوردگی پنشن کے، تو چیرپرسن یا رُکن کی حیثیت سے اس ملازمت میں اس کے مشاہرے سے؛

(الف) اُس پنشن کی رقم؛ اور

(ب) اگر عہدہ سنبھالنے سے پہلے، اُس نے ایسی سابقہ ملازمت کی نسبت واجب الادا پینشن کے حصّے کے طور پر، یکمشت زرِ معاوضہ وصول کیا تھا، اس حصّے کی رقم،

گھٹا دی جائے گی۔

ثالث کے طور پر کام کرنے کی ممانعت۔ 27۔ کوئی بھی شخص، چیرپرسن یا رُکن کے عہدہ پر فائز رہنے کے دوران، کسی بھی معاملے میں بحیثیت ثالث کام نہیں کرے گا۔

وکالت پر ممانعت۔ 28۔ چیرپرسن یا رُکن، عہدے پر فائز نہ رہنے کے بعد کمیشن کے رُوبرُو حاضر نہیں ہوگا، کام نہیں کرے گا یا پیروی نہیں کرے گا۔

چیرپرسن کے اختیارات۔ 29۔ چیرپرسن کو کمیشن کے عام انتظامیہ میں نگرانی کرنے کا اختیار حاصل ہوگا اور وہ ایسے اختیارات کا استعمال کرے گا جو کہ مقرر کیے جائیں۔

کمیشن کے افسران اور دیگر ملازمین۔ 30۔ (1) مرکزی حکومت کمیشن کو ایسے افسران اور دیگر ملازمین فراہم کرے گی جو وہ مناسب سمجھے۔

(2) کمیشن کے افسران اور دیگر ملازمین کو قابل اداء مشاہرے اور الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیود و شرائط ایسی ہوں گی جو کہ مقرر کی جائیں۔

کمیشن کے رُوبرو معاوضے کی درخواست۔ 31۔ (1) جوہری نقصان کے لیے معاوضے کی ہر ایک درخواست کمیشن کے رُوبرو ایسے فارم میں دی جائے گی، اس میں ایسی تفاصیل درج ہوں گی اور ایسی دستاویزات شامل ہوں گی جیسا کہ مقرر کی جائیں۔

(2) دفعہ 18 کی توضیعات کے تابع، ضمن (1) کے تحت ہر ایک درخواست، جوہری نقصان کی علمیت کی تاریخ سے تین سال کی مدت کے اندر اُس شخص کے ذریعے کی جائے گی جس کو ایسا نقصان پیش آیا ہو۔

تصفیہ کا طریق کار اور کمیشن کے اختیارات۔ 32۔ (1) کمیشن کو دفعہ 31 کے ضمن (1) کے تحت اُس کے رُوبرو معاوضے کے لیے دائر کی گئی یا دفعہ 33 کے تحت اُس کو منتقل کی گئی ہر ایک درخواست، جیسی کہ صورت ہو، کا تصفیہ کرنے کا ابتدائی اختیارِ سماعت حاصل ہوگا۔

(2) دفعہ 33 کے تحت کمیشن کو معاملات منتقل ہونے پر، کمیشن ایسی درخواستوں کی سماعت اُسی مرحلے سے کرے گا جس پر منتقل ہونے سے پہلے تھی۔

(3) کمیشن، دعووں کی سماعت کی غرض کے لیے بینچ تشکیل دے گا جو کمیشن کے تین سے زائد اراکین پر مشتمل نہیں ہوں گی اور ان پر کوئی بھی فیصلہ ایسے دعووں کی سماعت کر رہے اراکین کی اکثریت سے دیا جائے گا۔

(4) کمیشن، مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 میں بتائے گئے طریق کار کا پابند نہیں ہوگا لیکن فطری انصاف کے اصولوں سے اس کی رہنمائی ہوگی اور اس ایکٹ کی دیگر توضیعات اور اس کے تحت بنائے گئے کسی بھی قاعدہ کے تابع، کمیشن کو اپنا طریق کار بشمول جگہیں اور اوقات جس پر یہ اپنا اجلاس منعقد کرے گا، منضبط کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

(5) کمیشن کو اس ایکٹ کے تحت اپنے کارمضبی کی انجام دہی کی اغراض کے لیے وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت دیوانی عدالت میں مقدمہ کی سماعت کے دوران ذیل کے امور کی نسبت مرکوز ہیں، یعنی:-

(الف) کسی شخص کو طلب کرنا اور اس کی حاضری کو یقینی بنانا نیز اس کا حلف پر بیان لینا؛

(ب) دستاویزات کی دریافت اور پیش کرنا؛

(ج) حلف پر شہادت حاصل کرنا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل طلب کرنا؛

(ہ) کسی گواہ کے بیان کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(و) دیگر کوئی معاملہ جس کی صراحت کی جائے۔

(6) کمیشن درخواست کی اطلاع، آربیٹر کو دینے کے بعد اور فریقین کو سنوائی کا موقعہ دینے کے بعد، ایسی درخواست کا اس طرح موصول ہونے کی تاریخ سے تین ماہ کی مدت کے اندر نپٹارا کرے گا اور حسبہٖ فیصلہ دے گا۔

(7) اس دفعہ کے تحت فیصلہ دینے کے دوران، کمیشن درخواست دہندہ کے ذریعۂ کسی بیمہ معاہدہ کی تعمیل میں یا دیگر طور پر وصول کی گئی کسی رقم یا واپس ادائیگی یا فائدہ پر غور نہیں کرے گا۔

(8) جہاں آربیٹر کے ذریعۂ فیصلہ کی رقم کی ادائیگی سے بچنے کے مقصد سے اپنی جائیداد کو فروخت کرنے یا منتقل کرنے کا امکان ہو، کمیشن مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے پہلے فہرست بند کے آرڈر XXXIX کے قواعد 1 تا 4 کی توضیعات کی مطابقت میں ایسے فعل کو روکنے کے لیے حکم امتناعی عارضی اجراء کر سکے گا۔

(9) کمیشن فیصلہ کی تاریخ سے پندرہ دن کی مدت کے اندر فریقین کو فیصلے کی نقول حوالہ کروائے گا۔

(10) ضمن (6) کے تحت دیا گیا ہر فیصلہ حتمی ہوگا۔

کمیشن کو زیر التوا مقدموں کی منتقلی۔ 33۔ دفعہ 19 کے تحت کمیشن کے قیام کی تاریخ سے عین قبل، دعویٰ کمشنر کے رُوبرو معاوضے کے لیے زیر التوا ہر ایک درخواست، اُسی تاریخ پر کمیشن کو منتقل ہو جائے گی۔

دعویٰ کمشنر یا کمیشن کے رُوبرو کارروائیاں عدالتی کارروئیاں ہوں گی۔ 34۔ اس ایکٹ کے تحت دعویٰ کمشنر یا کمیشن کے رُوبرو ہر ایک کارروائی مجموعہ تعزیراتِ بھارت کی دفعات 219,193 اور 228 کی معنوں میں اور دفعہ 196 کی اغراض کے لیے عدالتی کارروائیاں متصور ہوں گی۔

دیوانی عدالتوں کے اختیار سماعت کا اخراج۔ 35۔ بجز اس کے کہ دفعہ 46 میں دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، کسی بھی دیوانی عدالت کو (ماسوائے سپریم کورٹ اور آئین کی دفعہ 226 اور 227 کے تحت اختیار سماعت رکھنے والی

عدالت عالیہ) ایسے کسی بھی معاملے کی نسبت کسی بھی مقدمے یا کارروائی کی سماعت کا اختیار حاصل نہیں ہوگا جس پر دعویٰ کمشنر یا کمیشن ، جیسی کہ صورت ہو، کو اس ایکٹ کے تحت تصفیہ کرنے کا اختیار حاصل ہو، اور اس ایکٹ کے تحت یا ذریعے عطا کیے گئے کسی بھی اختیار کی مطابقت میں کی گئی یا کی جانے والی کسی کارروائی کی نسبت کسی بھی عدالت یا دیگر کسی اتھارٹی کے ذریعے کوئی بھی حکم امتناعی جاری نہیں کیا جائے گا۔

فیصلہ جات کا نفاذ۔ 36۔ (1) جب دفعہ 16 کے ضمن (1) یا دفعہ 32 کے ضمن (6) کے تحت کوئی فیصلہ دیا جائے ،—

(الف) بیمہ کنندہ یا کوئی شخص ، جیسی کہ صورت ہو، جس سے دفعہ 8 کے تحت بیمہ معاہدہ یا مالی کفالت کے تحت ، ایسے فیصلہ کی رُو سے کوئی رقم اور معاہدے کے تحت اُس کی ذمہ داری کی حد تک ، ادا کرنا مطلوب ہو، تو وہ اُس رقم کو ایسے وقت کے اندر اور ایسے طریقہ میں جمع کرے گا جیسا کہ دعویٰ کمشنر یا کمیشن ، جیسی کہ صورت ہو، ہدایت دے؛ اور

(ب) دفعہ 6 کے ضمن (2) کے تحت صراحت کی گئی زیادہ سے زیادہ ذمہ داری کے تابع آپریٹر ایسی باقی ماندہ رقم جمع کرے گا جس سے ایسا فیصلہ فقرہ (الف) میں جمع شدہ رقم سے زائد ہو۔

(2) جب ضمن (1) میں محولہ کوئی شخص فیصلہ کی رقم فیصلہ میں مصرحہ مدت کے اندر جمع کرنے میں ناکام رہے تو ایسے شخص سے ایسی رقم مال گزاری اراضی کے بقایا جات کے بطور قابل وصول ہوگی۔

(3) ضمن (1) میں جمع شدہ رقم ، جمع کرنے کی تاریخ سے پندرہ دن کی مدت کے اندر اُس شخص کو ادا کی جائے گی جس کی صراحت فیصلہ میں کی جائے۔

سالانہ رپورٹ۔ 37۔ کمیشن ہر مالی سال میں ، ایسی صورت میں اور ایسے وقت پر ، جو کہ مقرر کیا جائے سالانہ رپورٹ مرتب کرے گا جس میں اُس سال کے دوران اس کی سرگرمیوں کا مکمل حساب دیا گیا ہو اور اُس کی نقل مرکزی حکومت کو بھیجے گا جو اسے پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے سامنے رکھوائے گی۔

بعض صورتوں میں کمیشن کا تحلیل ہونا۔ 38۔ (1) جب مرکزی حکومت مطمئن ہو کہ دفعہ 19 کے تحت کمیشن جس مقصد کے لیے تشکیل دیا گیا تھا، پورا ہو چکا ہے یا ایسے کمیشن کے رُوبرو زیر التوا معاملوں کی تعداد اتنی کم ہے کہ یہ اس کے مسلسل کام کاج کے خرچہ کو حق بجانب قرار نہیں دے پائے گا یا جب یہ ایسا کرنا ضروری یا قرین مصلحت سمجھے تو مرکزی حکومت اطلاع نامے کے ذریعے کمیشن کو تحلیل کر سکے گی۔

(2) دفعہ (1) کے تحت کمیشن کے تحلیل ہونے کے اطلاع نامہ کی تاریخ سے ،—

(الف) کمیشن کے رُوبرو ایسے اطلاع نامہ کی تاریخ پر زیر التوا کارروائی، اگر کوئی ہو، دفعہ 9 کے ضمن (2) کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعے مقرر کیے جانے والے دعویٰ کمیشن کو منتقل ہو جائے گی؛

(ب) کمیشن کے چیر پرسن اور تمام اراکین کا اپنے عہدوں کو چھوڑ دیا جانا متصور ہوگا اور وہ اپنے عہدے سے قبل از وقت اختتام کے لیے کسی معاوضے کے حقدار نہیں ہوں گے؛

(ج) کمیشن کے افسران اور دیگر ملازمین مرکزی حکومت کے ایسے دفاتر یا دیگر ایسی اتھارٹی میں، ایسے طریقہ میں منتقل ہوں گے جیسا کہ صراحت کی جائے:

بشرطیکہ ایسے منتقل شدہ افسران اور دیگر ملازمین، ملازمت کی ویسی ہی قیود و شرائط کے حقدار ہوں گے جیسی کہ اُن کو کمیشن میں حاصل ہوتی:

مزید شرط یہ ہے کہ جہاں کمیشن کا کوئی افسر یا ملازم ایسی دیگر اتھارٹی یا دفتر میں میں ملازمت کرنے سے انکار کرے تو اُس کا عہدہ سے استعفیٰ دیا جانا متصور کیا جائے گا اور وہ ملازمت کے معاہدہ سے قبل از وقت اختتام کے لیے کسی معاوضہ کا حقدار نہیں ہوگا؛

(د) کمیشن کے تمام اثاثے اور ذمہ داریاں مرکزی حکومت میں مرکوز ہوں گی۔

(3) ضمن (1) کے تحت کمیشن کے تحلیل ہونے کے باوجود، کمیشن کے ذریعے ایسی تحلیل سے قبل کیا گیا یا کیا جانے والا کوئی کام یا کی گئی یا کی جانے والی کارروائی بشمول دیا گیا حکم نامہ یا اجراء کیا گیا نوٹس یا کی گئی کوئی تقرری، مستقلی یا اقرار نامہ یا تحریر کردہ دستاویز یا وثیقہ یا جاری کی گئی ہدایت، جائز طریقے سے کی گئی یا لی گئی متصور ہوگی۔

(4) اس دفعہ میں کسی بھی امر سے یہ تعبیر نہیں ہوگا کہ اس ایکٹ کی توضیعات کی مطابقت میں کمیشن کے تحلیل ہونے کے مابعد، مرکزی حکومت پر کمیشن قائم کرنے پر روک ہے۔

باب - VI

جرائیم اور تاوان

جرائیم اور تاوان۔ 39۔ (1) جو کوئی بھی،—

(الف) اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قاعدے یا جاری کی گئی ہدایت کی خلاف ورزی کرے؛ یا

(ب) دفعہ 8 کی توضیعات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہے؛ یا

(ج) دفعہ 36 کے تحت رقم جمع کرنے میں ناکام رہے،

ایسی مدت کی سزائے قید جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کے لیے سزا کا مستوجب ہوگا۔

(2) جو کوئی بھی دفعہ 43 کے تحت جاری ہدایت کی تعمیل کرنے میں ناکام رہے یا کسی اتھارٹی یا کسی شخص کو اس ایکٹ کے تحت اس کے اختیارات استعمال کرنے سے روکے، وہ ایسی مدت کی سزائے قید جو ایک سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کے لیے سزا کا مستوجب ہوگا۔

کمپنیوں کے ذریعۓ جرائم۔ 40۔ (1) جب اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کا ارتکاب کسی کمپنی نے کیا ہو، تو ہر ایک شخص جو جُرم کے ارتکاب کے وقت کمپنی کا بلاواسطہ انچارج تھا اور کمپنی کا کاروبار چلانے کے لیے ذمہ دار تھا نیز کمپنی بھی جُرم کے قصوروار متصور ہوں گے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور حسبہ سزادی جائے گی:

بشرطیکہ اس ضمن میں درج کسی امر کی رُو سے ایسا کوئی شخص کسی سزا کا مستوجب نہیں ہوگا، اگر وہ یہ ثابت کرے کہ جُرم کا ارتکاب اس کی علمیت کے بغیر کیا گیا تھا یا کہ اس نے ایسے جُرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے تمام مناسب مستعدی کا استعمال کیا تھا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود جب کوئی جُرم اس ایکٹ کے تحت کسی کمپنی کے ذریعۓ کیا گیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ جُرم کمپنی کے کسی ڈائریکٹر، منیجر، سیکریٹری یا کسی دیگر افسر کی رضامندی یا چشم پوشی سے کیا گیا ہے یا اس کی غفلت سے منسوب ہے تو ایسا ڈائریکٹر، منیجر یا سیکریٹری یا دیگر افسر جُرم کا قصوروار ہوگا اور اس کے خلاف کارروائی کے ساتھ حسبہ سزادی جائے گی۔

تشریح۔ :- اس دفعہ کی اغراض کے لیے؛—

(الف) ''کمپنی'' سے مُراد کوئی سند یافتہ جماعت ہے اور اس میں کوئی فرم یا افراد کی دیگر انجمن شامل ہے؛

(ب) کسی فرم کی نسبت ''ڈائریکٹر'' سے فرم کا حصہ دار مُراد ہے۔

سرکاری محکمہ جات کے ذریعۓ جرائم۔ 41۔ جہاں ایکٹ کے تحت جُرم کا ارتکاب کسی سرکاری محکمہ نے کیا ہو، تو محکمہ کا سربراہ جُرم کا قصوروار متصور ہوگا، اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور حسبہ سزادی جائے گی:

بشرطیکہ اس دفعہ میں درج کسی امر کی رُو سے محکمہ کا ایسا سربراہ سزا کا مستوجب نہیں ہوگا، اگر وہ ثابت کرے کہ جُرم کا ارتکاب اس کی علمیت کے بغیر کیا گیا تھا یا کہ اُس نے ایسے جُرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے تمام مناسب مستعدی کا استعمال کیا تھا۔

جرائیم کی سماعت۔ 42۔ میٹروپالٹین مجسٹریٹ یا جوڈیشیل مجسٹریٹ درجہ اوّل سے کم کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

باب - VII

متفرق

ہدایات دینے کا اختیار۔ 43۔ مرکزی حکومت، اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کے استعمال اور کارہائے منصبی کی انجام دہی میں، اس ایکٹ کی اغراض کے لیے کسی بھی آپریٹر، شخص، افسر، اتھارٹی یا جماعت کو ایسی ہدایت جاری کر سکے گی جیسا کہ وہ مناسب سمجھے اور ایسا آپریٹر، شخص، افسر، اتھارٹی یا جماعت ایسی ہدایت کی تعمیل کرنے کی پابند ہوگی۔

معلومات طلب کرنے کا اختیار۔ 44۔ مرکزی حکومت آپریٹر سے ایسی معلومات طلب کر سکے گی جو وہ ضروری سمجھتی ہو۔

اس ایکٹ کی اطلاق سے استثناء۔ 45۔ مرکزی حکومت اطلاع نامے کے ذریعے کسی بھی جوہری تنصیب کو اس ایکٹ کے اطلاق مستثنیٰ رکھ سکے گی جہاں جوہری مواد کی کم مقدار کا لحاظ کرتے ہوئے اس کی رائے یہ ہو کہ اس میں شامل خطرہ بے معنی ہے۔

ایکٹ کا دیگر کسی قانون کے اضافہ میں ہونا۔ 46۔ اس ایکٹ کی توضیعات، فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے اضافہ میں ہوں گی نہ کہ اس کے تنقیض میں اور اس میں درج کوئی بھی امر آپریٹر کو کسی کارروائی سے جو اس ایکٹ کے علاوہ ایسے آپریٹر کے خلاف دائر کی جائے، مستثنیٰ نہیں رکھے گی۔

نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ۔ 47۔ اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدے یا حکم یا جاری کی گئی ہدایات کی تعمیل میں مرکزی حکومت یا کسی شخص، افسر یا اتھارٹی کے ذریعے نیک نیتی سے کیے گئے کسی امر کی نسبت مرکزی حکومت یا اُس شخص، افسر یا اتھارٹی کے خلاف کوئی مقدمہ، استغاثہ یا دیگر قانونی کارروائیاں نہیں کی جائیں گی۔

قواعد بنانے کا اختیار۔ 48۔ (1) مرکزی حکومت اطلاع نامے کے ذریعے اس ایکٹ کی اغراض کی عملدر آمد کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر، اور متذکرہ بالا اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل کی توضیع کی جا سکے گی؛

(الف) دفعہ 8 کے ضمن (1) کے تحت دیگر مالی کفالت اور اس کا طریقہ؛

(ب) دفعہ 11 کے تحت دعویٰ کمشنر کے قابل ادا مشاہرے اور الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیود و شرائط؛

(ج) دفعہ 12 کے ضمن (1) کے تحت دعویٰ کمشنر کے ذریعے اپنایا جانے والا طریق کار؛

(د) دفعہ 12 ضمن (2) کے تحت دعویٰ کمشنر کے ذریعے شریک کیا جانے والا شخص اور اس کا طریق کار؛

(ہ) دفعہ 12 کے ضمن (3) کے تحت شریک شخص کی اُجرت، فیس یا الاؤنس؛

(و) دفعہ 12 کے ضمن (4) کے فقرہ (و) کے تحت دیگر کوئی معاملہ؛

(ز) دفعہ 15 کے ضمن (1) کے تحت درخواست کا فارم اور تفاصیل جو اس میں مندرج ہوں گی اور دستاویزات جو اس کے ساتھ ہوں گی؛

(ح) دفعہ 22 کے تحت چیر پرسن اور دیگر اراکین کو قابل ادا مشاہرے اور الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیّود و شرائیط؛

(ط) دفعہ 29 کے تحت چیر پرسن کے اختیارات؛

(ی) دفعہ 30 کے ضمن (2) کے تحت کمیشن کے افسران اور دیگر ملازمین کو قابل ادا مشاہرے اور الاؤنس اور ملازمت کی دیگر قیود و شرائط؛

(ک) دفعہ 31 کے ضمن (1) کے تحت درخواست کا فارم، تفاصیل جو اس میں مندرج ہوں گی اور دستاویزات جو اس کے ساتھ ہوں گی؛

(ل) دفعہ 32 کے ضمن (5) فقرہ (و) کے تحت دیگر کوئی معاملہ؛

(م) دفعہ 37 کے تحت کمیشن کے ذریعے سالانہ رپورٹ مرتب کرنے کے لیے فارم اور وقت؛

(ن) دفعہ 38 کے ضمن (2) کے فقرہ (ج) کے تحت کمیشن کے افسران اور دیگر ملازمین کے تبادلہ کا طریقہ؛

(3) اس ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعہ بنایا گیا ہر ایک قاعدہ اس کے بنائے جانے کے بعد جس قدر جلد ہوسکے تیس دن کی مجموعی مدت کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا جو ایک ہی اجلاس یا دو یا زائد یکے بعد دیگر اجلاسوں پر مشتمل ہوسکتی ہے اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا اجلاسوں کے فوراً بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان قاعدہ میں کوئی ترمیم کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے تو اس کے بعد وہ قاعدہ صرف ایسی ترمیم شدہ صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہ رکھے گا، جیسی کہ صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اُس قاعدہ کے تحت سابقہ طور پر کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہیں پہنچائے گی۔

مشکلات رفع کرنے کا اختیار۔ 49۔ (1) اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے میں کوئی مشکل پیدا ہوجائے تو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں شائع شدہ حکم نامہ کی رُو سے ایسی توضیعات وضع کرسکے گی جو اس ایکٹ کی توضیعات کے نقیض نہ ہوں اور جو اِسے مشکل رفع کرنے کے لیے ضروری معلوم ہوں:

بشرطیکہ اس ایکٹ کے نفاذ سے تین سال کے منقضی ہونے کے بعد اس دفعہ کے تحت کوئی حکم نامہ نہیں جاری کیا جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت بنایا گیا ہر ایک حکم نامہ اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلدی ممکن ہوسکے پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے رکھا جائے گا۔

بھارت کے صدر نے دی سِول لائبلٹی فار نیوکلئر ڈیمیج ایکٹ، 2010 کے اردو ترجمے کو مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لیے مجاز کردیا ہے۔

سکریٹری، حکومت بھارت۔

The Urdu Text of the Civil Liability for Nuclear Damage Act, 2010 has been authorized for its publication in the official gazette by President of India under clause (a) of section 2 of the Authoritative Text (Central Laws) Act, 1973.

Secretary to the Government of India.

جنسی جرائم سے اطفال کا تحفظ ایکٹ، 2012

ایکٹ نمبر 32 بابت سال 2012

[19/ جون، 2012]

ایکٹ، تا کہ اطفال کو جنسی حملہ، جنسی اذیت دہی اور فحش نگاری کے جرائم سے تحفظ دینے اور ایسے جرائم کی سماعت کے لیے خصوصی عدالتوں کے قیام اور اس سے منسلک یا اس کے ضمنی اُمور کے لیے توضیع کی جائے۔

یہ کہ آئین کی دفعہ 15 کا فقرہ (3) منجملہ دیگر اُمور کے مملکت کو اطفال کے لیے خصوصی توضیعات بنانے کے لیے با اختیار بناتا ہے؛

اور یہ کہ حکومت بھارت نے 11 دسمبر، 1992 میں اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے ذریعے اختیار شدہ حقوق اطفال پر کنونشن سے رضامندی ظاہر کی ہے، جس نے اطفال سے بہترین مفادات کو محفوظ بنانے میں تمام شریک ممالک کے ذریعے اپنائے جانے والی فہرست معیار مرتب کی ہے؛

اور یہ کہ یہ طفل کی صحیح ترقی کے لیے ضروری ہے کہ اُس بچہ یا بچی کی خلوت یا پوشیدگی کو تحفظ دیا جائے اور ہر فرد کی طرف سے تمام ذرائع سے اور طفل کو ملوث کرنے والی عدالتی کارروائی کے تمام مراحل کے ذریعے تحفظ دیا جائے؛

اور یہ کہ یہ لازمی ہے کہ قانون ایسے طریقے میں نافذ ہو کہ طفل کے بہترین مفاد اور فلاح کا ہر سطح پر انتہائی اہمیت کی حیثیت سے لحاظ رکھا جائے تا کہ طفل کی جسمانی، جذباتی، ذہنی اور سماجی ترقی کو یقینی بنایا جائے؛

اور یہ کہ اطفال کے حقوق پر کنوینشن میں شریک مملکتوں سے مندرجہ ذیل انسداد کے لیے تمام مناسب قومی، دوطرفہ اور کثیر طرفہ اقدامات اٹھائے جانا مطلوب ہیں،—

(الف) کسی غیر قانونی جنسی سرگرمی میں ملوث طفل کو ترغیب دینا یا جبر کرنا؛

(ب) کسب یا دیگر غیر قانونی جنسی عمل میں طفل کا استحصالی استعمال؛

(ج) فحش نگارانہ کارکردگی اور مواد میں طفل کا استحصالی استعمال؛

اور یہ کہ اطفال کا جنسی استحصال اور جنسی بے جا استعمال سنگین جرائم ہیں اور ان کی طرف موثر طور پر توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے تریسٹھویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:—

باب - I

ابتدائیہ

مختصر نام، وسعت اور نفاذ۔ 1۔ (1) یہ ایکٹ جنسی جرائم سے اطفال کا تحفظ ایکٹ، 2012 کہا جائے گا۔

(2) یہ [1][ماسوائے ریاست جموں و کشمیر کے] پورے بھارت پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) یہ ایسی تاریخ[2] پر نافذ العمل ہوگا جو کہ مرکزی حکومت سرکاری گذٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے۔

تعریفات۔ 2۔ (1) اس ایکٹ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،—

(الف) ''سنگین دخول کا جنسی حملہ'' کا وہی معنی ہے جو اِسے دفعہ 5 میں تفویض کیا گیا ہے؛

(ب) ''سنگین جنسی حملہ'' کا وہی معنی ہے جو اسے دفعہ 9 میں تفویض کیا گیا ہے؛

(ج) ''مسلح افواج یا حفاظتی دستہ'' سے یونین کا مسلح افواج یا حفاظتی دستہ یا پولیس دستہ، جیسا کہ فہرست بند میں صراحت کی گئی ہو، مُراد ہے؛

(د) ''طفل'' سے اٹھارہ سال کی عمر سے کم کوئی شخص مُراد ہے؛

(ہ) ''گھریلو رشتہ'' کے وہی معنی ہیں جو اُسے گھریلو تشدد سے خواتین کا تحفظ ایکٹ، 2005 کی دفعہ 2 کے فقرہ (و) میں تفویض کیے گئے ہیں؛

(و) ''دخول کا جنسی حملہ'' کا وہی معنی ہے جو اِسے دفعہ 3 میں تفویض کیا گیا ہے؛

(ز) مقررہ'' سے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقررہ مُراد ہے؛

(ح) ''مذہبی ادارہ'' کے وہی معنی ہیں جو اِسے مذہبی ادارہ جات (انسداد بے جا استعمال) ایکٹ، 1988 میں تفویض کیے گئے ہیں؛

(ط) ''جنسی حملہ'' کے وہی معنی ہیں جو اسے دفعہ 7 میں تفویض کیے گئے ہیں؛

(ی) ''جنسی اذیت دہی'' کا وہی معنی ہے جو اسے دفعہ 11 میں تفویض کیا گیا ہے؛

---

[1] ایکٹ نمبر 34 بابت 2019 کے ذریعہ حذف۔

[2] تاریخ 14 نومبر، 2012 سے نافذ۔

(ک) ''مشترکہ گھر'' سے وہ گھر مراد ہے جہاں ایسا شخص جس پر جرم کا الزام ہے طفل کے ساتھ کسی بھی وقت گھریلو رشتہ میں رہتا ہو یا رہا ہو؛

(ل) ''خصوصی عدالت'' سے ایسی عدالت مُراد ہے جو دفعہ 28 کے تحت اس طرح نامزد کی گئی ہو؛

(م) ''خصوصی سرکاری وکیل'' سے دفعہ 32 کے تحت مقررہ سرکاری وکیل مراد ہے۔

(2) یہاں استعمال کیے گئے اور تعریف نہ کیے گئے لیکن مجموعہ تعزیرات بھارت، 1860، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973، انصاف برائے کمسن (بچوں کی دیکھ ریکھ اور تحفظ) ایکٹ، 2000، اطلاعاتی ٹیکنالوجی ایکٹ، 2000 میں تعریف کیے گئے الفاظ اور اصطلاحات کے وہی معنی ہوں گے جو انھیں بالترتیب مندرجہ مجموعوں اور ایکٹوں میں دیے گئے ہیں۔

باب - II
اطفال کے خلاف جنسی جرائم
الف۔ دخول کا جنسی حملہ اور اس کے لیے سزا

دخول کا جنسی حملہ۔ 3۔ کسی شخص نے دخول کے جنسی حملہ کا ارتکاب کیا، کہا جائے گا اگر—

(الف) وہ اپنا عضوِ تناسل کسی طفل کے اندامِ نہانی، منہ، مجری البول یا مقعد میں، کسی حد تک داخل کرے یا اس کے یا کسی دیگر شخص کے ساتھ ایسا کرنے پر طفل کو مجبور کرے؛ یا

(ب) وہ کوئی شے یا جسم کا کوئی حصہ، جو عضوِ تناسل نہ ہو، کو کسی حد تک کسی طفل کے اندامِ نہانی، مجری البول یا مقعد میں داخل کرے یا اُس کے یا کسی دیگر شخص کے ساتھ ایسا کرنے پر طفل کو مجبور کرے؛ یا

(ج) وہ طفل کے جسم کے کسی حصے کا استعمال کرے تاکہ بچے کے اندامِ نہانی، مجری البول، مقعد یا جسم کے کسی حصے میں دخول کا باعث بنے یا اس کے یا کسی دیگر شخص کے ساتھ ایسا کرنے پر طفل کو مجبور کرے؛ یا

(د) وہ طفل کے اندامِ نہانی، مقعد یا مجری البول کے ساتھ اپنے منہ کا استعمال کرے یا ایسے شخص یا کسی دیگر شخص کے ساتھ ایسا کرنے پر طفل کو مجبور کرے۔

دخول کے جنسی حملے کے لیے سزا۔ 4۔ جو کوئی دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے اسے ایسی مقررہ مدت کے لیے سزائے قید دی جائے گی جو سات سال سے کم کی نہ ہو لیکن جو عمر قید تک ہو سکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

ب۔ سنگین دخول کا جنسی حملہ اور اُس کے لیے سزا

سنگین دخول کا جنسی حملہ۔ 5۔(الف) جو کوئی، پولیس افسر ہوتے ہوئے طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے—

(i) ایسے تھانے کی حدود یا احاطے کے اندر جہاں پر وہ تعینات ہو؛ یا

(ii) کسی اسٹیشن ہاؤس کے احاطے میں، خواہ وہ اُس تھانے جہاں پر وہ تعینات ہو، کے اندر واقع ہو یا نہ ہو؛ یا

(iii) اس کے فرائض کی انجام دہی کے دران یا دیگر طور پر؛ یا

(iv) جہاں پر وہ بطور پولیس افسر کے جانا یا پہچانا جاتا ہو؛ یا

(ب) جو کوئی مسلح افواج یا حفاظتی دستہ کا رُکن ہوتے ہوئے طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے،—

(i) ایسے علاقے کی حدود کے اندر جہاں پر ایسا شخص تعینات ہو؛ یا

(ii) دستہ یا مسلح افواج کی کمان کے تحت کسی علاقے میں، یا

(iii) اس کے فرائض کی انجام دہی کے دوران یا دیگر طور پر؛ یا

(iv) جہاں پر اُس شخص کو بحیثیت حفاظتی دستہ یا مسلح افواج کے رُکن کے جانا یا پہچانا جاتا ہو؛ یا

(ج) جو کوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے طفل پر دخول کا جنسی حملہ کرے؛ یا

(د) جو کوئی جیل، ریمانڈ ہوم، تحفظ خانہ، مشاہدہ خانہ یا فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت یا ذریعے قائم تحویل یا نگہداشت اور تحفظ کی دیگر جگہ کی انتظامیہ یا عملے میں ہوتے ہوئے ایسی جیل، ریمانڈ ہوم، تحفظ خانہ، مشاہدہ خانہ یا تحویل یا نگہداشت اور تحفظ کی دیگر جگہ پر مکین طفل پر دخول کا جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ہ) جو کوئی ہسپتال خواہ سرکاری یا نجی کی انتظامیہ یا عملے میں ہوتے ہوئے طفل پر اُس ہسپتال میں دخول کا جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(و) جو کوئی کسی تعلیمی ادارے یا مذہبی ادارے کی انتظامیہ یا عملے میں ہوتے ہوئے طفل پر اُس ادارے میں دخول کا جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ز) جو کوئی اجتماعی دخول کا جنسی حملے کا ارتکاب کرے۔

تشریح۔ جب طفل، کسی گروہ کے ایک یا ایک سے زائد اشخاص کے ذریعے ان کی مشترکہ نیت کی پیش رفت میں جنسی حملے کی زد میں آ جائے تو اُن میں سے ہر ایک شخص نے اس فقرہ کے معنی میں دخول کا اجتماعی جنسی حملے کا ارتکاب کیا، متصور کیا جائے گا اور ہر ایسا شخص اُس فعل کے لیے ویسے ہی ذمہ دار ہوگا جیسا کہ اگر اُس نے اکیلے میں کیا ہو؛ یا

(ح) جو کوئی طفل پر مہلک ہتھیار، آگ، گرم مادہ یا گلا دینے والا مادہ کا استعمال کر کے دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ط) جو کوئی ضرر شدید پہنچاتے ہوئے یا جسمانی نقصان یا ضرر یا جنسی اعضاء کو ضرر پہنچاتے ہوئے طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ی) جو کوئی طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے، جو—

(i) جسمانی طور پر طفل کو معذور بنائے یا طفل کو ذہنی مرض میں مبتلا کرے جیسا کہ ذہنی تندرستی ایکٹ، 1987 کی دفعہ (2) کے فقرہ (ب) کے تحت اس کی تعریف کی گئی ہے یا کسی بھی قسم کا ایسا ضعف پہنچائے کہ طفل کو کام کاج با قاعدگی سے انجام دینے میں عارضی طور پر یا مستقل طور پر نا قابل بنا کر رکھ دے؛

(ii) بچی کے معاملہ میں طفل کو جنسی حملہ کے نتیجے میں حاملہ بنا دے؛

(iii) طفل میں انسانی امیونٹی کو کم کرنے والا کوئی وائرس یا دیگر کوئی جان لیوا بیماری یا انفیکشن داخل کرے جو طفل کو یا تو عارضی طور پر یا مستقل طور پر اپنا کام کاج با قاعدگی سے انجام دینے میں جسمانی طور پر معذور بنا دے یا ذہنی مرض میں مبتلا کرے؛ یا

(ک) جو کوئی طفل کی ذہنی یا جسمانی معذوری کا فائدہ اٹھاتے ہوئے، طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ل) جو کوئی طفل پر دخول کے جنسی حملے ایک سے زائد یا بار بار کرنے کا ارتکاب کرے؛ یا

(م) جو کوئی بارہ سال سے کم عمر کے طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ن) جو کوئی طفل کا خون، متبنٰی یا ازدواج کی رو سے رشتہ دار یا سرپرست ہوتے ہوئے یا پرورش کرتے ہوئے یا طفل کے والدین کے ساتھ گھریلو رشتہ رکھتے ہوئے، یا جو ایک ہی یا مشترکہ گھر میں طفل کے ساتھ رہتے ہوئے ایسے طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(س) جوکوئی طفل کو خدمات فراہم کرنے والے کسی ادارے کی ملکیت یا انتظامیہ یا عملے میں ہوتے ہوئے طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ع) جوکوئی طفل کے ٹرسٹ یا اتھارٹی میں صاحبِ اختیار ہوتے ہوئے طفل پر کسی ادارے میں یا طفل کے گھر میں یا کسی دیگر جگہ پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ف) جوکوئی طفل پر، یہ جانتے ہوئے کہ طفل حاملہ ہے، دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ص) جوکوئی طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے اور طفل کو قتل کرنے کی کوشش کرے؛ یا

(ق) جوکوئی فرقہ وارانہ یا فرقہ بندی تشدد کے دوران طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ر) جوکوئی طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے اور جو پہلے ہی سے اس ایکٹ کے تحت کسی جرم یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت قابلِ سزا کسی جنسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے سزا یافتہ ہو؛ یا

(ش) جوکوئی طفل پر دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے اور بچے کو عوام میں ننگا کرے یا ننگا پریڈ کرنے پر مجبور کرے، دخول کے جنسی حملے کا مرتکب کہلائے گا۔

سنگین دخول کے جنسی حملے کے لیے سزا۔ 6۔ جوکوئی سنگین دخول کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے، اُسے ایسی مدت کے لیے سزائے قید بامشقت دی جائے گی جو دس سال سے کم کی نہ ہو لیکن جو عمر قید تک ہوسکتی ہے اور وہ جُرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

ج۔ جنسی حملہ اور اس کے لیے سزا

جنسی حملہ۔ 7۔ جوکوئی، جنسی ارادے سے طفل کے اندام نہانی، عضو تناسل، مقعد یا چھاتی کو چھوئے یا طفل کو ایسے شخص یا کسی دیگر شخص کے اندام نہانی، عضو تناسل، مقعد یا چھاتی کو چھونے پر مجبور کرے یا جنسی ارادے سے کوئی دیگر فعل کرے جو سوائے دخول کے جسمانی رابطہ پر مضمر ہو، جنسی حملے کا مستوجب کہلائے گا۔

جنسی حملہ کے لیے سزا۔ 8۔ جوکوئی جنسی حملے کا ارتکاب کرے، اُسے ایسی مدت تک کی سزائے قید دی جائے گی جو تین سال سے کم کی نہ ہو لیکن جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

د۔ سنگین جنسی حملہ اوراس کے لیے سزا

سنگین جنسی حملہ۔ 9۔(الف) جوکوئی، پولیس آفیسر ہوتے ہوئے طفل پر جنسی حملے کاارتکاب کرے،—

(i) تھانے کی حدود یا احاطے کے اندر جہاں وہ تعینات ہو؛ یا

(ii) ایسے اسٹیشن ہاؤس کے احاطے میں، خواہ تھانے کے اندر جہاں وہ تعینات ہو، واقع ہو یا نہ ہو؛ یا

(iii) اس کے فرائض کی انجام دہی کے دوران یا دیگر طور پر؛ یا

(iv) جہاں اس کو بحیثیت پولیس آفیسر کے جانا یا پہچانا جاتا ہو؛ یا

(ب) جوکوئی، مسلح افواج یا حفاظتی دستہ کا رُکن ہوتے ہوئے طفل پر جنسی حملے کاارتکاب کرے—

(i) ایسے علاقے کی حدود کے اندر جہاں ایسا شخص تعینات ہو؛ یا

(ii) کسی علاقے میں جو حفاظتی دستہ یا مسلح افواج کے اختیار میں ہو؛ یا

(iii) اس کے فرائض کوانجام دہی کے دوران یا دیگر طور پر؛ یا

(iv) جہاں اس کو حفاظتی دستہ یا مسلح افواج کے رکن کی حیثیت سے جانا یا پہچانا جاتا ہو؛ یا

(ج) جوکوئی سرکاری ملازم ہوتے ہوئے طفل پر جنسی حملے کاارتکاب کرے؛ یا

(د) جوکوئی جیل، ریمانڈ ہوم، تحفظ خانہ، مشاہدہ خانہ یافی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے تحت یا ذریعے قائم تحویل یانگہداشت اور تحفظ کی دیگر جگہ کی انتظامیہ یا عملے میں ہوتے ہوئے ایسی جیل، ریمانڈ ہوم، تحفظ خانہ، مشاہدہ خانہ یاتحویل یانگہداشت اور تحفظ کی دیگر جگہ پر مکین طفل پر جنسی حملے کاارتکاب کرے؛ یا

(ھ) جوکوئی ہسپتال کی انتظامیہ یا عملے خواہ سرکاری یا نجی، میں ہوتے ہوئے طفل پر اُس ہسپتال میں جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(و) جوکوئی کسی تعلیمی ادارے یا مذہبی ادارے کی انتظامیہ یا عملے میں ہوتے ہوئے طفل پر اُس ادارے میں جنسی حملے کاارتکاب کرے؛ یا

(ز) جوکوئی طفل پر اجتماعی جنسی حملہ کرے۔

تشریح ۔ جب طفل کسی گروہ کے ایک یا ایک سے زائد اشخاص کے ذریعے ان کی مشترکہ نیت کی پیش رفت میں جنسی حملے کی زد میں آجائے تو ان میں سے ہر ایک شخص نے اس فقرہ کے معنی میں اجتماعی جنسی حملے کا ارتکاب کیا متصور کیا جائے گا اور ہر ایسا شخص اُس فعل کے لیے ویسے ہی ذمہ دار ہوگا جیسا کہ اگر اس نے اکیلے میں کیا ہو؛ یا

(ح) جو کوئی طفل پر مہلک ہتھیار، آگ، گرم مادہ یا گلا دینے والے مادہ کا استعمال کر کے جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ط) جو کوئی ضرر شدید پہنچاتے ہوئے یا جسمانی نقصان یا ضرر یا جنسی اعضا کو ضرر پہنچاتے ہوئے طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ی) جو کوئی طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے، جو——

(i) جسمانی طور پر طفل کو معذور بنائے یا طفل کو ذہنی مرض میں مبتلا کرے جیسا کہ ذہنی تندرستی ایکٹ، 1987 کی دفعہ 2 کے فقرہ (ل) کے تحت متعارف کیا گیا ہے یا کسی بھی قسم کی خرابی پیدا کرے تا کہ طفل کو کام کاج باقاعدگی سے انجام دینے میں عارضی طور پر یا مستقل طور پر نا قابل بنا کر رکھ دے؛ یا

(ii) طفل میں انسانی امیونٹی کو کم کرنے والا کوئی وائرس یا دیگر کوئی جان لیوا بیماری یا انفیکشن داخل کرے جو طفل کو یا تو عارضی طور پر مستقل طور پر اپنا کام کاج باقاعدگی سے انجام دینے میں جسمانی معذور بنا دے یا ذہنی مرض میں مبتلا کرے؛ یا

(ک) جو کوئی طفل کی جسمانی یا ذہنی معذوری کا فائدہ اُٹھاتے ہوئے طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ل) جو کوئی طفل پر ایک سے زائد یا بار بار جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(م) جو کوئی بارہ سال سے کم عمر کے طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ن) جو کوئی طفل کا خون، متبنیٰ یا ازدواج کی رو سے رشتہ دار یا سرپرست ہوتے ہوئے یا پرورش کرتے ہوئے یا طفل کے والدین کے ساتھ گھریلو رشتہ رکھتے ہوئے یا جو ایک ہی مشترکہ گھر میں طفل کے ساتھ رہتے ہوئے ایسے طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(س) جو کوئی اطفال کو خدمات فراہم کرنے والے کسی ادارے کی ملکیت یا انتظامیہ یا عملہ میں ہوتے ہوئے اُس ادارے میں طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے، یا

(ع) جوکوئی طفل کے ٹرسٹ یا اتھارٹی میں صاحب اختیار ہوتے ہوئے کسی ادارے میں یا طفل کے گھر میں یا کسی دیگر جگہ پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ف) جوکوئی طفل پر، یہ جانتے ہوئے کہ طفل حاملہ ہے، جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ص) جوکوئی طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے اور طفل کو قتل کرنے کی کوشش کرے؛ یا

(ق) جوکوئی فرقہ وارانہ یا فرقہ بندی تشدد کے دوران طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے؛ یا

(ر) جوکوئی طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے اور جو پہلے ہی سے اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت قابلِ سزا کسی جنسی جرم کا ارتکاب کرنے کے لیے سزا یافتہ ہو؛ یا

(ش) جوکوئی طفل پر جنسی حملے کا ارتکاب کرے اور بچے کو عوام میں ننگا کرے یا ننگا پریڈ کرنے پر مجبور کرے،

جنسی حملے کا مرتکب کہلائے گا۔

سنگین جنسی حملے کے لیے سزا۔ 10۔ جوکوئی سنگین جنسی حملے کا ارتکاب کرے، وہ کسی بھی ایسی سزائے قید کا جو پانچ سال سے کم نہ ہو لیکن جو سات سال تک ہوسکتی ہو اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

جنسی اذیت دہی اور اس کے لیے سزا

جنسی اذیت دہی۔ 11۔کوئی شخص طفل پر جنسی اذیت دہی کرنے کا مرتکب کہلائے گا جب ایسا شخص جنسی نیت کے ساتھ،—

(i) کوئی لفظ کہے، کوئی آواز نکالے، یا کوئی اشارہ کرے یا کوئی شے یا جسم کا کوئی اعضا اس نیت کے ساتھ دکھائے کہ طفل ایسا لفظ یا آواز سنے گا یا ایسا اشارہ یا شے یا جسم کا اعضا دیکھے گا؛ یا

(ii) طفل کو اپنا جسم یا اپنے جسم کا کوئی اعضاء دکھانے پر مجبور کرے تاکہ یہ ایسے شخص یا کسی دیگر شخص کے ذریعے دیکھا جائے؛ یا

(iii) طفل کو کسی بھی صورت سے یا ذرائع ابلاغ کے ذریعے یا فحش نگاری کی اغراض کے لیے کوئی شے دکھائے؛ یا

(iv) بار بار یا مسلسل طور پر طفل کا تعاقب کرے یا اس پر نظر رکھے یا رابطہ رکھے، چاہے براہ راست یا الیکٹرانک، ہندسوں یا دیگر کسی ذریعے سے؛ یا

(v) طفل کے جسم کا کوئی اعضاء یا طفل کا کسی جنسی فعل میں ملوث ہونا ذرائع ابلاغ کی کسی بھی شکل میں اصلی یا جھوٹی الیکٹرانک، فلم یا ہندسوں یا کسی دیگر طریقہ کی خاکہ کشی کے ذریعے استعمال کرنے کی دھمکی دے؛ یا

(vi) طفل کو فحش نگاری کی اغراض کے لیے ترغیب دیتا ہو یا اس کے لیے رشوت دے۔

تشریح۔ کوئی امر جس میں ''جنسی نیت'' شامل ہو، امر واقع ہوگا۔

جنسی اذیت دہی کے لیے سزا۔ 12۔ جو کوئی، طفل پر جنسی اذیت دہی کرنے کا ارتکاب کرے وہ ایسی مقررہ مُدت کی سزائے قید کا جو تین سال تک ہوسکتی ہے اور جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

باب - III

طفل کا فحش نگارانہ اغراض کے لیے استعمال اور اس کے لیے سزا

طفل کا فحش نگارانہ اغراض کے لیے استعمال۔ 13۔ جو کوئی طفل کو ذرائع ابلاغ کی کسی بھی شکل میں (جس میں ٹیلی ویژن چینلوں یا انٹرنیٹ یا دیگر کسی الیکٹرانک شکل کے ذریعے نشر اشتہار یا پروگرام یا چھپائی کی شکل شامل ہے، خواہ ایسے پروگرام یا اشتہار کے ذاتی استعمال یا تقسیم کاری کا ارادہ ہو) جنسی تسکین کی اغراض کے لیے استعمال کرے، جس میں،——

(الف) طفل کے جنسی اعضاء کو ظاہر کرنا شامل ہے؛

(ب) اصلی یا نقلی جنسی افعال میں دخول یا بغیر دخول کے ملوث طفل کا استعمال شامل ہے؛

(ج) ناشائستہ یا گندے طریقے سے طفل کو ظاہر کرنا شامل ہے،

طفل کو فحش نگارانہ اغراض کے لیے استعمال کرنے کے جُرم کا قصوروار ہوگا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے اصطلاح ''طفل کا استعمال'' میں طفل کو فحش نگارانہ مواد تیار کرنے، پیدا کرنے، پیش کرنے، ترسیل کرنے، شائع کرنے، سہل بنانے اور تقسیم کرنے کے لیے، چھپائی، الیکٹرانک، کمپیوٹر یا دیگر کسی ٹیکنالوجی جیسے کسی ذریعے سے ملوث کرنا شامل ہوگا۔

طفل کو فحش نگارانہ اغراض کے لیے استعمال کرنے کے لیے سزا۔ 14۔ (1) جو کوئی، طفل یا اطفال کو فحش نگارانہ اغراض کے لیے استعمال کرے، اسے ایسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو پانچ سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا

بھی مستوجب ہوگا اور دوسرے یا مابعد ارتکاب کے موقع پر ایسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو سات سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(2) اگر فحش نگارانہ اغراض کے لیے طفل کا استعمال کرنے میں فحش نگارانہ افعال میں بلا واسطہ حصہ لینے والا شخص دفعہ 3 میں محولہ کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اُسے ایسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو کم سے کم دس سال تک ہوگی لیکن جو عمر قید تک بھی ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(3) اگر فحش نگارانہ اغراض کے لیے طفل کا استعمال کرنے میں فحش نگارانہ افعال میں بلا واسطہ حصہ لینے والا شخص دفعہ 5 میں محولہ کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اسے عمر قید با مشقت کی سزا دی جائے گی اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(4) اگر فحش نگارانہ اغراض کے لیے طفل کا استعمال کرنے میں فحش نگارانہ افعال میں بلا واسطہ حصہ لینے والا شخص دفعہ 7 میں محولہ کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اُسے ایسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو چھ سال سے کم نہ ہو لیکن جو آٹھ سال تک ہوسکتی ہے اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

(5) اگر فحش نگارانہ اغراض کے لیے طفل کا استعمال کرنے میں فحش نگارانہ افعال میں بلا واسطہ حصہ لینے والا شخص دفعہ 9 میں محولہ کسی جرم کا ارتکاب کرے تو اُسے ایسی قسم کی سزائے قید دی جائے گی جو آٹھ سال سے کم نہ ہو لیکن جو دس سال تک ہوسکتی ہے، اور وہ جرمانے کا بھی مستوجب ہوگا۔

طفل کو ملوث کرنے والے فحش نگارانہ مواد کی ذخیرہ کاری کے لیے سزا۔ 15۔ جو کوئی شخص تجارتی اغراض کے لیے طفل کو ملوث کرنے والے فحش نگارانہ مواد کا کسی بھی صورت میں ذخیرہ کرے، اسے ایسی قسم کی سزائے قید جو تین سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

باب - IV

جرم کی اعانت اور اقدامِ جرم

جرم کی اعانت۔ 16۔ کوئی شخص کسی جرم کی اعانت کرتا ہے جو،—

پہلا۔ کسی شخص کو ایسا جرم کرنے کے لیے اُکسائے؛ یا

دوسرا۔ دوسرے شخص یا ایک سے زیادہ دیگر اشخاص کے ساتھ ایسا جرم کرنے کی سازش میں شریک ہوتا ہے، اگر ایسی سازش کے نتیجے میں اور ایسا جرم کرنے میں کوئی فعل یا غیر قانونی ترک فعل واقع ہو؛ یا

تیسرا۔ کسی فعل یا غیر قانونی ترک فعل سے ایسا جُرم کرنے میں قصداً مدد دے۔

تشریح I۔ جو کوئی شخص عمداً غلط بیانی سے، یا بنیادی حقیقت کو عمداً پوشیدہ رکھنے سے، جس کا وہ اظہار کرنے کا پابند ہو، رضاکارانہ طور پر ایسا فعل کروائے یا بروئے عمل لائے یا کروانے یا بروئے عمل لانے کے اقدام کرے، اُس جرم کو کرنے میں اُکسانے والا کہلائے گا۔

تشریح II۔ جو کوئی کسی فعل کے ارتکاب کے وقت یا پہلے اُس فعل کے ارتکاب کو آسان بنانے کی غرض سے کچھ کرے، اور جس سے اس کے ارتکاب کو آسان بنا دے، اُس فعل کو کرنے میں مدد کرنے والا کہلائے گا۔

تشریح III۔ جو کوئی اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کی غرض کے لیے، خوف یا دباؤ کے استعمال یا زبردستی، اغوا کاری، دھوکہ دہی، فریب، اقتدار یا رتبے کا غلط استعمال، ضرب پذیری کے دیگر ذرائع سے یا دیگر شخص پر کنٹرول رکھنے والے شخص کی رضامندی کو حاصل کرنے میں ادائیگیاں یا فوائد دینے یا حاصل کرنے کے لیے، طفل کو ملازم رکھے، پناہ دے، حاصل کرے یا لے جائے، اُس فعل کو کرنے میں مدد دینے والا کہلائے گا۔

اعانت کے لیے سزا۔ 17۔ (1) جو کوئی اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کی اعانت کرے، اگر اعانت کے نتیجہ میں اعانت کردہ فعل کا ارتکاب ہو جائے تو اسے اس جرم کے لیے وضع کردہ سزا دی جائے گی۔

تشریح۔ کسی فعل یا جرم کا ارتکاب اعانت کے نتیجے میں کیا جانا کہلائے گا جب اس کا ارتکاب ایسی ترغیب کے نتیجے میں یا سازش کی تعمیل میں یا ایسی مدد کے ساتھ کیا جائے جو اعانت سے پیدا ہو۔

ارتکاب جرم کے اقدام کے لیے سزا۔ 18۔ جو کوئی اس ایکٹ کے تحت کسی قابل سزا جرم کا اقدام کرے یا ایسے جرم کا ارتکاب کروانے کا سبب بنے اور ایسے اقدام میں جرم کے ارتکاب کے تئیں کوئی فعل کرے اسے اُس جرم کے لیے وضع کردہ کسی بھی قسم کی سزائے قید جو عمر قید کا نصف یا جیسی بھی صورت ہو، اس جرم کے لیے وضع کردہ سزائے قید کی طویل ترین مدت کی نصف مدت تک ہو سکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں سزائیں دی جائیں گی۔

باب - V

معاملات کی خبر دینے کے لیے ضابطہ

جرائم کی رپورٹ کرنا۔ 19۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 میں درج کسی امر کے باوجود، کوئی شخص (بشمول طفل کے) جس کو خدشہ ہو کہ اس ایکٹ کے تحت جُرم کا ارتکاب ہونے کا احتمال ہے یا علمیت رکھتا ہو کہ ایسے جرم کا ارتکاب ہو چکا ہے تو وہ ایسی اطلاع، —

(الف) خصوصی پولیس اکائی برائے کمسن؛ یا

(ب) مقامی پولیس کو،

فراہم کرے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت دی گئی ہر رپورٹ —

(الف) داخلہ نمبر سے منسوب اور تحریراً درج کی جائے گی؛

(ب) اطلاع دینے والے کو پڑھ کر سنائی جائے گی؛

(ج) پولیس اکائی کے ذریعے مرتب کتاب میں درج کی جائے گی۔

(3) جہاں ضمن (1) کے تحت رپورٹ طفل کے ذریعے دی جائے تو اُسے ضمن (2) کے تحت آسان زبان میں درج کیا جائے گا تا کہ طفل درج کیے گئے مندرجات کو سمجھ سکے۔

(4) مندرجات کو ایسی زبان میں درج کرنے کی صورت میں جو طفل کو سمجھ نہ آئے یا جہاں پر یہ ضروری سمجھا جائے کوئی ترجمہ کار یا ترجمان، جس کے پاس ایسی اہلیتیں یا تجربہ ہو اور فیس کی ایسی ادائیگی پر جیسا کہ مقرر کیا جا سکے، طفل کو فراہم کیا جائے گا اگر وہ ایسا سمجھنے میں قاصر رہے۔

(5) جہاں خصوصی پولیس اکائی برائے کمسن مقامی پولیس مطمئن ہو کہ طفل، جس کے خلاف ارتکاب جرم ہوا ہو، کو تحفظ اور نگہداشت کی ضرورت ہے تو یہ تحریری طور پر وجوہات درج کرنے کے بعد، اس کو تحفظ اور نگہداشت دینے کے لیے فوری انتظام کرے گی (جس میں طفل کو رپورٹ کے چوبیس گھنٹوں کے اندر پناہ گاہ یا نزدیکی ہسپتال میں داخلہ دینا شامل ہے)، جیسا کہ مقرر کیا جا سکے۔

(6) خصوصی پولیس اکائی برائے کمسن یا مقامی پولیس بغیر غیر ضروری تاخیر کے لیکن چوبیس گھنٹوں کی مدت کے اندر اطفال بہبود کمیٹی اور خصوصی عدالت کو یا جہاں پر کوئی خصوصی عدالت نامزد نہیں کی گئی ہو سیشن عدالت کو معاملے کی رپورٹ پیش کرے گی جس میں طفل کو تحفظ اور نگہداشت کی ضرورت اور اس سے متعلق اٹھائے گئے اقدام شامل ہوں گے۔

(7) ضمن (1) کی اغراض کے لیے نیک نیتی سے دی گئی اطلاع پر کسی شخص پر کوئی ذمہ داری، چاہے دیوانی ہو یا فوجداری، عائد نہیں ہوگی۔

معاملات کی خبر دینے کے لیے ذرائع ابلاغ اسٹوڈیو اور فوٹو گرافی سہولیات کی ذمہ داری۔ 20۔ ذرائع ابلاغ یا ہوٹل یا لاج یا ہسپتال یا کلب یا اسٹوڈیو یا فوٹو گرافی سہولیات، جس نام سے بھی پکارا جائے، کا کوئی بھی اہل کار، اُس میں ملازم اشخاص کی تعداد کو ملحوظ نہ رکھتے ہوئے، کسی بھی ذرائع کے استعمال کی وساطت سے کوئی شے یا مواد جو طفل کے لیے جنسی طور پر استحصالی ہو (جس میں جنسی طور پر فحش نگاری یا طفل یا اطفال کا فحش اظہار شامل ہو) سامنے آنے پر خصوصی پولیس اکائی برائے کمسن یا مقامی پولیس، جیسی بھی صورت ہو، کو اس کی اطلاع فراہم کرے گا۔

کسی معاملے کی رپورٹ کرنے یا درج کرنے میں ناکامی کے لیے سزا۔ 21۔ (1) کسی بھی شخص جو دفعہ 19 کے ضمن (1) یا دفعہ 20 کے تحت کسی جرم کے ارتکاب کو رپورٹ کرنے میں ناکام ہو جائے یا دفعہ 19 کے ضمن (2) کے تحت ایسے جرم کو درج کرنے میں ناکام ہو جائے تو اسے ایسی قسم کی سزائے قید جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

(2) کسی کمپنی یا کسی ادارہ (جس نام سے بھی پکارا جائے) کا قائم مقام ہوتے ہوئے کسی بھی شخص کو، جو دفعہ 19 کے ضمن (1) کے تحت اُسکی نگرانی میں کسی ماتحت کی نسبت کسی جرم کے ارتکاب کی خبر دینے میں ناکام ہو جائے، ایسی مدت کی سزائے قید جو ایک سال تک ہوسکتی ہے اور جرمانہ کی سزا دی جائے گی۔

(3) اس ایکٹ کے تحت ضمن (1) کی توضیعات کسی طفل پر لاگو نہیں ہوں گی۔

جھوٹی شکایت یا جھوٹی اطلاع کے لیے سزا۔ 22۔ (1) کسی بھی شخص کو، جو دفعات 3، 5، 7 اور 9 کے تحت کسی جرم کے ارتکاب کی نسبت کسی شخص کے خلاف جھوٹی شکایت کرے یا جھوٹی اطلاع فراہم کرے، صرف اس نیت سے کہ اس کو ذلیل کیا جائے، جبر کیا جائے یا ڈرایا جائے یا بدنام کیا جائے، ایسی مدت کی سزائے قید جو چھ ماہ تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کی سزا دی جائے گی۔

(2) جہاں جھوٹی شکایت یا جھوٹی اطلاع کسی طفل کے ذریعے کی گئی ہو یا دی گئی ہو، تو ایسے طفل پر کوئی سزا عائد نہیں کی جائے گی۔

(3) طفل نہ ہوتے ہوئے، جو کوئی، یہ جانتے ہوئے کہ وہ جھوٹی ہے، جھوٹی شکایت کرے یا جھوٹی اطلاع دے اور اس طرح ایسے طفل کو اس ایکٹ کے تحت کسی جرم میں پھنسائے، تو وہ ایسی سزائے قید کے لیے جو ایک برس تک ہوسکتی ہے یا جرمانے یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

ذرائع ابلاغ کے لیے ضابطہ۔ 23۔ (1) کوئی بھی شخص ذرائع ابلاغ یا اسٹوڈیو یا فوٹوگرافی سہولیات کی کسی بھی شکل میں مکمل اور قابل اعتبار اطلاع کے بغیر کسی طفل پر کوئی رپورٹ یا تبصرہ نہیں کرے گا جو اُس کی نیک نامی گرانے میں اثر انداز ہو یا اس کی خلوت میں مداخلت ہو۔

(2) کوئی بھی شخص کسی ذرائع ابلاغ میں کسی طفل کی شناخت، جس میں اس کا نام، پتہ، فوٹوگراف، گھریلو تفاصیل، اسکول، ہمسایہ داری یا کوئی دیگر تفاصیل شامل ہیں جس سے طفل کی شناخت کا انکشاف ہو، کا اظہار نہیں کرے گا:

لیکن شرط یہ ہے کہ تحریری طور پر درج وجوہات کے لیے ایکٹ کے تحت معاملے کی سماعت کرنے والی خصوصی عدالت ایسے انکشاف کی اجازت دے سکتی ہے اگر اُس کی رائے میں ایسا انکشاف طفل کے مفاد میں ہے۔

(3) ذرائع ابلاغ یا اسٹوڈیو یا فوٹوگرافی سہولیات کا ناشر یا مالک اپنے ملازم کے افعال یا ترک افعال کے لیے مشترکہ طور پر اور انفرادی طور پر ذمہ دار ہوگا۔

(4) کوئی بھی شخص جو ضمن (1) یا ضمن (2) کی توضیعات کی خلاف ورزی کرے، ایسی مدت کے لیے سزائے قید جو چھ ماہ سے کم کی نہ ہو لیکن جو ایک سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ یا دونوں کا مستوجب ہوگا۔

باب - VI

طفل کا بیان درج کرنے کے لیے ضابطے

طفل کا بیان درج کرنا۔ 24۔ (1) طفل کا بیان، طفل کی رہائش پر یا ایسی جگہ پر جہاں وہ عموماً رہتا ہو یا اُس کی مرضی کی جگہ پر اور جہاں تک ہوسکے ایسی زنانہ پولیس افسر کے ذریعے جو سب انسپکٹر کے رتبہ سے کم کی نہ ہو، درج کیا جائے گا۔

(2) پولیس افسر، طفل کا بیان درج کرتے وقت وردی میں نہیں ہوگا۔

(3) طفل سے تفتیش کے دوران تحقیقات کرنے والا پولیس افسر اس بات کو یقینی بنائے گا کہ کسی بھی نقطۂ وقت پر کسی بھی صورت میں طفل ملزم کے رابطے میں نہ آجائے۔

(4) طفل کو کسی بھی وجہ سے پولیس اسٹیشن میں رات کو روکا نہیں جائے گا۔

(5) پولیس افسر اس بات کو یقینی بنائے گا کہ طفل کی شناخت کو عام ذرائع ابلاغ سے تحفظ دیا جائے بجز اس کے خصوصی عدالت کے ذریعے طفل کے مفاد میں دیگر طور پر ہدایت دی جائے۔

مجسٹریٹ کے ذریعہ طفل کا بیان درج کرنا۔ 25۔(1) اگر مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 (یہاں پر مجموعہ کے طور پر حوالہ دیا گیا ہے) کی دفعہ 164 کے تحت طفل کا بیان ریکارڈ کیا جارہا ہو، تو ایسا بیان ریکارڈ کرنے والا مجسٹریٹ، یہاں پر درج کسی امر کے باوجود، ویسے ہی بیان درج کرے گا جیسا کہ طفل نے بولا ہو:

لیکن شرط یہ ہے کہ مجموعہ کی دفعہ 164 کے ضمن (1) کے پہلے فقرہ شرطیہ میں درج توضیعات، جہاں تک یہ مجرم کے وکیل کی موجودگی کی اجازت دیتا ہو، اس معاملے میں لاگو نہیں ہوں گی۔

(2) اُس مجموعہ کی دفعہ 173 کے تحت پولیس کے ذریعے دائر کی جارہی حتمی رپورٹ پر مجسٹریٹ طفل اور اس کے والدین یا اس کے نمائندے کو مجموعہ کی دفعہ 207 کے تحت مصرحہ دستاویز کی ایک نقل فراہم کرے گا۔

درج کیے جانے والے بیان سے متعلق اضافی توضیعات۔ 26۔ (1) مجسٹریٹ یا پولیس افسر، جیسی بھی صورت ہو، طفل کا بیان طفل کے والدین یا کسی دیگر شخص جس پر طفل بھروسہ یا اعتماد رکھتا ہو، کی موجودگی میں ویسے ہی درج کرے گا جیسا کہ بولا گیا ہو۔

(2) طفل کا بیان درج کرتے وقت جہاں ضروری ہو، مجسٹریٹ یا پولیس افسر، جیسی بھی صورت ہو، ایسی فیس کی ادائیگی پر جیسا کہ مقرر کی جائے اور ایسی اہلیتوں، تجربہ، جیسا کہ ضروری ہو، کے ساتھ کسی مترجم یا کسی ترجمان کی مدد حاصل کر سکے گا۔

(3) ذہنی یا جسمانی معذوری والے طفل کی صورت میں طفل کا بیان درج کرنے کے لیے مجسٹریٹ یا پولیس افسر، جیسی بھی صورت ہو، ایسی فیس کی ادائیگی پر جیسا کہ مقرر کی جائے اور کسی خصوصی معلم یا طفل کے طریقہ رابطہ سے واقف کسی شخص یا اُس شعبہ میں ایسی اہلیتوں، تجربہ جیسا کہ مقرر کیا جائے کے ساتھ کسی ماہر کی مدد حاصل کر سکے گا۔

(4) جہاں ممکن ہو، مجسٹریٹ یا پولیس افسر، جیسی بھی صورت ہو، اس بات کو یقینی بنائے گا کہ طفل کا بیان سمعی۔ بصری الیکٹرانک ذرائع سے بھی درج کیا جائے۔

طفل کا طبی معائنہ۔ 27۔ (1) باوجود اس کے کہ اس ایکٹ کے تحت جرائم کے لیے ابتدائی اطلاع رپورٹ یا شکایت درج نہ ہوئی ہو، اُس طفل کا طبی معائنہ، جس کی نسبت اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 164 الف کے مطابق کیا جائے گا۔

(2) متاثرہ طفل لڑکی ہونے کی صورت میں طبی معائنہ کسی خاتون ڈاکٹر کے ذریعے کیا جائے گا۔

(3) طبی معائنہ طفل کے والدین یا کسی دیگر شخص، جس پر طفل بھروسہ یا اعتماد رکھتا ہو، کی موجودگی میں کیا جائے گا۔

(4) اس صورت میں جہاں، طبی معائنے کے دوران طفل کے والدین یا ضمن (3) میں محولہ دیگر شخص کسی وجہ سے حاضر نہ ہو سکے، طبی ادارے کے سربراہ کے ذریعے نامزد کسی خاتون کی موجودگی میں طبی معائنہ کیا جائے گا۔

باب - VII
خصوصی عدالتیں

خصوصی عدالتوں کی نامزدگی۔ 28۔ (1) فوری سماعت فراہم کرنے کے اغراض کے لیے، ریاستی حکومت، عدالت عالیہ کے چیف جسٹس کی صلاح و مشورہ سے سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے ہر ضلع کے لیے ایکٹ ہٰذا کے تحت جرائم کی سماعت کرنے کے لیے سیشن عدالت کو خصوصی عدالت کی حیثیت سے نامزد کرے گی:

لیکن شرط یہ ہے کہ اگر تحفظ حقوق اطفال کمیشن ایکٹ، 2005 کے تحت کسی سیشن عدالت کو عدالت اطفال یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت اُن جیسی اغراض کے لیے نامزد خصوصی عدالت کی حیثیت سے مشتہر کیا جائے تو پھر ایسی عدالت کو اس دفعہ کے تحت خصوصی عدالت متصور کیا جائے گا۔

(2) اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سماعت کرنے کے دوران، خصوصی عدالت ضمن (1) میں محولہ جرم سے دیگر طور پر ایسے کسی جرم کی بھی سماعت کرے گی جس کا الزام ایسی سماعت پر، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کے تحت ملزم پر عائد کیا گیا ہو۔

(3) اس ایکٹ کے تحت تشکیل شدہ خصوصی عدالت کو، اطلاعاتی ٹیکنالوجی ایکٹ، 2000 میں کسی امر کے باوجود، جہاں تک یہ اطفال کو کسی فعل، یا چال وچلن یا طریقہ یا اطفال کے آن لائن سہولیات کے بے جا استعمال میں خاکہ کشی کرنے والے جنسی طور پر واضح مواد کی تشہیر یا ترسیل کے ساتھ رکھتا ہو، اُس ایکٹ کی دفعہ 67ب کے تحت جرائم کی سماعت کرنے کا اختیار حاصل ہوگا۔

بعض جرائم کی بابت قیاس۔ 29۔ جہاں کسی شخص پر، اس ایکٹ کی دفعات 3، 5، 7 اور 9 کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کرنے یا ترغیب دینے یا اقدام کرنے کے لیے مقدمہ چلایا جائے تو خصوصی عدالت قیاس کرے گی کہ ایسے شخص نے جرم کا ارتکاب کیا ہے یا ترغیب دی ہے یا اقدام کیا ہے، جیسی بھی صورت ہو، جب تک کہ اس کے برعکس ثابت نہ ہو جائے۔

مجرمانہ ذہنی حالت کا قیاس۔ 30۔ (1) اس ایکٹ کے تحت کسی جرم، جو ملزم کی جانب سے مجرمانہ ذہنی حالت پر منحصر ہو، کے لیے کسی مقدمہ میں خصوصی عدالت ایسی ذہنی حالت کی موجودگی کا قیاس کرے گی لیکن یہ ملزم کے لیے بچاؤ ہوگا کہ اس حقیقت کو ثابت کرے کہ وہ اُس مقدمہ میں جرم کے بطور عائد فعل کی نسبت ایسی کسی ذہنی حالت میں نہیں تھا۔

(2) اس دفعہ کی اغراض کے لیے حقیقت تب ہی ثابت ہوئی کہلائے گی جب خصوصی عدالت اسے کسی معقول شبہ کے بغیر موجود ہونے پر اعتبار کرے اور نہ صرف جب اس کی موجودگی احتمال کے غلبہ سے ثابت کی جائے۔

تشریح۔ اس دفعہ میں، ''مجرمانہ ذہنی حالت''، میں ارادہ، مقصد، حقیقت کی علمیت اور حقیقت پر بھروسہ یا بھروسہ کرنے کی وجہ شامل ہے۔

خصوصی عدالت کے روبرو کارروائیوں پر مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کا اطلاق۔ 31۔ اس ایکٹ میں بہ استثناء دیگر طور پر توضیع کے، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کے توضیعات (جس میں ضمانت اور تمسکات کی بابت توضیعات شامل ہیں) خصوصی عدالت کے روبرو کارروائیوں پر لاگو ہوں گی اور مذکورہ توضیعات کی اغراض کے لیے خصوصی عدالت کو سیشن عدالت تصور کیا جائے گا اور خصوصی عدالت کے روبرو استغاثہ کی پیروی کرنے والے شخص کو سرکاری پیروکار تصور کیا جائے گا۔

خصوصی سرکاری پیروکار۔ 32۔ (1) ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے، صرف اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت معاملات کی پیروی کی غرض سے ہر خصوصی عدالت کے لیے خصوصی سرکاری پیروکار مقرر کرے گی۔

(2) ضمن (1) کے تحت خصوصی سرکاری پیروکار کی تقرری کے لیے کوئی شخص تب ہی اہل ہوگا اگر اس نے ایڈووکیٹ کے طور پر کم از کم سات سال تک وکالت کی ہو۔

(3) اس دفعہ کے تحت خصوصی سرکاری پیروکار کے طور پر مقرر کیا گیا ہر شخص مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 2 ضمن (ش) کے معنوں میں سرکاری پیروکار سمجھا جائے گا اور اس مجموعہ کی توضیع حسبہ موثر ہوگی۔

باب - VIII
خصوصی عدالتوں کا طریق کار اور اختیارات اور شہادت درج کرنا

خصوصی عدالت کا طریق کار اور اختیارات۔ 33۔(1) خصوصی عدالت، اُن حقایق کی شکایت وصول ہونے پر جو ایسے جرم پر مشتمل ہوں یا ایسے حقایق کی پولیس رپورٹ پر، ملزم کو مرتکب پائے جانے کے بغیر ہی کسی جرم کی سماعت کر سکے گی۔

(2) خصوصی سرکاری پیروکار یا ملزم کی پیروی کرنے والا وکیل، جیسی بھی صورت ہو، طفل کا ابتدائی بیان، جرح یا مکرر بیان درج کرتے وقت طفل سے پوچھے جانے والے سوالات کی اطلاع خصوصی عدالت کو کرے گا جو باری باری طفل سے ایسے سوالات پوچھے گی۔

(3) خصوصی عدالت، اگر وہ ضروری سمجھے، مقدمے کی سماعت کے دوران طفل کے لیے بکثرت وقفوں کی اجازت دے سکے گی۔

(4) خصوصی عدالت، رکن کنبہ، ولی، دوست یا کسی رشتہ دار جس پر طفل کو بھروسہ یا اعتماد ہو، کو عدالت میں حاضر رہنے کی اجازت دے کر طفل کے لیے دوستانہ ماحول پیدا کرے گی۔

(5) خصوصی عدالت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ طفل کو عدالت میں بیان دینے کے لیے بار بار طلب نہیں کیا جائے۔

(6) خصوصی عدالت طفل سے جارحانہ سوالات کرنے یا کردار شکنی کی اجازت نہیں دے گی اور اس بات کو یقینی بنائے گی کہ مقدمے کے دوران ہر وقت طفل کے وقار کو برقرار رکھا جائے۔

(7) خصوصی عدالت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ طفل کی شناخت تفتیش یا مقدمے کے دوران ظاہر نہیں کی جائے:

لیکن شرط یہ کہ، تحریری طور پر درج کی جانے والی وجوہات پر، خصوصی عدالت ایسے انکشاف کی اجازت دے سکے گی اگر اس کی رائے میں ایسا انکشاف طفل کے مفاد میں ہے۔

تشریح۔ اس ضمن کی اغراض کے لیے طفل کی شناخت میں طفل کے کنبے، اسکول، رشتہ دار، ہمسایہ داری یا کوئی دیگر اطلاع جس سے طفل کی شناخت ظاہر ہو جائے، شامل ہے۔

(8) موزوں معاملات میں خصوصی عدالت، سزا کے علاوہ طفل کو پہنچائے گئے کسی جسمانی یا ذہنی صدمہ کے لیے اس کو ایسے معاوضے کی ادائیگی کرنے کی، جیسا کہ مقرر کیا جائے یا ایسے طفل کی فوری باز آبادکاری کے لیے ہدایت دے سکے گی۔

(9) اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع، خصوصی عدالت کو، اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کی سماعت کی اغراض کے لیے، سیشن عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے اور جہاں تک ہو سکے، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 میں مصرحہ طریقہ کے مطابق سیشن عدالت کے روبرو سماعت کرنے کے لیے، ایسے جرم کی سماعت اس طرح کرے گی جیسا کہ یہ سیشن عدالت ہو۔

طفل کے ذریعے جرم کے ارتکاب کی صورت میں طریق کار اور خصوصی عدالت کے ذریعے عمر کا تعین۔

34۔ (1) جہاں اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب طفل کے ذریعے کیا جائے، تو ایسے طفل کے ساتھ انصاف برائے کمسن (اطفال کی نگہداشت اور تحفظ) ایکٹ، 2000 کی توضیعات کے تحت نپٹا جائے گا۔

(2) اگر خصوصی عدالت کے روبرو کسی کارروائی میں کوئی سوال اُٹھے کہ آیا کوئی شخص طفل ہے یا نہیں، تو ایسے شخص کی عمر کے بارے میں خود کو مطمئن کرنے کے بعد خصوصی عدالت اس سوال کا تعین کرے گی اور ایسے تعین کے لیے اپنی وجوہات کو تحریراً درج کرے گی۔

(3) خصوصی عدالت کے ذریعے صادر کردہ کسی حکم نامہ کو محض ایسے مابعد ثبوت کے ذیعے ناجائز تصور نہیں کیا جائے گا کہ کسی شخص کی عمر جو ضمن (2) کے تحت اس کے ذریعے متعین کی گئی ہو، اُس شخص کی صحیح عمر نہیں تھی۔

طفل کی گواہی درج کرنے کی میعاد اور معاملے کا نپٹارا۔ 35۔ (1) طفل کی گواہی کو خصوصی عدالت کے ذریعے جرم کی سماعت کی تاریخ سے تیس دنوں کی مدت کے اندر درج کیا جائے گا اور تاخیر کے لیے وجوہات، اگر کوئی ہوں، خصوصی عدالت کے ذریعے درج کی جائیں گی۔

(2) خصوصی عدالت، جہاں تک ممکن ہو، کارروائی کو، جرم کی سماعت کرنے کی تاریخ سے ایک سال کی مدت کے اندر مکمل کرے گی۔

شہادت دیتے وقت طفل ملزم کو نہیں دیکھے گا۔ 36۔ (1) خصوصی عدالت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ گواہی درج کرتے وقت طفل کو کسی بھی طریقے میں ملزم کے سامنے نہ لایا جائے، جب کہ ساتھ ہی یہ بھی یقینی بنایا جائے گا کہ ملزم طفل کا بیان سننے کی حالت میں ہو اور اپنے وکیل سے بات چیت کر سکے۔

(2) ضمن (1) کی اغراض کے لیے، خصوصی عدالت طفل کا بیان ویڈیو مجلس آرائی کی وساطت سے یا واحد نظری آئینوں یا پردوں یا کسی دیگر ترکیب کا استعمال کر کے درج کر سکے گی۔

کارروائیاں بند کمرے میں منعقد کی جائیں گی۔ 37۔(1) خصوصی عدالت مقدموں کی سماعت بند کمرے میں اور طفل کے والدین یا کسی دیگر شخص جس پر طفل کو بھروسہ یا اعتماد ہو، کی موجودگی میں کرے گی:

لیکن شرط یہ کہ جب خصوصی عدالت کی رائے ہو کہ طفل کا بیان عدالت کے بجائے کسی دیگر جگہ پر لینے کی ضرورت ہے، تو یہ مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 284 کی توضیعات کی مطابقت میں کمیشن جاری کرنے کی کارروائی کرے گی۔

طفل کی گواہی درج کرتے وقت کسی ترجمان یا ماہر کی مدد لینا۔ 38۔(1) جہاں بھی ضروری ہو، عدالت طفل کی گواہی درج کرتے وقت ایسی اہلیت، تجربہ والے مترجم یا ترجمان کی اور ایسی فیس کی ادائیگی پر جیسا کہ صراحت کی جائے، مدد لے سکے گی۔

(2) اگر طفل ذہنی یا جسمانی طور پر معذور ہو تو خصوصی عدالت طفل کی گواہی درج کرتے وقت کسی خصوصی معلم یا طفل کے ساتھ رابطے کے طریقے سے واقف کسی شخص یا اس میدان میں ایسی اہلیت، تجربہ رکھنے والے ماہر، اور ایسی فیس کی ادائیگی پر جیسا کہ صراحت کی جائے، کی مدد لے سکے گی۔

باب - IX

متفرق

ماہرین وغیرہ کی مدد حاصل کرنے کی خاطر طفل کے لیے رہنما خطوط۔ 39۔ ایسے قواعد کے تابع جو اس بارے میں بنائے جائیں، ریاستی حکومت، طفل کی مدد کے لیے قبل از سماعت یا سماعت کے مرحلے پر جڑی رہنے والی غیر سرکاری تنظیموں، پیشہ وروں اور نفسیات، سماجی کام، جسمانی صحت، ذہنی صحت اور ترقی اطفال میں علمیت رکھنے والے ماہرین یا اشخاص کے استعمال کے لیے رہنما خطوط مرتب کرے گی۔

قانونی پیشہ ور کی مدد حاصل کرنے کے لیے طفل کا حق۔ 40۔ مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 301 کے فقرہ شرطیہ کے تابع طفل کا کنبہ یا ولی اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کے لیے اپنی پسند کے کسی قانونی کاؤنسل کی مدد کا حقدار ہوگا:

لیکن شرط یہ کہ اگر طفل کا کنبہ یا ولی قانونی کاؤنسل کے مقدور کے قابل نہ ہو تو قانونی خدمت اتھارٹی اُن کو وکیل فراہم کرے گی۔

بعض معاملات میں دفعات 3 تا 13 کی توضیعات لاگو نہیں ہوں گی۔ 41۔ دفعات 3 تا 13 کی توضیعات (بشمول دونوں) طفل کی طبّی جانچ یا طبی علاج کے معاملہ میں لاگو نہیں ہوں گی جب ایسی طبی جانچ یا طبی علاج اس کے والدین یا ولی کی رضامندی سے کیا جائے۔

متبادل سزا۔ 42۔ جب کوئی فعل یا ترک فعل اس ایکٹ کے تحت یا مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعات 166الف، 354الف، 354ب، 354ج، 354د، 370، 370الف، 375، 376، 376الف، 376ج، 376د، 376ھ، یا 509 کے تحت بھی قابل سزا جرم بنتا ہے، تو فی الوقت نافذ العمل کسی قانون میں درج کسی امر کے باوجود ایسے جرم کا پایا گیا مرتکب مجرم اس ایکٹ کے تحت یا مجموعہ تعزیرات بھارت کے تحت جس طرح سزا کے لیے توضیع کی گئی ہے جو درجہ میں بڑی ہو، کی سزا کا مستوجب ہوگا۔

ایکٹ کا کسی دیگر قانون کے تنقیص میں نہ ہونا۔ 42 الف۔ اس ایکٹ کی توضیعات فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کی توضیعات کے اضافہ میں ہوں گی اور اس کے تنقیص میں نہیں اور کسی تناقض کی صورت میں، اس ایکٹ کی توضیعات تناقض کی حد تک کسی ایسے قانون کی توضیعات پر حاوی ہونے کا اثر رکھیں گی۔

ایکٹ کے متعلق عوام الناس کی بیداری۔ 43۔ مرکزی حکومت اور ہر ایک ریاستی حکومت اس بات کو یقینی بنانے کے لیے تمام اقدامات کرے گی کہ ــــ

(الف) عوام الناس، اطفال نیز ان کے والدین اور سرپرستوں کو اس ایکٹ کی توضیعات سے بیدار کرنے کے لیے ذرائع ابلاغ، جس میں ٹیلی ویژن، ریڈیو اور اخباری ذرائع شامل ہیں، کے ذریعہ باقاعدہ وقفوں پر اس ایکٹ کی توضیعات کی تشہیر کی جائے۔

(ب) مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت کے افسران اور دیگر متعلقہ اشخاص (بشمول پولیس افسران) کو اس ایکٹ کی توضیعات کی تعمیل سے متعلق اُمور پر مدت وار تربیت دی جائے۔

ایکٹ کی عمل آوری کی نگرانی۔ 44۔(1) تحفظ حقوق اطفال کمیشن ایکٹ، 2005 کی دفعہ 3 کے تحت تشکیل شدہ قومی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال یا جیسی بھی صورت ہو، دفعہ 17 کے تحت تشکیل شدہ ریاستی کمیشن برائے تحفظ حقوق اطفال، ان کو اس ایکٹ کے تحت تفویض کارہائے منصبی کے اضافے میں اس ایکٹ کی توضیعات کی عمل آوری کی نگرانی بھی ایسے طریقے میں کریں گے جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

(2) قومی کمیشن یا جیسی بھی صورت ہو، ضمن (1) میں محولہ ریاستی کمیشن کو، اس ایکٹ کے تحت کسی بھی جرم سے متعلق معاملے کی چھان بین کے دوران، وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو حقوق اطفال کمیشن ایکٹ، 2005 کے تحت اُسے حاصل ہیں۔

(3) قومی کمیشن، یا جیسی بھی صورت ہو، ضمن (1) میں محولہ ریاستی کمیشن، اس دفعہ کے تحت تحفظ حقوق اطفال کمیشن ایکٹ، 2005 کی دفعہ 16 میں محولہ سالانہ رپورٹ میں اپنی سرگرمیوں کو بھی شامل کرے گا۔

قواعد بنانے کا اختیار۔ 45۔ (1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کی اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر ماقبل اختیارات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد حسب ذیل تمام یا کسی ایک کی نسبت توضیع کر سکیں گے، یعنی:ــــ

(الف) دفعہ 19 کے ضمن (4)، دفعہ 26 کے ضمنات (2) اور (3) اور دفعہ 38 کے تحت کسی مترجم یا ترجمان، خصوصی معلم یا طفل کے ساتھ رابطے کے طریقے سے واقف کسی شخص یا اس شعبہ میں کسی ماہر کی اہلیتیں اور تجربہ اور واجب الادا فیس؛

(ب) دفعہ 19 کے ضمن (5) کے تحت طفل کی نگہداشت اور تحفظ اور فوری طبی امداد؛

(ج) دفعہ 33 کے ضمن (8) کے تحت معاوضہ کی ادائیگی؛

(د) دفعہ 44 کے ضمن (1) کے تحت ایکٹ کی توضیعات کے مدت وار معائنے کا طریقہ۔

(3) اس ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ اس کے بنائے جانے کے بعد جس قدر جلدی ہو سکے تیس دن کی مجموعی مدت تک پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا اور یہ مدت ایک ہی اجلاس یا دو یا دو سے زیادہ یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں پر مشتمل ہو سکتی ہے اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا اجلاسوں کے فوراً بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے پہلے دونوں ایوان اس قاعدے میں کسی قسم کی ردوبدل کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ یہ قاعدہ نہیں بنانا چاہیے تو اس کے بعد قاعدہ ایسی ردوبدل کی گئی صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہیں رکھے گا، جیسی بھی صورت ہو، تاہم، ایسی کوئی ردوبدل یا کالعدمی اُس قاعدے کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہیں پہنچائے گی۔

مشکلات رفع کرنے کا اختیار۔ 46۔ (1) اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے میں کوئی مشکل پیدا ہو جائے تو مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں شائع شدہ حکم نامہ کی رو سے ایسی توضیعات بنائے گی، جو اس ایکٹ کی توضیعات کے متناقض نہ ہوں جیسا کہ اُسے مشکل رفع کرنے کے لیے ضروری یا قرین مصلحت معلوم ہوں:

لیکن شرط یہ کہ ایسا کوئی حکمنامہ اس ایکٹ کے نفاذ سے دو سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد نہیں بنایا جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت بنائے گئے ہر حکم نامہ کو اس کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلدی ممکن ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔

فہرست بند

[دفعہ 2(ج)ملاحظہ ہو]

ذیل کے تحت تشکیل شدہ مسلح افواج اور حفاظتی دستے۔

(الف) ہوائی فوج ایکٹ، 1950(45بابت1950)

(ب) فوج ایکٹ، 1950(46بابت1950)

(ج) آسام رائفلز ایکٹ، 2006(47بابت2006)

(د) بمبئی ہوم گارڈ ایکٹ، 1947(3بابت1947)

(ھ) سرحدی حفاظتی جمعیت ایکٹ، 1968(47بابت1968)

(و) مرکزی صنعتی حفاظتی جمعیت ایکٹ، 1968(50بابت1968)

(ز) مرکزی ریزرپولیس جمعیت ایکٹ، 1949(66بابت1949)

(ح) ساحلی محافظ ایکٹ، 1978(30بابت1978)

(ط) دہلی مخصوص پولیس ادارہ ایکٹ، 1946(25بابت1946)

(ی) بھارت۔تبت سرحدی پولیس جمعیت ایکٹ، 1992(35بابت1992)

(ک) بحری فوج ایکٹ، 1957(62بابت1957)

(ل) قومی تفتیشی ایجنسی ایکٹ، 2008(34بابت2008)

(م) قومی حفاظتی گارڈ ایکٹ، 1986(47بابت1986)

(ن) ریلوے حفاظتی جمعیت ایکٹ، 1957(23بابت1957)

(س) سشستر سیمابل ایکٹ، 2007(53بابت2007)

(ع) خصوصی حفاظتی گروپ ایکٹ، 1988(34بابت1988)

(ف) علاقائی فوج ایکٹ، 1948 (56 بابت 1948)

(ص) ریاست کے سول اختیارات میں معاونت کے لیے اور اندرونی فسادات کے دوران یا دیگر طور پر بشمول مسلح جمعیتوں کے جیسا کہ مسلح افواج (خصوصی اختیارات) ایکٹ، 1958 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) میں تعریف کی گئی ہے، مامور کرنے کے لیے بااختیار ریاستی قوانین کے تحت تشکیل شدہ ریاستی پولیس جمعیت (بشمول مسلح کانسٹبولری)۔

بھارت کے صدر نے دی پروٹیکشن آف چلڈرن فروم سیکسُوَل آفینسز ایکٹ، 2012 کے اردو ترجمے کو مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لیے مجاز کردیا ہے۔

سکریٹری، حکومت بھارت۔

The Urdu Text of the Protection of Children from Sexual Offences Act, 2012 has been authorized for its publication in the official gazette by President of India under clause (a) of Section 2 of the Authoritative Text (Central Laws) Act, 1973.

Secretary to the Government of India.

پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی ایکٹ، 2013

نمبر 23 بابت سال 2013

[18 ستمبر، 2013]

ایکٹ، تاکہ پنشن فنڈ کے قیام، ترقی اور انضباط کے ذریعہ پیرانہ سالہ آمدنی کی ضمانت کو فروغ دینے کے لیے اتھارٹی قائم کرنے، پنشن فنڈ کی اسکیموں میں چندہ دہندگان کے مفاد کے تحفظ اور اس سے منسلک یا اس کے ضمنی اُمور کے لیے توضیع کی جائے۔

پالیمنٹ جمہوریہ بھارت کے باسٹھویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:—

باب - I

ابتدائیہ

مختصر نام، وسعت اور نفاذ۔ 1۔ (1) اس ایکٹ کو پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی ایکٹ، 2013 کہا جائے گا۔

(2) یہ پورے بھارت پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) یہ ایسی تاریخ پر نافذ العمل ہوگا جو کہ مرکزی حکومت سرکاری گذٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے:

مگر شرط یہ کہ اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جاسکیں گی اور اس ایکٹ کے نفاذ کے لیے کسی ایسی توضیع کے کسی حوالے کو اس توضیع کے نافذ العمل ہونے کے حوالہ سے تعبیر کیا جائے گا۔

تعریفات۔ 2۔ اس ایکٹ میں بجز اس کے کہ سیاق عبارت سے دیگر طور پر مطلوب ہو،—

(الف) ''اتھارٹی'' سے دفعہ 3 کے ضمن (1) کے تحت قائم شدہ پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی مراد ہے؛

(ب) ''ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی'' سے دفعہ 27 کے تحت رجسٹر شدہ ایسی ایجنسی مراد ہے جو اسکیموں میں چندہ دینے والوں کا ریکارڈ رکھنے، حساب رکھنے، انتظام کرنے اور گاہک خدمات کے کارہائے منصبی انجام دے؛

(ج) ''چیئرپرسن'' سے اتھارٹی کا چیئرپرسن مُراد ہے؛

(د) ''دستاویز'' میں کسی بھی شے پر حروف، ہندسوں یا نشانات کے ذریعے سے ذریعۂ وسائل یا ان میں سے ایک سے زائد ذرائع وسائل سے مطبوعہ یا الیکٹرانک نسخہ میں تحریر کردہ، اظہار کردہ یا بیان کردہ کوئی بھی عبارت شامل ہوگی جو عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی یا قومی پنشن نظام سے منسلک کسی اتھارٹی یا درمیانہ دار یا دیگر کسی اکائی کے ذریعے اس عبارت کو ریکارڈ کرنے کی غرض سے استعمال کیا جانا مقصود ہو یا استعمال کیا جائے؛

(ہ) ''انفرادی پنشن کھاتہ'' سے قومی پنشن نظام کے تحت قیود و شرائط کا تعین کرنے والے معاہدے کے ذریعے تحریر کردہ چندہ دہندہ کا کھاتہ مُراد ہے؛

(و) ''عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی'' سے قرارداد نمبر F. No. 5/7/2003-ECB&PR تاریخ 10 اکتوبر 2003 اور F.No.1(6)/2007-PR تاریخ 14 نومبر، 2008 کے تحت مرکزی حکومت کے ذریعے قائم کی گئی عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی مُراد ہے؛

(ز) ''درمیانہ دار'' میں پنشن فنڈ ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، قومی پنشن نظام ٹرسٹ، پنشن فنڈ صلاح کار، سبکدوشی کا صلاح کار، نقطہ وجود اور دیگر ایسا شخص یا اکائی شامل ہے جو زرکثیر جمع کرنے، انصرام کرنے، ریکارڈ رکھنے یا تقسیم کرنے کے ساتھ منسلک ہو؛

(ح) ''رکن'' سے اتھارٹی کا رکن مراد ہے اور اس میں چیئرپرسن بھی شامل ہے؛

(ط) ''قومی پنشن نظام'' سے دفعہ 20 میں محولہ شراکتی پنشن مُراد ہے جس سے نقطہ ہائے وجود، ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی اور پنشن فنڈوں کے نظام، جس کی ضوابط کے ذریعے صراحت کی جائے، کا استعمال کرتے ہوئے چندہ دہندگان سے چندے حاصل کیے جاتے ہیں اور انفرادی پنشن کھاتے میں جمع کیے جاتے ہیں؛

(ی) ''قومی پنشن نظام ٹرسٹ'' سے مجلس امناء مُراد ہے جو چندہ دہندگان کے اثاثوں کو ان کے فائدے کے لیے اپنے پاس رکھتے ہیں؛

(ک) ''اطلاع نامہ'' سے سرکاری گزٹ میں شائع کردہ اطلاع نامہ مُراد ہے؛

(ل) ''پنشن فنڈ'' سے درمیانہ دار مُراد ہے جس کو چندے وصول کرنے، ان کو جمع کرنے اور چندہ دہندگان میں ایسے طریقے میں جیسا کہ ضوابط کے ذریعے صراحت کی جائے، ادائیگی کرنے کے لیے پنشن فنڈ کے طور پر اتھارٹی کے ذریعے دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت رجسٹریشن کی سند عطا کی گئی ہو؛

(م) ''پنشن انضباطی اور ترقیاتی فنڈ'' سے دفعہ 40 کے ضمن (1) کے تحت تشکیل شدہ فنڈ مراد ہے؛

(ن) ''نقطۂ وجود'' سے دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت نقطۂ وجود کے طور پر رجسٹر شدہ درمیانہ دار مُراد ہے جو فنڈوں کی وصولی اور منتقلی اور ہدایت جاری کرنے اور فنڈوں میں سے ادائیگی کرنے کی اغراض کے لیے ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی کے ساتھ الیکٹرانک رابطہ سازی کے قابل ہو؛

(س) ''مقررہ'' سے اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے مقررہ مراد ہے؛

(ع) ''منضبط اثاثے'' سے اثاثے اور مادّی وغیر مادّی دونوں جائیدادیں جو ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی کی ملکیت میں ہوں، پٹے پر دی گئی ہوں یا فائدہ مند بنائی گئی ہوں اور دیگر حقوق جو اس سے وابسطہ ہوں، مراد ہیں؛

(ف) ''ضوابط'' سے اس ایکٹ کے تحت اتھارٹی کے ذریعے بنائے گئے ضوابط مُراد ہیں؛

(ص) ''اسکیم'' سے اس ایکٹ کے تحت اتھارٹی کے ذریعے منظور شدہ پنشن فنڈ کی اسکیم مراد ہے؛

(ق) ''کفالت اپیلی ٹربیونل'' سے بھارتی کفالتیں ومبادلہ بورڈ ایکٹ، 1992 کی دفعہ 15 ک کے ضمن (1) کے تحت قائم شدہ کفالت اپیلی ٹربیونل مُراد ہے،

(ر) ''چندہ دہندہ'' میں وہ شخص شامل ہے جو پنشن فنڈ اسکیم میں چندہ جمع کرتا ہو؛

(ش) ''چندہ دہندہ تعلیم وتحفظ فنڈ'' سے دفعہ 41 کے ضمن (1) کے تحت تشکیل شدہ فنڈ مراد ہے؛

(ت) ''ٹرسٹی بینک'' سے بینک کاری کمپنی مُراد ہے، جیسا کہ بینک کاری ضابطہ بندی ایکٹ، 1949ء میں تعریف کی گئی ہے۔

(2) اس ایکٹ میں استعمال شدہ لیکن غیر تعریف شدہ الفاظ اور اصطلاحات کے، جن کی—

(i) بیمہ ایکٹ، 1938؛

(ii) کمپنی ایکٹ، 1956؛

(iii) ضمانتی معاہدات (ضابطہ بندی) ایکٹ، 1956؛ اور

(iv) بھارتی کفالتیں اور مبادلہ بورڈ ایکٹ، 1992

میں تعریف کی گئی ہے، بالترتیب وہی معنی ہوں گے جو ان کو اُن ایکٹوں میں تفویض کیے گئے ہیں۔

باب - II

پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی

اتھارٹی کی تشکیل اور قیام۔ 3۔ (1) ایسی تاریخ سے جیسا کہ مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے اس ایکٹ کی اغراض کے لیے پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے نام سے موسوم ایک اتھارٹی قائم کی جائے گی۔

(2) اتھارٹی متذکرہ بالا نام سے ایک سند یافتہ جماعت ہوگی جس کا دائمی تسلسل ہوگا اور ایک مشترکہ مہر ہوگی اور اس ایکٹ کی توضیعات کے تابع اسے منقولہ و غیر منقولہ دونوں جائیدادیں حاصل کرنے، پاس رکھنے اور نپٹارہ کرنے اور معاہدہ کرنے کا اختیار حاصل ہوگا اور مذکورہ نام سے دعویٰ کرے گی اور اس کے خلاف دعویٰ ہوگا۔

(3) اتھارٹی کا صدر دفتر قومی خطہ راجدھانی منصوبہ بندی بورڈ ایکٹ، 1985 کی دفعہ 2 کے فقرہ (و) میں محولہ قومی خطہ راجدھانی میں ہوگا۔

(4) اتھارٹی، بھارت میں دیگر جگہوں پر دفاتر قائم کرسکے گی۔

اتھارٹی کی بناوٹ۔ 4۔ اتھارٹی مندرجہ ذیل اراکین پر مشتمل ہوگی، یعنی:—

(الف) چیئر پرسن؛

(ب) تین کل وقتی اراکین؛ اور

(ج) تین جز وقتی اراکین،

جو مرکزی حکومت کے ذریعے اقتصادیات یا مالیات یا قانون میں علمیت اور مہارت رکھنے والے قابل، دیانتدار اور باحیثیت اشخاص میں سے مقرر کیے جائیں گے جن میں ہر ایک شعبہ سے کم سے کم ایک شخص ہوگا۔

اتھارٹی کے چیئر پرسن اور اراکین کی میعاد عہدہ اور شرائط ملازمت۔ 5۔ (1) چیئر پرسن اور ہر ایک کل وقتی رکن اس تاریخ سے پانچ سال کی مُدت کے لیے عہدہ پر فائز رہے گا جس پر اُس نے اپنا عہدہ سنبھال لیا ہو اور دوبارہ تقرری کے لیے اہل ہوگا:

مگر شرط یہ ہے کہ کوئی بھی شخص 65 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد بحیثیت چیر پرسن عہدہ پر فائز نہیں رہے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ کوئی بھی شخص 62 سال کی عمر کو پہنچنے کے بعد بحیثیت کل وقتی رُکن عہدہ پر فائز نہیں رہے گا۔

(2) جز وقتی رُکن اس تاریخ سے پانچ سال سے تجاوز نہ کرنے والی مدت کے لیے عہدہ پر فائز رہے گا جس پر اُس نے اپنا عہدہ سنبھال لیا ہو۔

(3) جز وقتی اراکین کے علاوہ، اراکین کے قابل ادا مشاہرے اور الاؤنسز اور ملازمت کی دیگر قیود و شرائط ایسی ہوں گی جیسا کہ صراحت کی جا سکے۔

(4) جز وقتی اراکین ایسے الاؤنسز حاصل کریں گے جیسا کہ صراحت کی جا سکے۔

(5) رُکن کا مشاہرہ، الاؤنسز اور ملازمت کی دیگر شرائط اس کی تقرری کے بعد اس کے نقصان کے لیے تبدیل نہیں کیے جائیں گے۔

(6) ضمن (1) یا ضمن (2) میں درج کسی امر کے باوجود، رکن—

(الف) مرکزی حکومت کو کم سے کم تیس دنوں کا تحریری نوٹس دیتے ہوئے اپنا عہدہ چھوڑ سکے گا؛ یا

(ب) دفعہ 6 کی توضیعات کی مطابقت میں اپنے عہدے سے ہٹایا جا سکے گا۔

اراکین کو عہدہ سے ہٹادینا۔ 6۔ (1) مرکزی حکومت، چیئر پرسن یا کسی دیگر رکن کو عہدہ سے ہٹا سکے گی، جو—

(الف) دیوالیہ ہے یا کسی بھی وقت دیوالیہ قرار دیا گیا ہو؛ یا

(ب) جسمانی یا ذہنی طور پر رکن کی حیثیت سے کام کرنے کے لیے نااہل بن گیا ہو؛ یا

(ج) کسی ایسے جرم میں سزایاب ہوا ہو جو مرکزی حکومت کی رائے میں اخلاقی گراوٹ پر مشتمل ہے؛ یا

(د) ایسا مالی یا دیگر مفاد حاصل کرے جس سے بحیثیت رکن اس کے کارہائے منصبی کا مضرت رساں طور پر متاثر ہونے کا احتمال ہو؛ یا

(ہ) اپنے عہدہ کا اس طرح بیجا استعمال کرے کہ اس کا عہدہ پر برقرار رہنا مفاد عامہ کے لیے ضرر رساں ہو۔

(2) کسی بھی ایسے چیئرپرسن یا دیگر رُکن کو ضمن (1) کے فقرہ (ج) یا فقرہ (ہ) کے تحت عہدہ سے ہٹایا نہیں جائے گا بجز اس کے کہ اس کو معاملے میں سنے جانے کا معقول موقع دیا گیا ہو۔

اراکین کی آئندہ ملازمت پر پابندی۔ 7۔ (1) چیئرپرسن اور کل وقتی اراکین مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے بغیر، اس تاریخ سے دو سال کی مدت کے لیے جس پر وہ ایسی حیثیت سے عہدے پر فائز رہنے سے دست بردار ہوئے ہوں بذیل تسلیم نہیں کریں گے—

(الف) مرکزی حکومت کے تحت یا کسی ریاستی حکومت کے تحت کوئی ملازمت؛ یا

(ب) شعبہ پنشن میں کسی منضبط اکائی میں کوئی تقرری۔

(2) عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کا چیئرپرسن اور کل وقتی اراکین اس ایکٹ کے نفاذ سے قبل ایسی حیثیت سے عہدے پر فائز رہتے ہوئے ایسے نفاذ پر اور ایسے نفاذ کے بعد مرکزی حکومت کی سابقہ منظوری کے بغیر، اُس تاریخ سے دو سال کی مدت کے لیے جس پر وہ ایسی حیثیت سے عہدے پر فائز رہنے سے دست بردار ہوئے ہوں، شعبہ پنشن میں کسی منضبط اکائی میں سے کسی تقرری کو تسلیم نہیں کریں گے۔

چیئرپرسن کے انتظامی اختیارات۔ 8۔ چیئرپرسن کو اتھارٹی کے تمام انتظامی امور کی نسبت عام نگرانی اور ہدایات دینے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔

اتھارٹی کے اجلاس۔ 9۔ (1) اتھارٹی ایسے اوقات اور ایسی جگہوں پر اجلاس کرے گی اور اپنے اجلاسوں میں، کام کاج کے سلسلے میں (ایسے اجلاسوں میں کورم کے بشمول) طریق کار کے ایسے قواعد کا مشاہدہ کرے گی جیسا کہ ضابطوں کے ذریعے توضیع کی جائے۔

(2) چیئرپرسن یا، اگر کسی وجہ سے وہ اتھارٹی کے اجلاس میں شرکت کرنے کا اہل نہ ہو تو اجلاس میں موجود ارکان میں سے چنا گیا کوئی بھی دیگر رُکن اجلاس کی صدارت کرے گا۔

(3) تمام مسائل جو اتھارٹی کے کسی بھی اجلاس کے سامنے آتے ہیں، کا فیصلہ موجود اور رائے دہندہ اراکین کے اکثریتی ووٹوں کے ذریعے کیا جائے گا اور ووٹوں کے مساوی ہونے کی صورت میں چیئرپرسن یا اس کی غیر موجودگی میں صدارت کرنے والے شخص کو دوسرا یا فیصلہ کن ووٹ حاصل ہوگا۔

(4) اگر کوئی رُکن، جو کسی کمپنی کا ڈائرکٹر ہو اور جو ایسے ڈائرکٹر کی حیثیت سے اتھارٹی کے اجلاس میں زیرِ بحث آئے کسی معاملے میں بلا واسطہ یا بلواسطہ کوئی مالی مفاد رکھتا ہو تو وہ، جب متعلقہ حالات اس کی علمیت میں آ جائیں، جتنی جلدی ہو سکے ایسے اجلاس میں اپنے مفاد کا انکشاف کرے گا اور ایسے انکشاف کو اتھارٹی کی کارروائی میں ریکارڈ کیا جائے گا اور رکن اس معاملے کی نسبت اتھارٹی کے کسی بھی بحث و مباحثہ یا فیصلہ میں حصہ نہیں لے گا۔

خالی اسامیاں وغیرہ اتھارٹی کی کارروائی کو ناجائز نہیں بنائیں گی۔ 10۔ اتھارٹی کا کوئی بھی فعل یا کارروائی محض حسب ذیل وجہ سے ناجائز نہیں ہوں گی—

(الف) اتھارٹی میں کوئی خالی اسامی ہے یا اس کی تشکیل میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ب) اتھارٹی کے رکن کی حیثیت سے کام کرنے والے شخص کی تقرری میں کوئی نقص ہے؛ یا

(ج) اتھارٹی کے طریق کار میں کوئی بے قاعدگی ہے جو نفس معاملہ کو متاثر نہ کرے۔

اتھارٹی کے افسران اور ملازمین۔ 11۔ (1) اتھارٹی ایسے افسران اور دیگر ملازمین کو مقرر کر سکے گی جیسا کہ وہ اس ایکٹ کے تحت اس کے کارہائے منصبی کی موثر انجام دہی کے لیے ضروری سمجھے۔

(2) ضمن (1) کے تحت مقرر کیے گئے اتھارٹی کے افسران اور دیگر ملازمین کی ملازمت کی قیود و شرائط ایسی ہوں گی جیسا کہ ضوابط کے ذریعے متعین کی جائیں۔

باب - III

وسعت اور اطلاق

وسعت اور اطلاق۔ 12۔ (1) اس ایکٹ کا اطلاق مندرجہ ذیل پر ہو گا—

(الف) قومی پنشن نظام؛

(ب) دیگر کوئی پنشن اسکیم جو دیگر کسی وضع قانون کے ذریعے منضبط نہ ہو۔

(2) فقرہ (ب) میں محولہ ہر پنشن اسکیم ایسے وقت کے اندر اتھارٹی کے ذریعے بنائے گئے ضوابط کی تعمیل کرے گی جیسا کہ ضوابط میں صراحت کی جا سکے۔

(3) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود اس ایکٹ کی توضیعات کا اطلاق مندرجہ ذیل پر ہوگا—

(الف) حسب ذیل کے تحت اسکیمیں اور فنڈ—

(i) کوئلہ کان پراویڈنٹ فنڈ اور متفرق توضیعات ایکٹ، 1948؛

(ii) ملازمین پراویڈنٹ فنڈ اور متفرق توضیعات ایکٹ، ;1952

(iii) جہاز رانی پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ، 1966؛

(iv) آسام چائے کاشت پراویڈنٹ فنڈ اور پنشن فنڈ اسکیم ایکٹ، 1955؛ اور

(v) جموں و کشمیر ملازمین پراویڈنٹ فنڈ ایکٹ، 1961؛

(ب) بیمہ ایکٹ، 1938 کی دفعہ 2 کے ضمن (11) میں محولہ معاہدے؛

(ج) کوئی دیگر پنشن اسکیم جسے مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کے اطلاق سے مستثنیٰ کر سکے؛

(د) آل انڈیا سروسز ایکٹ، 1951 کی دفعہ 2 الف کے تحت تشکیل شدہ آل انڈیا سروس یا یونین کے امور سے متعلق سرکاری ملازمت میں جنوری 2004 کے پہلے دن سے قبل تعینات شدہ اشخاص؛

(ہ) ایسی ریاست یا ایسے مرکزی علاقہ، جیسا کہ مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے صراحت کرے، کے امور سے متعلق سرکاری ملازمت میں تعینات اشخاص۔

(4) ضمن (3) میں درج کسی امر کے باوجود، کوئی بھی ریاستی حکومت یا ناظم مرکزی علاقہ، اطلاع نامہ کے ذریعے قومی پنشن نظام کی توسیع اپنے ملازموں پر کر سکتی ہے۔

(5) ضمن (3) کے فقرہ (ج) میں درج کسی امر کے باوجود، مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کے اطلاق کی توسیع کسی دیگر پنشن اسکیم [ضمن (3) کے فقرہ (ج) کے تحت مستثنیٰ اور مشتہر کسی دیگر پنشن اسکیم کے بشمول] پر کر سکتی ہے۔

(6) ضمن (3) میں محولہ کسی اسکیم یا فنڈ کے تابع کوئی شخص اپنی مرضی سے قومی پنشن نظام میں بھی شامل ہو سکتا ہے۔

باب - IV

عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے اثاثوں، ذمہ داریوں وغیرہ کی منتقلی۔

عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے اثاثوں، ذمہ داریوں وغیرہ کی منتقلی۔ 13۔ (1) پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے قائم ہونے کی تاریخ پر اور قائم ہونے کی تاریخ سے،—

(الف) عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے تمام اثاثے اور ذمہ داریاں اتھارٹی کو منتقل اور اتھارٹی میں مرکوز ٹھہرائے جائیں گے؛

تشریح۔ عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے اثاثوں میں تمام حقوق اور اختیارات، تمام جائیدادیں چاہے منقولہ یا غیر منقولہ خاص کر زر نقدی رقوم، جمع کھاتے اور تمام دیگر سود اور اختیارات جو ایسی جائیدادوں میں یا میں سے حاصل ہوتے ہیں جیسا کہ عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے قبضے میں ہو شامل متصور کیے جائیں گے اور اس سے متعلق تمام کھاتے، دیگر دستاویزات اور ذمہ داریوں میں تمام قرضہ جات، ذمہ داریاں اور کسی بھی قسم کے وجوب شامل متصور ہوں گے۔

(ب) فقرہ (الف) کی توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر، اُس تاریخ سے عین قبل عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے ذریعے، کے لیے، کے ساتھ، مذکورہ انضباطی اتھارٹی کے لیے یا کی نسبت اغراض کے لیے اٹھائے گئے تمام قرضے، وجوب اور ذمہ داریاں، طے شدہ تمام معاہدے یا انجام دیے جانے والے تمام معاملات اور اُمور کو اتھارٹی کے ذریعے، کے ساتھ یا کے لیے اُٹھائے گئے، طے کیے گئے یا انجام دیے جانے والے متصور کیے جائیں گے؛

(ج) اس تاریخ سے عین قبل عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کی تمام واجب الاداءنقدی رقوم اتھارٹی کو واجب الادا متصور کی جائیں گی؛

(د) اس تاریخ سے عین قبل عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے ذریعے یا اس کے خلاف دائر کیے گئے یا جو اس کے ذریعے یا اس کے خلاف دائر ہو سکتے ہیں، تمام مقدمات یا دیگر قانونی کارروائیاں اتھارٹی کے ذریعے یا اس کے خلاف جاری رہیں گے یا دائر کیے جاسکیں گے۔

باب - V

اتھارٹی کے فرائض، اختیارات اور کارہائے منصبی

اتھارٹی کے فرائض، اختیارات اور کارہائے منصبی۔ 14۔ (1) اس ایکٹ اور فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کی توضیعات کے تابع قومی پنشن نظام اور پنشن اسکیموں، جن پر اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے، کو منضبط کرنے، فروغ دینے اور ان کی باقاعدہ ترقی کو یقینی بنانے اور ایسے نظام اور ایسی اسکیموں میں چندہ دھندگان کے مفادات کو تحفظ دینے کا فرض اتھارٹی کا ہوگا۔

(2) ضمن (1) میں درج توضیعات کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، اتھارٹی کے اختیارات اور کارہائے منصبی میں مندرجہ ذیل شامل ہوگا—

(الف) قومی پنشن نظام اور پنشن اسکیموں، جن پر اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے، کو منضبط کرنا؛

(ب) اسکیموں اور ان کی قیود و شرائط کو منظوری دینا اور پنشن فنڈوں کے مکمل مجموعے کے انصرام کے لیے اصول طے کرنا جس میں ایسی اسکیموں کے تحت سرمایہ کاری کے رہنما خطوط شامل ہوں؛

(ج) درمیانہ داروں کو رجسٹر کرنا اور منضبط کرنا؛

(د) کسی درمیانہ دار کی عرضی پر رجسٹریشن کی سند عطا کرنا اور ایسے رجسٹریشن کو جدید بنانا، تبدیل کرنا، واپس لینا، معطل کرنا یا منسوخ کرنا؛

(ہ) چندہ دہندگان کے مفادات کو ذریعے بذیل تحفظ دینا—

(i) پنشن فنڈ کی مختلف اسکیموں، جن پر اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے، میں چندہ دہندگان کے حصہ رسدی کی حفاظت کو یقینی بنانا؛

(ii) اس بات کو یقینی بنانا کہ قومی پنشن نظام کے تحت درمیانہ داری اور دیگر عملیاتی خرچے کفایتی اور معقول ہیں؛

(و) چندہ دہندگان کی شکایات کے ازالہ کے لیے ضوابط کے ذریعے طے کیے جانے والا میکانزم قائم کرنا؛

(ز) پنشن نظام سے منسلک پیشہ ورانہ تنظیموں کو فروغ دینا؛

(ح) درمیانہ داروں کے مابین اور درمیانہ داروں اور چندہ دہندگان کے مابین تنازعات کا تصفیہ کرنا؛

(ط) ڈاٹا جمع کرنا اور درمیانہ داروں سے ایسے ڈاٹا کو جمع کرنے کا مطالبہ کرنا اور مطالعات، تحقیق اور پروجیکٹوں کا ذمہ لینا اور انھیں شروع کرنا؛

(ی) چندہ دہندگان اور عوام الناس کو پنشن، سبکدوشی بچتوں اور اس سے وابستہ معاملات سے متعلق باخبر کرنے کے لیے اور درمیانہ داروں کی تربیت کے لیے اقدامات اُٹھانا؛

(ک) پنشن فنڈوں کی کارکردگی اور کارکردگی بینچ مارکس سے متعلق جانکاری مشتہر کرنے کو معیاری بنانا؛

(ل) منضبط اثاثوں کی ضابطہ بندی؛

(م) اس ایکٹ کے اغراض کو روبہ عمل لانے کے لیے فیس یا دیگر خرچے عائد کرنا؛

(ن) ضابطوں کے ذریعے شکل اور طریقہ کی صراحت کرنا جس میں درمیانہ داروں کے ذریعہ حسابات مرتب کیے جائیں گے اور حسابات کا گوشوارہ پیش کیا جائے گا؛

(س) درمیانہ داروں اور پنشن فنڈوں سے منسلک دیگر اکائیوں یا تنظیموں سے معلومات طلب کرنا، جانچ کرنا، تفتیش کرنا اور آڈٹ کے بشمول چھان بین کرنا؛

(ع) ایسے دیگر اختیارات کا استعمال کرنا اور کارہائے منصبی انجام دینا جیسا کہ مقرر کیے جائیں۔

(3) فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے باوجود ضمن (2) کے فقرہ (س) کے تحت اختیارات کا استعمال کرتے وقت اتھارٹی کو مندرجہ ذیل امور کی نسبت وہی اختیارات حاصل ہوں گے جو کہ مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت مقدمہ کی سماعت کرنے کے دوران دیوانی عدالتوں میں مرکوز ہیں، یعنی—

(i) ایسی جگہ اور ایسے وقت پر جیسا کہ اتھارٹی کے ذریعے صراحت کی جاسکے، بہی کھاتوں اور دیگر دستاویزات کی دریافت اور پیش سازی؛

(ii) اشخاص کو طلب کرنا اور حاضری کو یقینی بنانا نیز ان کا حلف پر بیان لینا؛

(iii) دفعہ 26 میں محولہ کسی شخص یا درمیانہ دار کے کسی کھاتے، رجسٹر یا دیگر دستاویز کا کسی بھی جگہ معائنہ کرنا؛

(iv) گواہان کے بیان یا دستاویزات کے ملاحظہ کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(v) دیگر کوئی معاملہ جس کی صراحت کی جاسکے۔

(4) ضمنات (1)، (2) اور (3) اور دفعہ 16 میں درج توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر، اتھارٹی تحریری طور پر ریکارڈ کی جانے والی وجوہات کی بنا، پر تحقیقات یا جانچ کے زیر التواء حکم نامے کے ذریعے چندہ دہندگان کے مفادات کے لیے مندرجہ ذیل میں سے کوئی بھی اقدام اُٹھا سکے گی، یعنی۔۔۔

(i) کسی بھی اسکیم میں شمولیت کرنے سے اشخاص کو روک لینا؛

(ii) درمیانہ دار کے کسی عہدہ دار کو اس طرح کام کرنے سے روک لینا؛

(iii) زیرِ تفتیش کسی سرگرمی کی نسبت اسکیم کے تحت آمدنی کو روک لینا اور اپنی تحویل میں رکھنا؛

(iv) اس ایکٹ کی توضیعات میں سے کسی توضیع یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کی خلاف ورزی میں کسی بھی طریقے سے ملوث کسی درمیانہ دار یا اسکیم سے منسلک کسی بھی شخص کے ایک یا ایک سے زائد بینک کھاتے یا بینک کھاتوں کو جوڈیشل مجسٹریٹ درجہ اول جو اختیار سماعت رکھتا ہو، کی منظوری کے لیے دی گئی درخواست اس کے ذریعہ صادر کرنے کے بعد ایسی مدت کے لیے جو ایک ماہ سے تجاوز نہ کرے، قرق کرنا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ کی توضیعات کے یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کی خلاف ورزی میں صریحاً ملوث آمدنی سے متعلق صرف بینک کھاتہ یا کھاتے یا اس میں درج شدہ کسی لین دین کو قرق کرنے کی اجازت دی جائے گی۔

(v) کسی درمیانہ دار یا کسی بھی طریقے سے اسکیم سے منسلک کسی بھی شخص کو کسی اثاثہ جو زیرِ تفتیش کسی سرگرمی کا حصہ ہو، کا نپٹارہ نہ کرنے یا منتقل نہ کرنے کی ہدایت دینا:

مگر شرط یہ کہ اتھارٹی اس دفعہ کے تحت ایسے احکام صادر کرنے سے قبل یا اس کے بعد ایسے درمیانہ داروں یا متعلقہ اشخاص کو سنوائی کا موقع دے گی۔

ہدایات جاری کرنے کا اختیار۔ 15۔ بجز اس کے کہ دفعہ 14 میں دیگر طور پر توضیع کی گئی ہو، اگر جانچ کرنے یا کروانے کے بعد اتھارٹی مطمئن ہو کہ یہ ضروری ہے کہ،۔۔۔

(i) چندہ دہندگان کے مفادات یا قومی پنشن نظام یا پنشن اسکیم جس پر اس ایکٹ کا اطلاق ہوتا ہے، کی باقاعدہ ترقی ہو؛ یا

(ii) کسی درمیانہ دار یا دفعہ 27 میں محولہ دیگر اشخاص یا اکائیوں کے امور کو ایسے طریقے میں چلائے جانے سے روکا جائے جس سے چندہ دہندگان کے مفادات کو ضرر پہنچے؛ یا

(iii) کسی ایسے درمیانہ دار یا شخص یا اکائی کا مناسب انتظام حاصل کیا جائے،

تو یہ ایسے درمیانہ داروں یا دفعہ 27 میں محولہ یا پنشن فنڈ سے منسلک اکائیوں یا شخص یا اشخاص کی جماعت کو ایسی ہدایت جاری کر سکے گی جیسا کہ وہ مناسب سمجھے:

مگر شرط یہ کہ اتھارٹی یا تو احکام صادر کرنے سے پہلے یا اس کے بعد ایسے درمیانہ داروں، اکائیوں یا متعلقہ شخص یا اشخاص کو سنوائی کا موقع دے گی۔

تفتیش کا اختیار۔ 16۔(1) جہاں اتھارٹی کو باور کرنے کے لیے معقول بنیاد ہو کہ —

(الف) پنشن فنڈ کی سرگرمیوں کو ایسے طریقے سے چلایا جا رہا ہے جو چندہ دہندگان کے مفادات کے لیے مضرت رساں ہیں؛ یا

(ب) کسی درمیانہ دار یا پنشن فنڈ کی اسکیموں سے منسلک کسی شخص نے اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط یا اتھارٹی کے ذریعے جاری کردہ ہدایات میں سے کسی کی خلاف ورزی کی ہے،

تو یہ تحریری طور پر حکم نامہ کے ذریعے، حکم نامہ میں مصرحہ کسی شخص (جس کا بعدازاں اس دفعہ میں تفتیشی اتھارٹی کی حیثیت سے حوالہ دیا جائے گا) کو ایسے درمیانہ دار یا پنشن فنڈ سے منسلک ایسے اشخاص کے امور کی تفتیش کرنے اور اس کی رپورٹ اتھارٹی کو پیش کرنے کی ہدایت دے گی۔

(2) کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعات 235 تا 241 میں درج توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر، کمپنی کی صورت میں، کمپنی کے ہر ایک منیجر، منتظم، ڈائرکٹر، افسر یا دیگر ملازم اور ہر ایک درمیانہ دار یا دفعہ 27 میں محولہ اشخاص یا اکائی یا پنشن فنڈ سے منسلک ہر ایک شخص پر یہ فرض ہوگا کہ وہ کمپنی کے یا اس سے متعلق، یا جیسی بھی صورت ہو، درمیانہ دار یا ایسے شخص یا اس سے متعلق تمام بہی کھاتے، رجسٹر یا دیگر دستاویزات اور ریکارڈ جو اُن کی تحویل یا اختیار میں ہوں، کو محفوظ رکھے اور تفتیشی اتھارٹی یا اس سلسلے میں اس کے ذریعے مجاز کردہ کسی شخص کو پیش کریں۔

(3) تفتیشی اتھارٹی کسی درمیانہ دار یا کسی بھی طریقے سے پنشن فنڈ سے منسلک کسی شخص یا اکائی کو ایسی اطلاع فراہم کرنے کے لیے یا ایسے بہی کھاتے، دیگر دستاویزات یا ریکارڈ اُس کے یا اس سلسلے میں اس کے ذریعے مجاز کردہ کسی شخص کے سامنے پیش کرنے کے لیے طلب کر سکتی ہے، جیسا کہ وہ ضروری سمجھے اگر ایسی اطلاع فراہم کرنے یا بہی کھاتے، رجسٹر یا دیگر دستاویز یا ریکارڈ اس کی تفتیش کی اغراض کے لیے مناسب یا ضروری ہوں۔

(4) تفتیشی اتھارٹی ضمن (2) یا ضمن (3) کے تحت پیش کردہ کھاتے، رجسٹر، دیگر دستاویزات اور ریکارڈ کو چھ ماہ کے لیے اپنی تحویل میں رکھ سکتی ہے اور اس کے بعد کسی درمیانہ دار یا پنشن فنڈ سے منسلک کسی شخص یا اکائی، جن کے ذریعے یا جن کے لیے کھاتے، رجسٹر، دیگر دستاویزات اور ریکارڈ پیش کیے جا چکے ہوں، کو واپس کرے گی:

مگر شرط یہ کہ تفتیشی اتھارٹی کسی کھاتے، رجسٹر، دیگر دستاویزات اور ریکارڈ کو طلب کر سکتی ہے اگر ان کی دوبارہ ضرورت ہو:

مزید شرط یہ کہ اگر کسی شخص، جس، کی طرف سے کھاتے رجسٹر دیگر دستاویزات اور ریکارڈ پیش کیے گئے ہوں کو تفتیشی اتھارٹی کے روبرو پیش کیے گئے کھاتہ جات، رجسٹر، دیگر دستاویزات یا ریکارڈ کی تصدیق شدہ نقول مطلوب ہوں تو یہ ایسے شخص یا جس کی طرف سے کھاتے، رجسٹر دیگر دستاویزات یا جیسی بھی صورت ہو، ریکارڈ کی تصدیق شدہ نقول دے گی۔

(5) کوئی شخص، جس کو ضمن (1) کے تحت تفتیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہو، کسی درمیانہ دار یا پنشن فنڈ سے منسلک کسی شخص کا، اس کے کام سے متعلق امور کی نسبت کسی بھی طریقے سے حلفاً بیان لے سکے گا اور حسبہ حلف دلا سکے گا اور اس مقصد کے لیے ان میں سے کسی بھی شخص کو اس کے سامنے بہ ذات خود پیش ہونے کی ہدایت دے سکے گا۔

(6) ضمن (5) کے تحت کسی بیان کی یادداشت کو تحریر کیا جائے گا اور بیان دہندہ شخص کو سنایا جائے گا یا اس کے ذریعے پڑھا جائے گا اور اس کے دستخط لیے جائیں گے اور بعد ازاں اس کے خلاف بطور شہادت استعمال کیا جائے گا۔

(7) اگر کوئی شخص بغیر معقول وجہ کے،—

(الف) تفتیشی اتھارٹی یا اس بارے میں اس کے ذریعے مجاز کردہ کسی شخص کے پاس کوئی کھاتہ، رجسٹر، دیگر دستاویز یا ریکارڈ جو ضمن (2) یا ضمن (3) کے تحت فراہم کرنا اس کا فرض ہے، کو فراہم کرنے میں؛ یا

(ب) کوئی اطلاع جو ضمن (3) کے تحت فراہم کرنا اس کا فرض ہے، فراہم کرنے میں؛ یا

(ج) تفتیشی اتھارٹی کے روبرو بذات خود پیش ہونے کے لیے جب ضمن (5) کے تحت ایسا کرنا مطلوب ہو یا کسی سوال، جو مذکورہ ضمن کی مطابقت میں تفتیشی اتھارٹی کے ذریعے اس کو پوچھا جائے، کا جواب دینے میں؛ یا

(د) ضمن (6) میں محولہ کسی بیان کی یادداشت پر دستخط کرنے میں،

ناکام ہوجائے یا انکار کرے تو وہ ایسی مدت کے لیے سزائے قید جس کی توسیع ایک سال تک ہوسکتی ہے یا جرمانہ جس کی توسیع پچیس کروڑ روپے تک ہوسکتی ہے یا دونوں کے لیے سزا کا مستوجب ہوگا اور روز اول کے بعد ہر دن کے لیے جس کے دوران ناکامی یا انکار جاری رہا ہو، مزید جرمانہ جس کی توسیع دس لاکھ روپے تک ہوسکتی ہے، کے لیے سزا کا مستوجب ہوگا۔

تلاشی اور ضبطی۔ 17۔(1) جب اتھارٹی کو، اس کے پاس موجود اطلاع کے نتیجے میں یہ باور کرنے کا یقین ہو کہ ——

(الف) کوئی شخص، جس کو دفعہ 16 کے ضمن (3) کے تحت اُس کے قبضے یا اختیار میں کھاتہ جات، حسابات یا دیگر دستاویزات کو پیش کرنے یا پیش کروائے جانے کی ہدایت دی گئی ہو، ایسے کھاتہ جات، حسابات یا دیگر دستاویزات کو پیش کرنے یا پیش کروائے جانے کو نظر انداز کرے یا ناکام ہوجائے؛ یا

(ب) کوئی شخص، جس کو مذکورہ بالا کھاتہ جات، حسابات یا دیگر دستاویزات کو پیش کرنے کی ہدایت دی گئی ہو یا دی جائے، کھاتہ جات، حسابات یا دیگر دستاویزات جو دفعہ 16 کے ضمن (1) کے تحت تحقیقات کے لیے کار آمد ہوں یا برمحل ہوں، کو پیش نہیں کرے یا پیش نہیں کروائے؛ یا

(ج) کسی درمیانہ دار کے ذریعے اس ایکٹ کی کسی توضیع کی خلاف ورزی کی گئی ہو یا کیے جانے کا احتمال ہو؛ یا

(د) کوئی دعویٰ، جس کو درمیانہ دار کے ذریعے طے کیا جانا واجب ہو، نامنظور ہوا ہو یا ہونے کا احتمال ہو یا معقول رقم سے زائد پر طے کیا گیا ہو؛ یا

(ہ) کوئی دعویٰ، جس کو درمیانہ دار کے ذریعے طے کیا جانا واجب ہو، نامنظور ہوا ہو یا ہونے کا احتمال ہو یا معقول رقم سے کم پر طے کیا گیا ہو؛ یا

(و) کسی درمیانہ دار نے کسی غیر قانونی فیس یا معاوضے کا اہتمام کیا ہو یا اہتمام کا احتمال ہو؛ یا

(ز) کسی درمیانہ دار کے کھاتہ جات، حسابات، کاغذات، رسیدوں، ووچروں، سروے رپورٹوں یا دیگر دستاویزات کو بگاڑنے، جعلی بنانے یا مصنوعی بنانے کا احتمال ہو،

تو یہ اتھارٹی کے کسی بھی افسر، جو حکومت کے گزیٹڈ افسر کے رتبہ سے کم کا نہ ہو، (بعد ازاں مجاز افسر کے طور پر حوالہ دیا جائے گا) کو مجاز کرسکتی ہے کہ ——

(i) کسی عمارت یا جگہ میں داخل ہو جائے اور تلاشی لے جہاں اس کے پاس یہ شک کرنے کی وجہ ہو کہ ایسے کھاتہ جات، حسابات یا دیگر دستاویزات یا کسی دعوے، کٹوتی یا کمیشن سے متعلق کھاتہ جات یا کاغذات یا رسیدوں، ووچروں، رپورٹوں یا دیگر دستاویزات کو رکھا گیا ہے؛

(ii) فقرہ (i) کے تحت تفویض اختیارات کا استعمال کرنے کے کسی صندوق، لاکر، سیف، الماری یا دیگر ظرف کے تالے کو توڑے جہاں اس کی چابیاں دستیاب نہ ہوں؛

(iii) ایسی تلاشی کے نتیجے میں پائے گئے تمام یا کسی ایسے کھاتہ جات، حسابات، دستاویزات کو ضبط کرے؛

(iv) ایسے کھاتہ جات، حسابات یا دیگر دستاویزات پر پہچان کے نشان لگائے یا ان کے اقتباسات یا نقول بنائے یا بنوائے۔

(2) مجاز افسر ضمن (1) میں مصرحہ تمام یا کسی اغراض کی خاطر اس کی مدد کرنے کے لیے کسی پولیس افسر یا مرکزی حکومت کے کسی افسر یا دونوں کو طلب کر سکتا ہے اور ہر ایسے پولیس افسر یا افسر کا ایسی طلبی کی تعمیل کرنا فرض ہوگا۔

(3) جب ضمن (1) میں مصرحہ کسی ایسے کھاتے، حساب یا دیگر دستاویز کو ضبط کرنا عملی طور پر ممکن نہ ہو تو مجاز افسر اُس شخص پر جس کی فوراً تحویل یا کنٹرول میں یہ ہو، حکم صادر کر سکے گا کہ وہ ایسے افسر کی ماقبل منظوری کے بغیر اس کو نہیں ہٹائے گا، الگ نہیں کرے گا یا دیگر طور پر تلف نہیں کرے گا اور ایسا افسر اس ضمن کی تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے ایسے اقدام اٹھا سکے گا جیسا کہ ضروری ہوں۔

(4) مجاز افسر، تلاشی یا ضبطی کی کارروائی کے دوران کسی بھی شخص، جس کی تحویل یا کنٹرول میں کھاتہ جات، حسابات یا دیگر دستاویزات پائے جائیں، کا حلفاً بیان لے سکے گا اور ایسے سوال کے دوران ایسے شخص سے لیے گئے کسی بیان کو بعد میں اس ایکٹ کے تحت کسی کارروائی میں بطور شہادت استعمال کیا جا سکے گا۔

(5) ضمن (1) کے تحت ضبط شدہ کھاتہ جات، حسابات، کاغذات، رسیدیں، ووچر، رپورٹیں یا دیگر دستاویزات کو مجاز افسر ضبطی کی تاریخ سے 180 دنوں کی معیاد سے زائد مدت کے لیے اپنے پاس نہیں رکھے گا جب تک کہ وہ اُن کو اپنے قبضے میں رکھنے کے لیے تحریری طور پر وجوہات قلمبند نہ کرے اور اس طرح قبضے میں رکھنے کے لیے اتھارٹی سے منظوری حاصل نہ کرے:

مگر شرط یہ کہ اتھارٹی، کھاتہ جات، حسابات، کاغذات، رسیدیں، واؤچر، رپورٹیں یا دیگر دستاویزات کو اس ایکٹ کے تحت تمام کارروائیوں، جن میں کھاتہ جات، حسابات، کاغذات، رسیدیں، واؤچر، رپورٹیں یا دیگر دستاویزات برمحل ہوں، مکمل ہونے کے بعد 30 دنوں سے زائد مدت کے لیے قبضے میں رکھنے کی خاطر مجاز نہیں کرے گی۔

(6) وہ شخص، جس کی تحویل سے ضمن (1) کے تحت کھاتہ جات، حسابات، کاغذات، رسیدیں، واؤچر، رپورٹیں یا دیگر دستاویزات، ضبط کیے گئے ہوں، مجاز افسر یا اس سلسلے میں اس کے ذریعے مجاز کردہ کسی دیگر شخص کی موجودگی میں ایسی جگہ اور وقت جیسا کہ مجاز افسر اس بارے میں مقرر کرے، ان کی نقول بنا سکے گا یا ان کے اقتباسات لے سکے گا۔

(7) اگر ضمن (1) کے تحت ضبط شدہ کھاتہ جات، حسابات، کاغذات رسیدیں، واؤچر، رپورٹیں یا دیگر دستاویزات کا قانونی طور پر مستحق شخص ضمن (5) کے تحت اتھارٹی کے ذریعے دی گئی منظوری پر کسی وجہ سے اعتراض کرے تو وہ مرکزی حکومت کو ایک درخواست، جس میں ایسے اعتراض کی وجہ بیان کی جائے، دے سکے گا اور کھاتہ جات، حسابات، کاغذات، رسیدیں، واؤچر، رپورٹیں یا دیگر دستاویزات واپس کرنے کی التجا کر سکے گا۔

(8) ضمن (7) کے تحت درخواست موصول ہونے پر، مرکزی حکومت درخواست دہندہ کو سنوائی کا موقع دینے کے بعد ایسا حکم صادر کر سکے گی جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

(9) تلاشیوں اور ضبطیوں سے متعلق مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی توضیعات کا اطلاق، جہاں تک ہو سکے، ضمن (1) کے تحت لی گئی ہر ایک تلاشی اور ضبطی پر ہوگا۔

(10) مرکزی حکومت، اطلاع نامہ کے ذریعے، اس دفعہ کے تحت کسی بھی تلاشی اور ضبطی سے متعلق قواعد بنا سکے گی اور بالخصوص، اور متذکرہ بالا اختیارات کو مضرت پہنچانے بغیر، ایسے قواعد سے،—

(i) کسی عمارت یا جگہ، جہاں آزادانہ رسائی دستیاب نہ ہو تلاشی کی خاطر رسائی حاصل کرنے کے لیے؛

(ii) اس دفعہ کے تحت ضبط شدہ کھاتہ جات، حسابات، کاغذات رسیدیں، واؤچر، رپورٹیں یا دیگر دستاویزات کی حفاظتی تحویل کو یقینی بنانے کے لیے،

مجاز افسر کے ذریعے عمل میں لائے جانے والے طریق کار کی توضیع کی جا سکے گی۔

تعمیل کو یقینی بنانے کے لیے اتھارٹی کا اختیار۔ 18۔ اگر اتھارٹی تحقیقات کروانے کے بعد پائے کہ کسی شخص نے اس ایکٹ کی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے کسی قاعدہ یا ضابطہ کی خلاف ورزی کی ہے یا کیے جانے کا احتمال ہو تو اتھارٹی ایسے شخص کو ایسی خلاف ورزی کرنے یا کروانے سے روکنے سے باز رکھنے کے لیے حکم صادر کر سکے گی۔

ناظم کے ذریعے انتظام۔ 19۔ (1) اگر کسی بھی وقت اتھارٹی کے پاس یہ باور کرنے کی وجہ ہو کہ ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی یا پنشن فنڈ ایسے طریقے سے کام کر رہا ہے جس سے چندہ دہندگان کے مفادات کو نقصان پہنچنے کا احتمال ہو تو یہ ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی یا پنشن فنڈ، جیسی بھی صورت ہو، کو سنوائی کا موقع دینے کے بعد مرکزی حکومت کو اس بارے میں رپورٹ پیش کرے گی۔

(2) ضمن (1) کے تحت پیش کی گئی رپورٹ پر غور کرنے کے بعد اگر مرکزی حکومت کی رائے ہو کہ ایسا کرنا ضروری یا معقول ہے تو یہ اتھارٹی کی ہدایت اور کنٹرول کے تحت ایسے طریقے میں جیسا کہ اطلاع نامہ میں صراحت کی جائے، ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی یا پنشن فنڈ، جیسی بھی صورت ہو، کے معاملات کے انصرام کے لیے ایک ناظم مقرر کر سکے گی۔

باب - VI
قومی پنشن نظام

قومی پنشن نظام۔ 20۔ (1) حکومت بھارت کی وزارت مالیات کے اطلاع نامہ نمبر F.No.5/7/2003-ECB&PR تاریخ 22 دسمبر، 2003 کے ذریعے مشتہر کیے گئے امدادی پنشن نظام کو پہلی جنوری، 2004 سے قومی پنشن نظام متصور کیا جائے گا اور ایسے قومی پنشن نظام کی وقتاً فوقتاً ضابطوں کے ذریعے ترمیم کی جا سکے گی۔

(2) مذکورہ اطلاع نامہ میں درج کسی امر کے باوجود قومی پنشن نظام کو اس ایکٹ کے نفاذ سے مندرجہ ذیل بنیادی خصوصیات حاصل ہوں گی، یعنی:—

(الف) قومی پنشن نظام کے تحت ہر ایک چندہ دہندہ کا ایک انفرادی پنشن کھاتہ ہوگا؛

(ب) انفرادی پنشن کھاتے سے رقم، جو چندہ دہندہ کے حصہ رسدی کے پچیس فیصدی سے تجاوز نہ کرے، کو ایسی شرائط کے تابع نکالنے کی اجازت دی جاسکے گی جن کی صراحت ضوابط کے ذریعے کی جائے جیسے کہ رقم نکالنے کی غرض، فریکوینسی اور حدود؛

(ج) ریکارڑ رکھنے، حساب اور چندہ دہندہ کے ذریعے حسب مرضی اسکیم بدلنے کے عوامل ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی کے ذریعے سرانجام دیے جائیں گے؛

(د) مختلف پنشن فنڈوں اور مختلف اسکیموں کو چننے کی مرضی ہوگی:

مگر شرط یہ کہ،—

(الف) چندہ دہندہ کے پاس سرکاری کفالتوں میں اپنے فنڈوں کی سو فیصدی سرمایہ کاری کرنے کا اختیار ہوگا؛

(ب) چندہ دہندہ جو کم سے کم بیمہ شدہ ماحاصل لینے کا مقصد رکھتا ہو، کو کم سے کم بیمہ شدہ ماحاصل فراہم کر رہی ایسی اسکیموں، جیسا کہ اتھارٹی کے ذریعے مشتہر کیا جائے، میں اپنے فنڈوں کی سرمایہ کاری کرنے کی مرضی ہوگی؛

(ہ) ملازمت کی تبدیلی کی صورت میں انفرادی پنشن کھاتے منتقل ہوں گے؛

(و) حصہ رسدی جمع کرنا اور منتقل کرنا نیز ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی کو نقطۂ وجود کے ذریعے ہدایات دی جائیں گی؛

(ز) بازار پر مبنی گارنٹی میکانزم جو چندہ دہندہ کے ذریعے خریدا جانے والا ہو، کے سوا مفادات کی کوئی مخفی یا واضح یقین دہانی نہیں ہوگی؛

(ح) چندہ دہندہ قومی پنشن نظام کو نہیں چھوڑ دے گا ماسوائے ایسے ضابطوں کے ذریعے جس کی صراحت کی جائے؛

(ط) قومی پنشن کو چھوڑنے پر، چندہ دہندہ ضابطوں کی مطابقت میں کسی زندگی بیمہ کمپنی سے ایک سالانہ وظیفہ خریدے گا۔

(3) ضمن (2) کے فقرہ (الف) میں متذکرہ انفرادی پنشن کھاتے کے علاوہ، چندہ دہندہ اپنی پسند سے قومی پنشن نظام میں ایک اضافی کھاتہ کھول سکتا ہے جس میں ضمن (2) کے فقرہ جات (ج) تا (ز) میں متذکرہ خصوصیات موجود ہوں اور جس میں ایک اضافی خصوصیات یہ بھی ہو کہ چندہ دہندہ اضافی کھاتے سے تمام رقومات یا اس کا کوئی حصہ کسی بھی وقت نکالنے کے لیے آزاد ہوگا۔

ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی۔ 21۔ (1) اتھارٹی دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت رجسٹریشن کی سند اجراء کر کے ریکارڈ رکھنے والی ایک مرکزی ایجنسی مقرر کرے گی:

مگر شرط یہ کہ اتھارٹی، مفاد عامہ میں ایک سے زائد ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی مقرر کر سکے گی۔

(2) ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، نقطۂ وجود کی وساطت سے چندہ دہندگان سے ہدایات حاصل کرنے اور ایسی ہدایات کو پنشن فنڈوں کو ارسال کرنے، چندہ دہندہ گان کی ہدایات برائے تبدیلی کو موثر بنانے اور دیگر ایسے فرائض اور کارہائے منصبی کی انجام دہی کے لیے ذمہ دار ہوگی جو اس کو رجسٹریشن کی سند کے تحت تفویض کیے جائیں یا جن کا ضوابط کے ذریعے تعین کیا جائے۔

(3) ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی کے زیر ملکیت یا پٹہ پر دیے گئے یا فائدہ بخش بنائے گئے سبھی اثاثے اور جائیدادیں منضبط اثاثوں پر مشتمل ہوں گے اور رجسٹریشن کی سند منقضی ہونے یا اس کی قبل از وقت منسوخی پر اتھارٹی یا تو از خود یا ناظم کے ذریعے یا اس بارے میں اس کے ذریعے نامزد کیے گئے شخص کی وساطت سے منضبط اثاثوں کو اپنے تصرف اور قبضے میں لینے کی مستحق ہوگی:

مگر شرط یہ کہ ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، اتھارٹی کے ذریعے ایسے منضبط اثاثوں کی معقول قیمت کے معاوضے کی حقدار ہوگی جیسا کہ ضوابط کے ذریعے تعین کیا جائے:

مزید شرط یہ کہ جب رجسٹریشن کی سند سابقہ منسوخی، رجسٹریشن کی سند میں شرائط یا اس ایکٹ یا ضوابط کی توضیعات کی خلاف ورزی پر مبنی ہو تو جب تک کہ اتھارٹی کے ذریعے دیگر طور پر متعین نہ کیا جائے، ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی ایسے منضبط اثاثوں کی نسبت کسی بھی معاوضے کا دعویٰ کرنے کی حقدار نہیں ہوگی۔

نقطۂ وجود۔ 22۔ (1) اتھارٹی دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت رجسٹریشن کی سند عطا کرنے سے چندے اور ہدایات کی حصولی، ٹرسٹی بینک یا ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، جیسی بھی صورت ہو، میں ان کی منتقلی نیز اتھارٹی کے ذریعے اس بارے میں وقتاً فوقتاً بنائے گئے ضوابط کی مطابقت میں چندہ دہندگان کو فوائد عطا کرنے کی اغراض سے ایک یا ایک سے زائد اشخاص کو بحیثیت نقطۂ وجود کام کرنے کی اجازت دے سکے گی۔

(2) نقطۂ وجود رجسٹریشن کی سند میں درج قیود اور اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ضوابط کی مطابقت میں کام انجام دے گا۔

پنشن فنڈ۔ 23۔ (1) اتھارٹی، دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت رجسٹریشن کی سند عطا کر کے حصہ رسدی حاصل کرنے، ان کو جمع کرنے اور چندہ دہندہ گان کو ایسے طریقے میں جیسا کہ ضوابط کے ذریعے صراحت کی جائے، اس کی ادائیگی کرنے کی غرض سے ایک یا ایک سے زائد اشخاص کو بحیثیت پنشن فنڈ کام کرنے کی اجازت دے سکے گی۔

(2) پنشن فنڈوں کی تعداد و ضوابط کے ذریعے متعین کی جائے گی اور اتھارٹی، مفاد عامہ میں پنشن فنڈوں کی تعداد کو گھٹا اور بڑھا سکے گی:

مگر شرط یہ کہ پنشن فنڈوں میں کم سے کم ایک سرکاری کمپنی ہوگی۔

تشریح۔ اس ضمن کی اغراض کے لیے اصطلاح ''سرکاری کمپنی'' کے وہی معنی ہوں گے جو اس کو کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 617 میں تفویض کیے گئے ہوں۔

(3) پنشن فنڈ اس کے رجسٹریشن کی سند میں درج قیود اور اس ایکٹ کے تحت بنائے گئے ضوابط کی مطابقت میں اپنے کام انجام دے گا۔

(4) پنشن فنڈ ضوابط کی مطابقت میں اسکیموں کا انصرام کرے گا۔

غیر ملکی کمپنیوں یا فرد یا افراد کی انجمن پر بعض پابندیاں۔ 24۔ غیر ملکی کمپنی کے ذریعے یا تو از خود یا اس کی معاون کمپنیوں یا اس کے نامزدگان یا کسی فرد یا افراد کی انجمن کے ذریعے، چاہے وہ بھارت سے باہر ملک کے کسی قانون کی رو سے رجسٹر شدہ ہو یا نہیں، پنشن فنڈ میں مجموعی طور پر کیے گئے اِکویٹی حصص کی مجموعی ہولڈنگ ایسے فنڈ کے ادا شدہ سرمایہ کے 26 فیصدی سے یا ایسی شرح فیصدی جیسا کہ بیمہ ایکٹ کے توضیعات کے تحت بھارتی بیمہ کمپنی کے لیے منظور کیا جائے، جو بھی زیادہ ہو، سے تجاوز نہ کرے گی۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے اصطلاح ''غیر ملکی کمپنی'' کے وہی معنی ہوں گے جو اس کو آمدنی ٹیکس ایکٹ، 1961 کی دفعہ 2 کے فقرہ (23 الف) میں تفویض کیے گئے ہیں۔

چندہ دہندگان کے فنڈوں کی بیرون بھارت سرمایہ کاری کی ممانعت۔ 25۔ کوئی بھی پنشن فنڈ چندہ دہندگان کے فنڈوں کی بیرون بھارت بلوسطہ یا بلا واسطہ سرمایہ کاری نہیں کرے گا۔

ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی وغیرہ کی اہلیت کے معیار۔ 26۔ ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، نقطۂ وجود

اور پنشن فنڈ، اہلیت کے معیار بشمول کم سے کم درکار سرمایہ، سابقہ کام کا ریکارڈ بشمول گارنٹی شدہ منافع جات فراہم کرنے کی صلاحیت، لاگت اور فیس، جغرافیائی رسائی، گاہک کی بنیاد، اطلاعاتی ٹکنالوجی صلاحیت، انسانی وسائل اور دیگر معاملات کو پورا کرے گی جیسا کہ ضابطوں کے ذریعے صراحت کی جائے۔

باب - VII

درمیانہ داروں کا رجسٹریشن

ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، پنشن فنڈ، نقطۂ وجود وغیرہ کا رجسٹریشن۔ 27۔ (1) کوئی بھی درمیانہ دار، بشمول پنشن فنڈ یا نقطۂ وجود اس ایکٹ کے تحت منضبط ہونے کی حد تک، پنشن فنڈ سے متعلق کوئی سرگرمی، ماسوائے اس ایکٹ کی توضیعات وضوابط کے مطابقت میں اتھارٹی کے ذریعے اجرا کی گئی رجسٹریشن کی سند کی شرائط کے تحت اور مطابقت میں، شروع نہیں کرے گا:

مگر شرط یہ کہ کوئی بھی درمیانہ دار بشمول کوئی نقطۂ وجود جس کو پنشن اسکیم کے ساتھ منسلک کیا گیا ہو اور اس ایکٹ کے تحت اتھارٹی کی تشکیل سے فوراً قبل عارضی پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی کے ذریعے اس طرح عمل کرنے کے لیے مقرر کیا گیا ہو جس کے لیے ایسی تشکیل سے قبل رجسٹریشن کی سند ضروری نہیں تھی، نیز ایسی تشکیل سے چھ ماہ کی مدت کے لیے یا اگر اس نے مذکورہ چھ ماہ کے اندر ایسے رجسٹریشن کے لیے درخواست دائر کی ہو تو ایسی درخواست کے نپٹارے تک ایسا عمل جاری رکھ سکے گا۔

(2) اس ایکٹ کے تحت رجسٹریشن کی سند اجراء کرنے کے لیے ہر ایک درخواست ایسے فارم اور طریقے میں ہوگی نیز ایسی فیس کے ساتھ ہوگی جیسا کہ ضوابط کے ذریعے تعین کیا جائے۔

(3) اتھارٹی، درخواست پر غور کرنے کے بعد ایسی قیود و شرائط کے تابع جیسا کہ صراحت کی جائے، بحیثیت ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، نقطۂ وجود، پنشن فنڈ یا ایسا دیگر درمیانہ دار، جیسی کہ صورت ہو، کو رجسٹریشن کی سند اجراء کر سکے گی۔

(4) اتھارٹی ضمن (3) کے تحت اجراء کی گئی رجسٹریشن کی سند کو ایسے طریقے میں معطل یا منسوخ کر سکے گی جیسا کہ ضوابط کے ذریعے تعین کیا جائے:

مگر شرط یہ کہ اس ضمن کے تحت کوئی بھی حکم صادر نہیں کیا جائے گا جب تک کہ متعلقہ شخص کو سنوائی کا معقول موقع نہ دیا گیا ہو۔

باب - VIII

تاوان اور عدالتی فیصلے

اس ایکٹ کی توضیعات، قواعد، ضوابط و ہدایات کی تعمیل کرنے میں درمیانہ دار یا کسی دیگر شخص کی ناکامی کے لیے تاوان۔ 28۔ (1) کوئی شخص، جس سے اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کے تحت مطلوب ہو کہ،—

(الف) اس ایکٹ کے تحت کوئی سرگرمی جاری رکھنے کے لیے اتھارٹی سے رجسٹریشن کی سند حاصل کرے، ایسے رجسٹریشن کی سند حاصل کیے بغیر ایسی سرگرمیاں جاری رکھے، وہ ہر دن جس کے دوران ناکامی جاری رہے، کے لیے ایک لاکھ روپے یا ایک کروڑ روپے جو بھی کم ہو، کے تاوان کا مستوجب ہوگا؛

(ب) رجسٹریشن کی سند کے قیود و شرائط کی تعمیل کرنے کے لیے اس میں ناکام رہے، وہ ہر دن، جس کے دوران ناکامی جاری رہے، کے لیے ایک لاکھ روپے یا ایک کروڑ روپے، جو بھی کم ہو، کے تاوان کا مستوجب ہوگا؛

(ج) اتھارٹی کو کوئی اطلاع، دستاویز، کھاتہ جات، گوشوارے یا رپورٹ فراہم کرنے کے لیے اتھارٹی کے ذریعے مقررہ وقت کے اندر ایسا فراہم کرنے میں ناکام رہے، وہ ایک کروڑ روپے یا کمائے گئے منافع یا بچائے گئے نقصان کی رقم سے پانچ گنا رقم، جو بھی زیادہ ہو، کے تاوان کا مستوجب ہوگا؛

(د) حساب کے کھاتہ جات یا ریکارڈ کی دیکھ ریکھ کرنے کے لیے ایسی دیکھ ریکھ کرنے میں ناکام رہے، وہ ہر دن جس کے دوران ناکامی جاری رہے، کے لیے ایک لاکھ روپے یا کمائے گئے منافع یا بچائے گئے نقصان کی رقم سے پانچ گنا رقم، جو بھی زیادہ ہو کے تاوان کا مستوجب ہوگا۔

(2) اگر کوئی شخص جو اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کے تحت اپنے مؤکل کے ساتھ معاہدہ کرنے کے لیے مطلوب ہو، اور ایسا معاہدہ کرنے میں ناکام رہے وہ ہر دن، جس کے دوران ناکامی جاری رہے، کے لیے ایک لاکھ روپے یا کمائے گئے منافع یا بچائے گئے نقصان کی رقم سے پانچ گنا رقم، جو بھی زیادہ ہو، کے تاوان کا مستوجب ہوگا۔

(3) اگر اتھارٹی کے پاس رجسٹر شدہ کوئی درمیانہ دار، اتھارٹی کے ذریعے چندہ دہندگان کی شکایتوں کا ازالہ کرنے کے لیے تحریری طور پر طلب کیے جانے کے بعد، اتھارٹی کے ذریعے مقرر وقت کے اندر ایسی شکایات کا ازالہ کرنے میں ناکام رہے تو وہ تاوان، جو ایک کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو یا کمائے گئے منافع یا بچائے گئے نقصان کی رقم سے پانچ گنا رقم جو بھی زیادہ ہو، کے تاوان کا مستوجب ہوگا۔

(4) اگر کوئی شخص، جو اس ایکٹ کے تحت بحیثیت درمیانہ دار رجسٹر شدہ ہو، مؤکل یا مؤکلوں کی رقومات کو اپنے لیے یا کسی دیگر مؤکل کے لیے استعمال کرے، تو وہ تاوان، جو ایک کروڑ روپے سے زیادہ نہ ہو یا کمائے گئے منافع یا بچائے گئے نقصان کی رقم سے پانچ گنا رقم، جو بھی زیادہ ہو، کے تاوان کا مستوجب ہوگا۔

(5) جو کوئی بھی اس ایکٹ کی کسی توضیع، اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط یا اتھارٹی کے ذریعے جاری کردہ ہدایات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہے جس کے لیے الگ کسی تاوان کی توضیع نہ کی گئی ہو، تو وہ تاوان جو ایک کروڑ روپے تک بڑھایا جاسکتا یا کمائے گئے منافعے یا بچائے گئے نقصان کی رقم سے پانچ گنا رقم، جو بھی زیادہ ہو کے تاوان کا مستوجب ہوگا۔

تاوان کے طور پر وصول شدہ رقومات کو چندہ دہندہ تعلیم و تحفظاتی فنڈ میں جمع کرے گا۔ 29۔ اس ایکٹ کے تحت تاوان کے طور پر وصول شدہ تمام رقومات کو دفعہ 41 کے ضمن (1) کے تحت تشکیل شدہ چندہ دہندہ تعلیم و تحفظاتی فنڈ میں جمع کیا جائے گا۔

فیصلہ لینے کا اختیار۔ 30۔ (1) دفعہ 28 کے تحت فیصلہ لینے کی اغراض کے لیے اتھارٹی، جیسا کہ ضوابط کے ذریعے تعین کیا جائے، تحقیقات کرنے کے لیے متعلقہ شخص کو سنوائی کا معقول موقع دیے جانے کے بعد، تاوان عائد کرنے کی غرض سے اپنے افسران میں کسی کو بھی، جو ضوابط کے ذریعے مقررہ رتبہ سے کم کا نہ ہو، فیصلہ دہندہ افسر کے بطور تقرر کرے گی۔

(2) تحقیقات کرتے وقت فیصلہ دہندہ افسر کو، کسی بھی شخص جو مقدمے کے واقعات اور حالات سے باخبر ہو، کو گواہی دینے اور کوئی بھی دستاویز جو فیصلہ دہندہ افسر کی رائے میں تحقیقات کے نفس موضوع کے لیے سودمند ہو یا اس سے متعلق ہو، پیش کرنے، طلب کرنے اور حاضر کروانے کا اختیار حاصل ہوگا اور اگر وہ ایسی تحقیقات پر مطمئن ہو کہ ایسا شخص دفعہ 28 کی توضیعات کی تعمیل کرنے میں ناکام رہا ہے تو وہ اس دفعہ کی توضیعات کے مطابق تحقیقات اور نگرانی انچارج رکن کو ایسا تاوان عائد کرنے کی تجویز دے سکے گا جیسا کہ وہ مناسب سمجھے۔

(3) تاوان تحقیقات اور نگرانی کے انچارج رُکن سے دیگر رکن کے ذریعے عائد کیا جائے گا:

مگر شرط یہ کہ دفعہ 28 کے تحت تاوان کی مقدار پر فیصلہ دیتے وقت رکن ذیل کے اجزاء کا واجب لحاظ رکھے گا، یعنی:-

(الف) کوتاہی کے نتیجے کے طور پر ہوئے غیر متناسب منافع یا غیر واجب قاعدے کی رقم جہاں بھی قابل تعین ہو؛

(ب) چندہ دہندہ یا چندہ دہندگان کی جماعت کو ہوئے نقصان کی رقم؛

(ج) بار بار کوتاہی ہونے کی کیفیت۔

<u>اثاثوں کی قرقی اور درمیانہ دار کے انتظام کی منسوخی۔</u> 31- (1) کوئی بھی ناراض شخص مندرجہ ذیل معاملات میں سے کسی کی نسبت تحفظ کے عارضی اقدام کے لیے اتھارٹی کو درخواست دے سکے گا، یعنی:—

(الف) کسی اثاثے یا جائیداد جو اس ایکٹ کے توضیعات کے تحت منضبط کیا جاتا ہو، کو اپنے پاس رکھنا، محفوظ کرنا، عارضی تحویل میں لینا یا فروخت کرنا؛

(ب) کسی پنشن فنڈ، یا پنشن فنڈ کے زیر ملکیت یا زیر کنٹرول رقومات نیز دیگر اثاثوں اور جائیدادوں کو تحفظ دینا؛

(ج) حکم امتناعی عارضی یا ناظم کی تقرری؛ اور

(د) کوئی دیگر عارضی اقدام جیسا کہ اتھارٹی کو مناسب وضروری لگے اور اتھارٹی کو ایسے احکام جس میں پنشن فنڈ کے اثاثوں کو قرق کرنے کا حکم بھی شامل ہے، جیسا کہ وہ اس سلسلے میں مناسب سمجھتی ہو، صادر کرنے کا اختیار ہوگا۔

(2) جب اتھارٹی کے ذریعے شکایت موصول ہونے پر یا ازخود تحقیقات منعقد کرنے کے بعد اتھارٹی اس نتیجے پر پہنچے کہ گورنروں کا بورڈ یا منتظمین کا بورڈ، جس نام سے بھی پکارا جائے، یا اس ایکٹ کے تحت منضبط کسی درمیانہ دار کے کنٹرول میں اشخاص کسی سرگرمی میں ملوث ہوں جو اس ایکٹ کی توضیعات ضوابط کے متناقض ہو، تو یہ ضوابط کی توضیعات کی مطابقت میں گورنروں کے بورڈ یا منتظمین کے بورڈ یا درمیانہ دار کے انتظام کو منسوخ کر سکے گی۔

(3) ضمن (2) کے تحت گورنروں کے بورڈ یا منتظمین کے بورڈ یا درمیانہ دار کے انتظام کو منسوخ کیے جانے کی صورت میں اتھارٹی، ضوابط میں درج توضیعات کی مطابقت میں درمیانہ دار کے معاملات کے انصرام کے لیے ایک ناظم کی تقرری کر سکے گی۔

جرائم۔ 32۔ (1) اس ایکٹ کے تحت رُکن کے ذریعے جرمانے کے کسی فیصلہ کو مضرت پہنچائے بغیر، اگر کوئی شخص اس ایکٹ کے توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کی خلاف ورزی کرے یا خلاف ورزی کرنے کی کوشش کرے یا خلاف ورزی کرنے کی ترغیب دے، تو وہ ایسی مدت کی سزائے قید جس کی توسیع دس سال تک یا جرمانہ، جس کی توسیع پچیس کروڑ روپے تک ہوسکتی ہے یا دونوں کے لیے سزا کا مستوجب ہوگا۔

(2) اگر کوئی شخص رکن کے ذریعے عائد کیے گئے جرمانے کو ادا کرنے میں ناکام رہے یا رکن کے ذریعے جاری کیے گئے ہدایات یا احکام میں کسی کی تعمیل کرنے میں ناکام رہے، تو وہ ایسی مدت کی سزائے قید جو ایک ماہ سے کم کی نہ ہو لیکن جس کی توسیع دس سال تک ہوسکتی ہو یا جرمانہ جس کی توسیع پچیس کروڑ روپے تک ہوسکتی ہے یا دونوں کے لیے سزا کا مستوجب ہوگا۔

تحفظ دینے کا اختیار۔ 33۔ (1) مرکزی حکومت، اتھارٹی کی سفارش پر، اگر مطمئن ہو کہ کسی شخص نے، جس پر اس ایکٹ کے کسی توضیعات یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کی خلاف ورزی کرنے کا الزام ہے، مبینہ خلاف ورزی کی نسبت مکمل اور صحیح انکشاف کیا ہو، ایسے شخص کو ایسی شرائط کے تابع جیسا کہ وہ مناسب سمجھے، اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کے تحت کسی جرم کے لیے قانونی کارروائی اور مبینہ خلاف وزری کی نسبت اس ایکٹ کے تحت کسی تاوان کو عائد کرنے سے بھی تحفظ دے سکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ مرکزی حکومت، ایسے معاملات میں جن میں کسی ایسے جرم میں ایسا تحفظ دینے کی درخواست دائر ہونے کی تاریخ سے قبل قانونی کارروائی شروع کی گئی ہو، کوئی ایسا تحفظ نہیں دے گی۔

(2) ضمن (1) کے تحت کسی شخص کو دیا گیا تحفظ مرکزی حکومت کے ذریعے کسی بھی وقت واپس لیا جاسکتا ہے اگر یہ مطمئن ہو کہ ایسے شخص نے کارروائی کے دوران ایسی شرائط کو پورا نہیں کیا جس پر تحفظ دیا گیا تھا یا جھوٹی گواہی دی ہو، اور اس پر ایسے شخص کو اس جرم کے لیے جس کی نسبت اس کو تحفظ دیا گیا تھا یا کسی دیگر جرم، جو خلاف ورزی سے منسلک ہو کے لیے مجرم پایا گیا، مقدمہ چلایا جاسکتا ہے اور اس ایکٹ کے تحت کسی ایسے تاوان کے عائد ہونے کے لیے بھی مستوجب ہوگا جس کے لیے یہ شخص مستوجب ہوتا اگر ایسا تحفظ نہیں دیا گیا ہوتا۔

دولت، آمدنی، فوائد اور منافع جات پر ٹیکس کی چھوٹ۔ 34- (i) دولت ٹیکس ایکٹ، 1957؛

(ii) آمدنی ٹیکس ایکٹ، 1961؛ یا

(iii) دولت، آمدنی، فوائد اور منافع جات پر ٹیکس،

فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں درج کسی امر کے باوجود، اتھارٹی اپنی دولت، آمدنی، حاصل شدہ فوائد یا منافع جات کی نسبت دولت ٹیکس، آمدنی ٹیکس یا دیگر کسی ٹیکس کو ادا کرنے کے لیے ذمہ دار نہیں ہوگی۔

عدالت کے ذریعے جرائم کی سماعت۔ 35- (i) اتھارٹی کے ذریعے استغاثہ دیے جانے کے سوا کوئی بھی عدالت اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

(2) سیشن عدالت سے کم درجے کی کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

کفالت اپیلی ٹربیونل کو اپیل۔ 36- (i) اس ایکٹ کے تحت اتھارٹی کے ذریعے یا فیصلہ دہندہ افسر کے ذریعے صادر کیے گئے کسی حکم سے ناراض کوئی شخص کفالت اپیلی ٹربیونل، جس کو اس معاملہ پر اختیار سماعت ہو، کے روبرو اپیل دائر کرے گا۔

(2) ضمن (2) کے تحت ہر ایک اپیل، اس حکم، جس کے خلاف اپیل کی جانی ہو، کی حصولی کی تاریخ سے پینتالیس دنوں کے اندر دائر کی جائے گی اور یہ ایسے فارم اور ایسے طریقہ اور ایسی فیس کے ساتھ ہوگی جیسا کہ مقرر کیا جائے:

مگر شرط یہ کہ کفالت اپیلی ٹربیونل مذکورہ مدت کے منقضی ہونے کے بعد اپیل کی سماعت کر سکے گا، اگر یہ مطمئن ہو کہ مذکورہ مدت کے اندر اپیل دائر نہ کرنے کی معقول وجہ تھی۔

(3) ضمن (1) کے تحت اپیل موصول ہونے پر کفالت اپیلی ٹربیونل، اپیل کے فریقین کو سنوائی کا معقول موقع دینے کے بعد اس حکم جس حکم کے خلاف اپیل کی گئی ہو، کی توثیق کرنے، اس میں ردوبدل کرنے، یا اسے منسوخ کرنے کے لیے ایسے احکام صادر کر سکے گا جیسا کہ یہ مناسب سمجھے۔

(4) کفالت اپیلی ٹربیونل اس کے ذریعے صادر کیے گئے ہر ایک حکم کی نقل اتھارٹی، اپیل کے فریقین اور متعلقہ فیصلہ دہندہ افسران کو بھیج دے گا۔

(5) ضمن (1) کے تحت کفالت اپیلی ٹربیونل کے روبرو دائر کی گئی اپیل، اس کے ذریعے جتنی جلدی ممکن ہو، نمٹائی جائے گی اور اس کے ذریعے یہ کوشش ہوگی کہ ایسی اپیل کو داخل کیے جانے کی تاریخ سے چھ ماہ کی مدت کے اندر حتمی طور پر نپٹایا جائے۔

(6) بھارتی کفالتیں اور مبادلہ بورڈ ایکٹ، 1992 کی دفعات 15 ر اور 15 ش کی توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر، کفالت اپیلی ٹربیونل اس ضمن کے تحت ضابطے کی مطابقت میں اپیل کی ایسے سماعت کرے گا جیسا کہ مقرر کیا جائے۔

دیوانی عدالت کو اختیار سماعت نہیں ہوگا۔ 37۔ کسی ایسے معاملے کی نسبت کسی دعوے یا کارروائی کی سماعت کرنے کے لیے دیوانی عدالت کو اختیار سماعت حاصل نہیں ہوگا جس کے تعین کا اختیار اس ایکٹ کے ذریعے یا اس کے تحت، اس ایکٹ کے تحت مقررہ فیصلہ دہندہ افسر یا کفالت اپیلی ٹربیونل کو دیا گیا ہو اور اس ایکٹ کے ذریعے یا اس ایکٹ کے تحت عطا کیے گئے کسی اختیار کی اتباع میں کسی کی گئی کارروائی یا کی جانے والی کارروائی کی نسبت کسی عدالت یا دیگر اتھارٹی کے ذریعہ کوئی حکم امتناعی نہیں دیا جائے گا۔

سپریم کورٹ میں اپیل۔ 38۔ اس ایکٹ کے تحت کفالت اپیلی ٹرابیونل کے کسی فیصلے یا حکم سے ناراض کوئی شخص اس کو کفالت اپیلی ٹربیونل کے فیصلے یا حکم کے موصول ہونے کی تاریخ سے ساٹھ دنوں کی مدت کے اندر ایسے حکم سے اٹھنے والے کسی قانونی نکتہ پر سپریم کورٹ میں اپیل دائر کر سکے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اگر سپریم کورٹ مطمئن ہو کہ اپیلانٹ کو مذکورہ مدت کے اندر معقول وجہ پر اپیل کرنے سے روکا گیا تھا تو وہ مزید ساٹھ دنوں کی مدت کے اندر اپیل دائر کرنے کی اجازت دے سکے گی۔

باب - IX

مالیات، حسابات اور آڈٹ

مرکزی حکومت کے ذریعے گرانٹ۔ 39۔ مرکزی حکومت، اس بارے میں قانون کی رو سے پارلیمنٹ کی باضابطہ تخصیص کے بعد اتھارٹی کو ایسے زر نقدی رقوم کی گرانٹ دے سکے گی جیسا کہ حکومت اس ایکٹ کی اغراض کے لیے استعمال میں لائے جانے کی خاطر موزوں سمجھتی ہو۔

پنشن انضباطی اور ترقیاتی فنڈ کی تشکیل۔ 40۔ پنشن انضباطی اور ترقیاتی فنڈ کے نام سے ایک فنڈ تشکیل دیا جائے گا اور اس میں مندرجہ ذیل جمع ہوگا—

(الف) اتھارٹی کے ذریعے حاصل شدہ تمام سرکاری گرانٹ، فیس اور بار؛

(ب) دیگر ایسے ذرائع سے اتھارٹی کے ذریعے حاصل شدہ تمام رقوم جن پر مرکزی حکومت کے ذریعے فیصلہ کیا جائے۔

(2) فنڈ مندرجہ ذیل کے لیے استعمال ہوگا۔

(الف) اتھارٹی کے چیئرپرسن اور دیگر اراکین نیز افسران اور دیگر ملازمین کے مشاہرہ جات، الاؤنس اور دیگر محنتانے؛

(ب) اتھارٹی کے اس کے کارہائے منصبی کی انجام دہی سے متعلق اور اس ایکٹ کی اغراض کے لیے دیگر اخراجات۔

چندہ دہندہ تعلیم و تحفظ فنڈ کی تشکیل۔ 41۔ (1) اتھارٹی، چندہ دہندہ تعلیم و تحفظ فنڈ کے نام سے ایک فنڈ تشکیل دے گی۔

(2) چندہ دہندہ تعلیم و تحفظ فنڈ میں مندرجہ ذیل رقوم جمع کی جائیں گی، یعنی:—

(الف) چندہ دہندہ تعلیم و تحفظ فنڈ کی اغراض کے لیے مرکزی حکومت، ریاستی حکومتوں، کمپنیوں یا کسی دیگر ادارے کے ذریعے چندہ دہندہ تعلیم و تحفظ فنڈ کو دیے گئے گرانٹ اور عطیے؛

(ب) چندہ دہندہ تعلیم و تحفظ فنڈ کی سرمایہ کاری سے حاصل شدہ سود یا دیگر آمدنی؛

(ج) دفعہ 28 کے تحت اتھارٹی کے ذریعے تاوان کی صورت میں حاصل شدہ رقوم۔

(3) چندہ دہندگان کے مفادات کے تحفظ کے لیے اتھارٹی کے ذریعے چندہ دہندہ تعلیم وتحفظ فنڈ کا انصرام اور استعمال اس غرض کے لیے مرتب کیے گئے ضوابط کی مطابقت میں کیا جائے گا۔

حسابات اور آڈٹ۔ 42۔ (1) اتھارٹی مناسب حسابات اور دیگر متعلقہ ریکارڈ مرتب کرے گی اور حسابات کا سالانہ گوشوارہ ایسے طریقہ میں تیار کرے گی جیسا کہ مرکزی حکومت بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے مشورے سے مقرر کرے۔

(2) اتھارٹی کے حسابات کا آڈٹ بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کے ذریعے ایسے وقفوں پر کیا جائے گا جیسا کہ اُس کے ذریعے صراحت کی جاسکے اور ایسے آڈٹ کے تعلق سے ہوئے اخراجات اتھارٹی کے ذریعے بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو قابلِ ادا ہوں گے۔

(3) بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل یا اتھارٹی کے حسابات کے آڈٹ کے بارے میں اُس کے ذریعے مقررہ کسی دیگر شخص کو ایسے آڈٹ کے سلسلے میں وہی حقوق اور مراعات اور اختیار حاصل ہوں گے جو کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل کو سرکاری حسابات کے آڈٹ کے سلسلے میں عام طور پر حاصل ہوتے ہیں، اور خاص کر کھاتہ جات، حسابات، منسلکہ واؤچر اور دیگر دستاویزات اور کاغذات پیش کرنے کا مطالبہ کرنے اور اتھارٹی کے کسی بھی دفتر کا معائنہ کرنے کا حق حاصل ہوگا۔

(4) اتھارٹی کے حسابات، جو کہ بھارت کے کمپٹر ولر اور آڈیٹر جنرل یا اُس بارے میں اُس کے ذریعے مقررہ کسی دیگر شخص کے ذریعے تصدیق شدہ ہوں، کو اُس پر آڈٹ رپورٹ کے سمیت ہر سال مرکزی حکومت کو بھیجا جائے گا اور وہ حکومت اسے پارلیمنٹ کے ہر ایوان کے سامنے پیش کروائے گی۔

باب - X

متفرق

مرکزی حکومت کا ہدایات جاری کرنے کا اختیار۔ 43۔ اس ایکٹ کی متذکرہ بالا توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر، اتھارٹی اس ایکٹ کے تحت اپنے اختیارات کے استعمال میں اور اپنے کار منصبی کی کوانجام دہی میں، پالیسی کے سوالات، سوائے ان کے جو تکنیکی اور انتظامی معاملات سے متعلق ہوں، پر ان ہدایات، جو کہ مرکزی حکومت اس کو وقتاً فوقتاً تحریری طور پر دے سکے گی، کی پابند ہوگی:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ضمن کے تحت ہدایت دیے جانے سے قبل، جہاں تک قابل عمل ہو، اتھارٹی کو اس کی رائے کے اظہار کا موقع دیا جائے گا۔

(2) اس پر کہ آیا سوال پالیسی کا ہے یا نہیں ہے، مرکزی حکومت کا فیصلہ حتمی ہوگا۔

اتھارٹی کو منسوخ کرنے کا مرکزی حکومت کا اختیار۔ 44۔ (1) اگر کسی بھی وقت مرکزی حکومت کی رائے ہو کہ ــــ

(الف) اتھارٹی کے حالات کنٹرول سے باہر ہونے کی بنیاد پر شدید ہنگامی حالت کی وجہ سے یہ اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت یا اس کے ذریعے اس پر عائد کارہائے منصبی یا فرائض انجام دینے کے قابل نہیں ہے؛ یا

(ب) اتھارٹی نے مرکزی حکومت کی طرف سے اس ایکٹ کے تحت جاری کردہ ہدایت جس کو جاری کرنے کے لیے مرکزی حکومت کو اختیار حاصل تھا، کی تعمیل میں یا اس ایکٹ کی توضیعات کے تحت یا اس کے ذریعے اس پر عائد کارہائے منصبی یا فرائض کی انجام دہی میں لگاتار کوتاہی کی ہے اور ایسی کوتاہی کے نتیجے میں اتھارٹی کی مالی حالت یا اتھارٹی کا انتظام ابتر ہوگیا ہے؛ یا

(ج) ایسے حالات موجود ہیں جو مفاد عامہ میں ایسا کرنے کے لیے ضروری بنا دیتے ہیں،

تو مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے اس میں مصرحہ وجوہات پر، اتھارٹی کو ایسی مدت کے لیے منسوخ کر سکے گی جو چھ ماہ سے تجاوز نہ کرے جیسا کہ اطلاع نامے میں صراحت کی جا سکے:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی ایسے اطلاع نامے کو جاری کرنے سے قبل مرکزی حکومت اتھارٹی کو مجوزہ منسوخی کے خلاف عرضی دینے کا معقول موقع دے گی اور اتھارٹی کی عرضداشت پر، اگر کوئی ہو، غور کرے گی۔

(2) ضمن (1) کے تحت اتھارٹی کو منسوخ کرنے والے کسی اطلاع نامے کی اشاعت پر،ــــ

(الف) چیئر پرسن اور دیگر اراکین منسوخی کی تاریخ سے اس حیثیت سے اپنے عہدے خالی کریں گے؛

(ب) تمام اختیارات، کارہائے منصبی اور فرائض جو اس ایکٹ کی توضیعات کے ذریعے یا اس کے تحت اتھارٹی کے ذریعے یا اتھارٹی کی جانب سے استعمال کیے یا انجام دیے جا سکتے ہیں، اتھارٹی کے ضمن (3) کے تحت دوبارہ تشکیل دیے جانے تک مرکزی حکومت کے ذریعے استعمال یا انجام دیے جائیں گے؛ اور

(ج) اتھارٹی کی زیر ملکیت اور زیر کنٹرول تمام جائیدادیں اتھارٹی کے ضمن (3) کے تحت دوبارہ تشکیل دیے جانے تک مرکزی حکومت میں مرکوز رہیں گی۔

(3) ضمن (1) کے تحت جاری اطلاع نامہ میں مصرحہ منسوخی کی مدت کے منقضی ہونے پر یا اس سے قبل، مرکزی حکومت اتھارٹی کو دوبارہ تشکیل دے سکے گی۔

(4) مرکزی حکومت، ضمن (1) کے تحت جاری کردہ اطلاع نامہ کی نقل اور اس کے ذریعے کی گئی کسی کارروائی کی مکمل رپورٹ، جتنی جلدی ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے پیش کروائے گی۔

پنشن مشاورتی کمیٹی کا قیام۔ 45۔ (1) اتھارٹی اطلاع نامہ کے ذریعے ایسی تاریخ سے مؤثر جیسا کہ یہ اطلاع نامے کے ذریعے مقرر کرے، پنشن مشاورتی کمیٹی کے نام سے ایک کمیٹی قائم کرے گی۔

(2) پنشن مشاورتی کمیٹی، بہ اعتبار عہدہ اراکین کے علاوہ زیادہ سے زیادہ 25 اراکین پر مشتمل ہوگی، جو ملازمین، انجمنوں، چندہ دہندگان، تجارت وصنعت درمیانہ داران اور پنشن تحقیق میں مامور تنظیموں کے معاملات کی نمائندگی کریں گے۔

(3) اتھارٹی کے چیئرپرسن اور اراکین پنشن مشاورتی کمیٹی کے بہ اعتبار عہدہ چیئرپرسن اور اراکین ہوں گے۔

(4) اتھارٹی کو دفعہ 52 کے تحت ضوابط بنانے سے متعلق امور پر مشورہ دینا پنشن مشاورتی کمیٹی کے مقاصد ہوں گے۔

(5) ضمن (4) کی توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر، پنشن مشاورتی کمیٹی اتھارٹی کو ایسے معاملات پر مشورہ دے سکے گی جو اس کو اتھارٹی کے ذریعے حوالے کیے جائیں، نیز ایسے معاملات پر بھی، جیسا کہ کمیٹی مناسب سمجھے۔

مرکزی حکومت کو گوشوارے وغیرہ پیش کرنا۔ 46۔ (1) اتھارٹی، مرکزی حکومت کو ایسے وقت پر اور ایسے فارم اور طریقے میں جیسا کہ صراحت کی جائے، یا جیسا کہ مرکزی حکومت ہدایت دے، پنشن صنعت کی ترقی اور فروغ کے لیے کسی مجوزہ یا موجودہ پروگرام کے متعلق ایسے گوشوارے، حسابات اور دیگر تفاصیل جیسا کہ مرکزی حکومت کو وقت بوقت مطلوب ہوں، مہیا کرائے گی۔

(2) ضمن (1) کی توضیعات کو مضرت پہنچانے بغیر، اتھارٹی ہر ایک مالی سال کے اختتام کے بعد نو ماہ کے اندر اپنی سرگرمیوں کی صحیح اور مکمل جانکاری کی ایک رپورٹ جس میں ماقبل مالی سال کے دوران اس ایکٹ کے تحت منضبط پنشن فنڈوں کی اسکیموں کے فروغ اور ترقی کے لیے سرگرمیاں شامل ہوں، مرکزی حکومت کو پیش کرے گی۔

(3) ضمن (2) کے تحت موصول رپورٹ کی نقول، ان کی موصولی کے بعد، جتنی جلد ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایوان میں رکھی جائے گی۔

اتھارٹی کے اراکین، افسر اور ملازمین سرکاری ملازم ہوں گے۔ 47۔ اتھارٹی کا چیرپرسن اور دیگر اراکین، افسران اور دیگر ملازمین، جب وہ اس ایکٹ کی کسی توضیع کی مطابقت میں کام کر رہے ہوں یا ان کا کام کرنا مقصود ہو، مجموعہ تعزیراتِ بھارت کی دفعہ 21 کے معنوں میں سرکاری ملازم متصور ہوں گے۔

نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ۔ 48۔ مرکزی حکومت یا اتھارٹی یا مرکزی حکومت کے کسی افسر یا اتھارٹی کے کسی رکن، افسر یا دیگر ملازمین کے خلاف، اس ایکٹ کے تحت یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کے تحت نیک نیتی سے لی گئی یا لی جانے والی کارروائی کے لیے کوئی مقدمہ، دعویٰ یا دیگر قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

اختیارات تفویض کرنا۔ 49۔ (1) اتھارٹی، عام یا خصوصی تحریری حکم نامہ کے ذریعے، ایسی شرائط کے تابع، اگر کوئی ہوں، جیسا کہ حکم نامہ میں صراحت کی جا سکے، اتھارٹی کے کسی رکن، افسر یا کسی دیگر شخص کو اس ایکٹ کے تحت اپنے ایسے اختیارات اور کارہائے منصبی (دفعہ 52 کے تحت اختیارات کے سوا) تفویض کر سکے گی جیسا کہ وہ ضروری تصور کرے۔

(2) اتھارٹی، عام یا خصوصی تحریری حکم نامہ کے ذریعے، اراکین کی کمیٹیاں بھی قائم کر سکے گی اور ان کو اتھارٹی کے اختیارات اور کارہائے منصبی تفویض کر سکے گی جیسا کہ ضوابط کے ذریعے صراحت کی جائے۔

کمپنیوں کے ذریعے جرائم۔ 50۔ (1) جب اس ایکٹ کے تحت کسی کمپنی نے جرم کا ارتکاب کیا ہو تو کمپنی کے ساتھ ہر ایک شخص، جو جرم کے ارتکاب کے وقت کمپنی کا نگران تھا اور کاروبار کا ذمہ دار تھا، جرم کے قصوروار متصور ہوں گے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور حسبہ سزا دی جائے گی:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ضمن میں درج کوئی بھی امر کسی ایسے شخص کو اس ایکٹ میں توضیع کی گئی کسی سزا کا مستوجب نہیں بنائے گا، اگر وہ یہ ثابت کرے کہ جرم کا ارتکاب اس کے علم کے بغیر کیا گیا تھا یا یہ کہ اس نے ایسے جرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے پوری مستعدی کا استعمال کیا تھا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، جب اس ایکٹ کے تحت کمپنی کے ذریعے کسی جرم کا ارتکاب کیا گیا ہو اور یہ ثابت ہو جائے کہ جرم کا ارتکاب رضامندی یا چشم پوشی سے کیا گیا ہے وہ کمپنی کے کسی ڈائرکٹر، منیجر، سکریٹری یا کسی دیگر افسر کی طرف سے کسی غفلت کے ساتھ قابل منسوب ہے، تو ایسا ڈائرکٹر، منیجر، سکریٹری یا دیگر افسر بھی اس جرم کا قصوروار متصور ہوگا اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور حسبہ سزا دی جائے گی۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے—

(الف) ''کمپنی'' سے کوئی سند یافتہ جماعت مراد ہے اور اس میں فرم اور افراد کی دیگر انجمن شامل ہے؛ اور

(ب) ''ڈائرکٹر'' سے فرم کی نسبت فرم کا حصہ دار مُراد ہے۔

قواعد بنانے کا اختیار۔ 51۔ (1) مرکزی حکومت اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیعات کی عمل آوری کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر، ایسے قواعد سے مندرجہ ذیل تمام امور یا ان میں سے کسی امر کی توضیع کی جا سکے گی، یعنی—

(الف) دفعہ 5 کے ضمن (3) کے تحت چیئر پرسن اور کل وقتی اراکین کو قابل ادا مشاہرے اور الاؤنسز اور ملازمت کی دیگر شرائط؛

(ب) دفعہ 5 کے ضمن (4) کے تحت جز وقتی اراکین کو قابل ادا الاؤنس؛

(ج) دفعہ 14 کے ضمن (2) کے تحت اتھارٹی کے ذریعے انجام دیے جانے والے اضافی کارہائے منصبی؛

(د) کوئی دیگر امر جس کی نسبت اتھارٹی دفعہ 14 کے ضمن (3) کے فقرہ (v) کے تحت دیوانی عدالت کے اختیارات کا استعمال کر سکے گی؛

(ہ) دفعہ 17 کے ضمن (10) کے تحت مجاز افسر کے ذریعے اپنایا جانے والا طریق کار؛

(و) فارم اور طریقہ جس میں دفعہ 36 کے ضمن (2) کے تحت کفالت اپیلی ٹرابیونل کے روبرو اپیل دائر کی جائے اور فیس جو ایسی اپیل کے ساتھ ہوگی؛

(ز) کفالت اپیلی ٹرابیونل کے ذریعہ دفعہ 36 کے ضمن (6) کے تحت اپیل کے نپٹارے کے لیے اپنایا جانے والا طریق کار؛

(ح) فارم جس میں دفعہ 42 کے ضمن (1) کے تحت اتھارٹی کے ذریعے حسابات کا سالانہ گوشوارہ مرتب کیا جائے گا؛

(ط) وقت جس کے اندر اور فارم اور طریقہ جس میں دفعہ 46 کے ضمن (1) کے تحت مرکزی حکومت کو اتھارٹی کے ذریعۂ گوشوارے اور رپورٹیں دی جائیں گی؛

(ی) کوئی دیگر معاملہ جو مقرر کیا جائے، یا مقرر ہو سکے یا جس کی نسبت قواعد کے ذریعہ توضیع کی جائے۔

ضوابط بنانے کا اختیار۔ 52۔ (1) اتھارٹی اس ایکٹ کو توضیعات کی عمل آوری کے لیے اطلاع نامہ کے ذریعہ اس ایکٹ اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کی مطابقت میں ضوابط بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے ضوابط سے مندرجہ ذیل تمام یا ان میں سے کسی امر کی توضیع کی جا سکے گی: یعنی:—

(الف) دفعہ 9 کے ضمن (1) کے تحت اتھارٹی کے اجلاسوں کے وقت اور جگہیں (ایسے اجلاسوں کے کورم کے بشمول) اور ایسے اجلاسوں میں اپنایا جانے والا طریق کار؛

(ب) دفعہ 11 کے ضمن (2) کے تحت اتھارٹی کے افسران اور دیگر ملازمین کی ملازمت کے قیود اور دیگر شرائط؛

(ج) دفعہ 12 کے ضمن (1) کے فقرہ (ب) میں محولہ پنشن اسکیموں کی نسبت اتھارٹی کے ذریعے بنائے جانے والے ضابطے اور وقت جس کے اندر ایسی اسکیموں کو اُس دفعہ کے ضمن (2) کے تحت بنائے گئے ضابطوں کے موافق بنایا جائے؛

(د) دفعہ 14 کے ضمن (2) کے فقرہ (و) کے تحت چندہ دہندگان کی شکایتوں کا ازالہ کرنے کے لیے میکانزم قائم کرنا؛

(ہ) فارم اور طریقہ جس میں دفعہ 14 کے ضمن (2) کے فقرہ (ن) کے تحت درمیانہ داروں کے ذریعہ بہی کھاتے مرتب رکھے جائیں گے اور حسابات کا گوشوارہ پیش کیا جائے گا؛

(و) دفعہ 20 کے ضمن (1) میں محولہ قومی پنشن نظام میں ترمیم؛

(ز) دفعہ 20 کے ضمن (2) کے فقرہ (ب) میں محولہ انفرادی پنشن کھاتہ سے رقم نکالنے کے لیے اس کی غرض، فریکوینسی اور حدود کی شرائط؛

(ح) شرائط جن کے تابع دفعہ 20 کے ضمن (2) کے فقرہ (ح) میں محولہ قومی پنشن نظام سے چندہ دہندہ کا خروج ہوگا؛

(ط) شرائط جن کے تابع چندہ دہندہ دفعہ 20 کے ضمن (2) کے فقرہ (ط) میں محولہ سالانہ وظیفہ خریدے گا؛

(ی) دفعہ 21 کے ضمن (2) کے تحت ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی کے فرائض اور کارہائے منصبی؛

(ک) دفعہ 21 کے ضمن (3) کے فقرہ شرطیہ کے تحت ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی کو قابل ادا منضبط اثاثوں کی معقول مالیت کے معاوضے کا تعین؛

(ل) دفعہ 22 کے ضمن (1) کے تحت حصہ رسدی اور ہدایات حاصل کرنے کا طریقہ اور انھیں ٹرسٹی بینک یا ریکارڈ رکھنے والی مرکزی ایجنسی، جیسی کہ صورت ہو، کو منتقل کرنا اور چندہ دہندگان کو منافع جات ادا کرنا اور ضمن (2) کے تحت نقطۂ وجود کے کام کاج کے انتظامی ضوابط؛

(م) دفعہ 23 کے ضمن (1) کے تحت طریقہ جس میں پنشن فنڈ حصہ رسدی وصول کر سکے گا، جمع کر سکے گا، اور چندہ دہندگان کو ادائیگیاں کر سکے گا، ضمن (2) کے تحت پنشن فنڈوں کی تعداد، ضمن (3) کے تحت پنشن فنڈ کا کام کاج اور ضمن (4) کے تحت پنشن فنڈ کے ذریعے اسکیموں کے انصرام کا طریقہ؛

(ن) دفعہ 27 کے ضمن (2) کے تحت فارم اور طریقہ جس میں رجسٹریشن کی سند عطا کیے جانے کے لیے درخواست دی جائے گی اور فیس جو ایسی درخواست کے ہمراہ ہوگی؛

(س) شرائط جن کے تابع دفعہ 27 کے ضمن (3) کے تحت کسی درمیانہ دار کو رجسٹریشن کی سند عطا کی جا سکے گی؛

(ع) دفعہ 27 کے ضمن (4) کے تحت درمیانہ داروں کی رجسٹریشن کی سند کو معطل یا منسوخ کرنے کا طریق کار اور طریقہ؛

(ف) دفعہ 30 کے ضمن (1) کے تحت فیصلہ دہندہ افسر کے ذریعے تحقیقات کرنے کے لیے طریق کار؛

(ص) دفعہ 31 کے ضمن (2) کے تحت درمیانہ دار کے گورنروں کے بورڈ یا منتظمین کے بورڈ کی منسوخی؛

(ق) دفعہ 31 کے ضمن (3) کے تحت ناظم کے ذریعے درمیانہ دار کے امور کا انصرام؛

(ر) دفعہ 41 کے ضمن (3) کے تحت چندہ دہندہ تعلیم و تحفظ فنڈ کا انصرام کرنے اور استعمال کرنے کا طریقہ؛

(ش) دفعہ 49 کے ضمن (2) کے تحت اتھارٹی کے اختیارات اور کارہائے منصبی کمیٹیوں کو تفویض کرنا؛

(ت) قومی پنشن نظام ٹرسٹ کا قیام، فرائض اور کارہائے منصبی کی انجام دہی؛

(ث) دیگر کوئی امر جو ضوابط کے ذریعہ مقرر کیا جانا مطلوب ہو یا مقرر کیا جائے یا جن کی نسبت ضوابط کے ذریعے توضیع کیا جانا مطلوب ہو یا توضیع کی جا سکے۔

قواعد اور ضوابط پارلیمنٹ کے سامنے رکھے جائیں گے۔ 53۔ اس ایکٹ کے تحت بنایا گیا ہر ایک قاعدہ اور ہر ایک ضابطہ، اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلدی ہو سکے، تیس دن کی کل مدت کے لیے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے، جب اس کا اجلاس جاری ہو، رکھا جائے گا جو ایک ہی اجلاس یا دو یا دو سے زائد یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں پر مشتمل ہو سکتی ہے اور اگر متذکرہ بالا اجلاس یا اجلاسوں کے فوراً بعد ہونے والے اجلاس کے منقضی ہونے سے

پہلے دونوں ایوان قاعدہ یا ضابطہ میں کوئی ترمیم کرنے پر اتفاق کریں یا دونوں ایوان متفق ہوں کہ قاعدہ یا ضابطہ نہں بنایا جانا چاہیے تو اس کے بعد قاعدہ یا ضابطہ ایسی ترمیم شدہ صورت میں موثر ہوگا یا کوئی اثر نہیں رکھے گا، جیسی بھی صورت ہو، تاہم ایسی کوئی ترمیم یا کالعدمی اُس قاعدہ یا ضابطہ کے تحت ماقبل کیے گئے کسی امر کے جواز کو مضرت نہیں پہنچائے گی۔

مشکلات رفع کرنے کا اختیار۔ 54۔ اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے میں کوئی دشواری پیش آئے تو مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں شائع حکم نامہ کے ذریعہ ایسی توضیعات بنا سکے گی جو اس ایکٹ کی توضیعات کے متناقض نہ ہوں اور جو اسے دشواری رفع کرنے کے لیے ضروری معلوم ہوں:

مگر شرط یہ کہ اس ایکٹ کے نفاذ سے پانچ سال منقضی ہونے کے بعد اس دفعہ کے تحت ایسا کوئی حکم نامہ نہیں بنایا جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت بنایا گیا ہر حکم نامہ اس کے بنائے جانے کے بعد، جتنی جلدی ممکن ہو سکے، پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان کے سامنے رکھا جائے گا۔

دیگر قوانین کے اطلاق کی ممانعت نہیں ہوگی۔ 55۔ اس ایکٹ کی توضیعات فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کی توضیعات کے اضافہ میں ہوں گی نہ کہ اُن کی منسوخی میں۔

استثناء۔ 56۔ عبوری پنشن فنڈ انضباطی اور ترقیاتی اتھارٹی اور مرکزی حکومت کے ذریعے حکومت بھارت کی وزارت مالیات میں قراردادوں، نمبر ایف نمبر 5/7/2003۔ای سی بی اور پی آر بتاریخ 10 اکتوبر، 2003 اور ایف نمبر 2007(6) پی آر بتاریخ 14 نومبر، 2008 اور اطلاع نامہ ایف نمبر 5/7/2003 ای سی بی اور پی آر بتاریخ 22 دسمبر 2003 کے تحت کیا گیا کوئی امر یا کی گئی کوئی کارروائی اس ایکٹ کی مماثلی توضیعات کے تحت کیا گیا یا کی گئی متصور ہوگی۔

سکریٹری، حکومت بھارت۔

بھارت کے صدر نے دی پنشن فنڈ ریگولیٹری اینڈ ڈیولپمنٹ اتھارٹی ایکٹ، 2013 کے اردو ترجمے کو مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لیے مجاز کر دیا ہے۔

سکریٹری، حکومت بھارت۔

The Urdu Text of the Pension Fund Regulatory and Development Authority Act, 2013 has been authorized for its publication in the official gazette by President of India under clause (a) of section 2 of the Authoritative Text (Central Laws) Act, 1973.

Secretary to the Government of India.

تحفظ آگاہ کنندگان ایکٹ، 2014

نمبر 17 بابت سال 2014

[9 مئی، 2014]

ایکٹ، تا کہ کسی سرکاری ملازم کے خلاف بدعنوانی کے کسی الزام یا اختیار کے عمداً بیجا استعمال یا اختیار تمیزی کے عمداً بیجا استعمال پر انکشاف سے متعلق شکایات حاصل کرنے کے لیے اور ایسے انکشاف میں تحقیقات کرنے یا تحقیقات کروانے کے لیے اور ایسی شکایت کرنے والے شخص کی نشانہ سازی کے خلاف معقول تحفظ فراہم کرنے کے لیے اور اس سے منسلک اور اس کے ضمنی امور کے لیے ایک میکانزم قائم کیا جائے۔

پارلیمنٹ جمہوریہ بھارت کے باسٹھویں سال میں حسب ذیل قانون وضع کرتی ہے:—

باب 1

ابتدائیہ

مختصر نام، وسعت اور نفاذ۔ 1۔ (1) یہ ایکٹ تحفظ آگاہ کنندگان ایکٹ، 2014 کہا جائے گا۔

(2) یہ *[ریاست جموں و کشمیر کے سوائے] پورے بھارت پر وسعت پذیر ہوگا۔

(3) یہ ایسی تاریخ پر نافذ العمل ہوگا جو کہ مرکزی حکومت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے مقرر کرے اور اس ایکٹ کی مختلف توضیعات کے لیے مختلف تاریخیں مقرر کی جاسکیں گی اور اس ایکٹ کو نافذ کرنے کے لیے کسی توضیع میں کسی حوالہ کے معنیٰ اس توضیع کے نافذ العمل ہونے کے حوالے کے طور پر لیے جائیں گے۔

اس ایکٹ کی توضیعات کا اطلاق خصوصی حفاظتی دستہ پر نہیں ہوگا۔ 2۔ اس ایکٹ کی توضیعات کا اطلاق یونین کی مسلح افواج پر نہیں ہوگا، جو خصوصی حفاظتی دستہ ایکٹ، 1988 کے تحت تشکیل شدہ خصوصی حفاظتی دستہ ہے۔

* ایکٹ نمبر 34 بابت 2019 کے ذریعہ حذف۔

تعریفات۔ 3۔ اس ایکٹ میں بجزاس کے کہ سیاق عبارت سے دیگرطور پرمطلوب ہو؛—

(الف) ''مرکزی ویجلنس کمیشن'' سے مرکزی ویجلنس ایکٹ، 2003 کی دفعہ 3 کے ضمن (1) کے تحت قائم کردہ کمیشن مراد ہے؛

(ب) ''حاکم مجاز'' سے مراد—

(i) وزراء کی قومی کونسل کے رکن کی نسبت، وزیراعظم ہے؛

(ii) وزیر سے مختلف پارلیمنٹ کے رکن کی نسبت، جیسی بھی صورت ہو، راجیہ سبھا کا میرمجلس ہے، اگر ایسا رکن راجیہ سبھا کا رکن ہو، یا لوک سبھا اسپیکر ہے اگر ایسا رکن لوگ سبھا کا رکن ہو؛

(iii) ریاست یا مرکزی علاقے میں وزراء کی کونسل کے رکن کی نسبت، جیسی بھی صورت ہو، ریاست یا مرکزی علاقہ کے وزیراعلیٰ ہے؛

(iv) ریاست یا مرکزی علاقے کی قانون سازکونسل یا قانون سازاسمبلی کے وزیر سے مختلف رکن کی نسبت، جیسی بھی صورت ہو، قانون سازکونسل کا چیئرمین ہے اگر ایسا رکن کونسل کا رکن ہو یا قانون سازاسمبلی کا اسپیکر ہے اگر ایسا رکن اسمبلی کا رکن ہو؛

(v) (الف) کسی جج (ماسوائے سپریم کورٹ یا عدالت عالیہ کے جج کے) بشمول قانون کے ذریعے بااختیار کسی شخص کے، چاہے بذات خود یا اشخاص کی کسی انجمن کے رکن کے بطور کوئی فیصلہ جاتی کام سرانجام دینے کی نسبت؛ یا

(ب) عدل گستری کی نسبت کوئی فرض انجام دینے کے لیے عدالت انصاف کے ذریعے مجاز کسی شخص بشمول ایسی عدالت کے ذریعے مقرر کردہ کسی تصفیہ حساب کنندہ، رسیور یا کمشنر کی نسبت؛ یا

(ج) کسی ثالث یا دیگر شخص جس کو عدالت انصاف یا کسی مجاز سرکاری اتھارٹی کے ذریعے فیصلہ یا رپورٹ کے لیے کوئی دعویٰ یا معاملہ سپرد کیا گیا ہو، کی نسبت،

عدالت عالیہ ہے؛

(vi) (الف) وزراء، ارکان پارلیمنٹ یا آئین کی دفعہ 33 کے فرقہ (الف) یا فرقہ (ب) یا فقرہ (ج) یا فقرہ (د) میں محولہ ارکان یا اشخاص کے سوائے مرکزی حکومت کی ملازمت میں یا تنخواہ پر یا کسی سرکاری فرض کی

انجام دہی کے لیے کمیشن یا فیس کی صورت میں مرکزی حکومت کے ذریعے معاوضہ پر یا مرکزی ایکٹ کے تحت یا ذریعے قائم شدہ سوسائٹی یا مقامی اتھارٹی یا کارپوریشن یا مرکزی حکومت کے زیر ملکیت یا زیر کنٹرول یا امداد یافتہ کسی اتھارٹی یا انجمن یا سرکاری کمپنی جیسا کہ کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 617 میں تعریف کی گئی ہے جو مرکزی حکومت کے زیر ملکیت یا زیر نگرانی ہو کی ملازمت میں یا تنخواہ پر کسی شخص کی نسبت؛ یا

(ب) کسی شخص جو ایسے عہدہ پر فائز ہو جس کی رو سے وہ انتخابی فہرست مرتب کرنے، شائع کرنے، قائم کرنے یا نظر ثانی کرنے کے لیے یا پارلیمنٹ یا کسی ریاستی قانون سازیہ کے انتخابات کی نسبت کسی انتخاب یا کسی انتخاب کا حصہ منعقد کرنے کے لیے بااختیار بنایا گیا ہو کی ،نسبت؛ یا

(ج) کسی شخص جو ایسے عہدہ پر فائز ہو جس کی رُو سے وہ کوئی سرکاری فرض (ماسوائے وزراءاوراركان پارلیمنٹ) انجام دینے کے لیے مجاز ہو یا مطلوب ہو کی نسبت؛ یا

(د) کسی شخص جو زراعت، صنعت، تجارت یا بنک کاری میں لگی کسی رجسٹر شدہ کوآپریٹو سوسائٹی جو مرکزی حکومت سے یا مرکزی ایکٹ کے تحت قائم شدہ کسی کارپوریشن یا کسی اتھارٹی یا انجمن یا مرکزی حکومت کے زیر ملکیت یا زیر نگرانی یا زیر امداد کسی سرکاری کمپنی جیسا کہ کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 617 میں تعریف کی گئی ہو سے کوئی مالی امداد حاصل کر رہی ہو یا حاصل کی ہو، کا صدر، سیکریٹری یا دیگر عہدیدار ہو، کی نسبت؛ یا

(ہ) کسی شخص جو مرکزی سروس کمیشن یا بورڈ، جس نام سے بھی اسے پکارا جائے، کا چیئرمین، رکن یا ملازم ہو یا ایسے کمیشن یا بورڈ کی جانب سے کوئی امتحان منعقد کرنے یا کوئی انتخاب عمل میں لانے کے لیے ایسے کمیشن یا بوڈ کے ذریعے مقررہ کسی انتخابی کمیٹی کا رکن ہو کی نسبت؛ یا

(و) کسی شخص، جو مرکزی ایکٹ کے ذریعے قائم شدہ یا مرکزی حکومت کے ذریعے قائم شدہ یا زیر نگرانی یا زیر امداد کسی یونیورسٹی کا وائس چانسلر یا گورننگ باڈی کا رکن، پروفیسر، ساتھی پروفیسر، معاون پروفیسر، ریڈر، لکچرار یا کوئی دیگر استاد یا ملازم جسے کسی بھی نام سے پکارا جائے، ہو اور کسی شخص جس کی خدمات ایسی یونیورسٹی یا ایسی کسی دیگر سرکاری اتھارٹی نے امتحانات کرانے یا منعقد کرنے کی نسبت حاصل کی ہوں، کی نسبت؛ یا

(ز) کسی شخص جو کسی تعلیمی، سائنسی، سماجی، ثقافتی یا دیگر ادارہ جس طریقے میں بھی وہ قائم کیا گیا ہو، جو مرکزی حکومت یا مقامی یا دیگر سرکاری اتھارٹی سے کوئی مالی معاونت حاصل کر رہا ہو یا حاصل کی ہو، کا عہدیدار یا ملازم ہو کی نسبت،

مرکزی ویجلنس کمیشن یا کوئی دیگر اتھارٹی، جیسا کہ مرکزی حکومت اس ایکٹ کے تحت سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے اس بارے میں صراحت کرے، ہے،

(vii) (الف) ریاست کے وزراء، ارکان قانون ساز کونسل یا قانون ساز اسمبلی کے سوائے ریاستی حکومت کی ملازمت میں یا تنخواہ پر کسی سرکاری فرض کی انجام دہی کے لیے کمیشن یا فیس کی صورت میں ریاستی حکومت کے ذریعے معاوضہ پر یا صوبائی یا ریاستی ایکٹ کے تحت یا ذریعے قائم شدہ سوسائٹی یا مقامی اتھارٹی یا کسی کارپوریشن یا ریاستی حکومت کے زیرِ ملکیت یا زیرِ کنٹرول یا امداد یافتہ کسی اتھارٹی یا انجمن یا سرکاری کمپنی جیسا کہ کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 617 میں تعریف کی گئی ہے جو ریاستی حکومت کے زیرِ قبضہ یا زیرِ نگرانی ہو، کے زیر ملکیت یا زیرِ نگرانی ہو کی ملازمت میں یا تنخواہ پر کسی شخص کی نسبت؛ یا

(ب) کسی شخص جو ایسے عہدہ پر فائز ہو جس کی رَو سے وہ انتخابی فہرست مرتب کرنے، شائع کرنے، قائم کرنے یا نظر ثانی کرنے کے لیے یا ریاست میں بلدیاتی یا پنچایتی یا دیگر مقامی انجمن کی نسبت کسی انتخاب یا کسی انتخاب کا حصہ منعقد کرنے کے لیے بااختیار بنایا گیا ہو، کی نسبت؛ یا

(ج) کسی شخص جو ایسے عہدہ پر فائز ہو جس کی رَو سے وہ ریاستی حکومت کے امور کی نسبت (ماسوائے ریاستی وزراء اور ارکانِ قانون ساز کونسل یا قانون ساز اسمبلی کے) کوئی سرکاری فرض انجام دینے کے لیے مجاز کیا گیا ہو یا مطلوب ہو، کی نسبت؛ یا

(د) کسی شخص جو زراعت، صنعت، تجارت یا بنک کاری میں لگی کسی رجسٹر شدہ کوآپریٹیو سوسائٹی جو ریاستی حکومت سے یا صوبائی یا ریاستی ایکٹ کے تحت قائم شدہ کسی کارپوریشن یا کسی اتھارٹی یا ریاستی حکومت کے زیر ملکیت یا زیرِ نگرانی یا زیر امداد کسی سرکاری کمپنی جیسا کہ کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 617 میں تعریف کی گئی ہو، سے کوئی مالی امداد حاصل کر رہی ہو یا حاصل کی ہو، کا صدر، سیکریٹری یا دیگر عہدہ دار ہو، کی نسبت؛ یا

(ہ) کسی شخص جو ریاستی سروس کمیشن یا بورڈ، جس نام سے بھی اسے پکارا جائے، کا چیئرمین، رکن یا ملازم ہو یا ایسے کمیشن یا بورڈ کی جانب سے کوئی امتحان منعقد کرنے یا کوئی انتخاب عمل میں لانے کے لیے ایسے کمیشن یا بورڈ کے ذریعے مقررہ کسی انتخابی کمیٹی کا رکن ہو، کی نسبت؛ یا

(و) کسی شخص جو وائس چانسلر یا گورننگ باڈی کا رکن، صوبائی یا ریاستی ایکٹ کے ذریعے قائم شدہ یا ریاستی حکومت کے ذریعے قائم شدہ یا زیرنگرانی یا زیرامداد کسی یونیورسٹی کا پروفیسر، ساتھی پروفیسر، معاون پروفیسر، ریڈر، لیکچرار یا کوئی دیگر استاد یا ملازم، جسے کسی بھی نام سے پکارا جائے، ہو اور کسی شخص جس کی خدمات ایسی یونیورسٹی یا ایسی کسی دیگر سرکاری اتھارٹی نے امتحانات منعقد کرانے یا منعقد کرنے کی نسبت حاصل کی ہوں، کی نسبت؛ یا

(ز) کسی شخص جو کسی تعلیمی، سائنسی، سماجی، تمدنی یا دیگر ادارہ، جس طریقہ میں بھی قائم کیا گیا ہو، جو ریاستی حکومت یا مقامی یا دیگر پبلک اتھارٹی سے کوئی معاونت حاصل کر رہا ہو یا حاصل کی ہو، کا عہدہ دار یا ملازم ہو، کی نسبت، ریاستی ویجلنس کمیشن، اگر کوئی ہو، یا ریاستی حکومت کا کوئی افسر یا کوئی دیگر اتھارٹی جیسا کہ ریاستی حکومت اس ایکٹ کے تحت سرکاری گزٹ میں اعلان نامہ کے ذریعے اس بارے میں صراحت کرے، ہے،

(viii) آئین کی دفعہ 33 کے فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) یا فقرہ (ج) یا فقرہ (د) میں محولہ ارکان یا اشخاص کی نسبت، کوئی اتھارٹی یا اتھارٹیاں جیسا کہ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، جو اس کی نسبت اختیار سماعت رکھتے ہوں، اس ایکٹ کے تحت اس بارے میں اطلاع نامہ کے ذریعے سرکاری گزٹ میں صراحت کرے، ہے؛

(ج) ''شکایت کنندہ'' سے مراد ایسا کوئی شخص ہے جو اس ایکٹ کے تحت انکشاف سے متعلق شکایت درج کرے؛

(د) ''انکشاف'' سے،—

(i) انسداد بدعنوانی ایکٹ، 1988 کے تحت کسی فوجداری جرم کا اقدام یا ارتکاب؛

(ii) اختیار کا عمداً بیجا استعمال یا اختیار تمیزی کا عمداً بیجا استعمال جس کی رُو سے حکومت کو واضح نقصان اُٹھانا پڑے یا سرکاری ملازم یا کسی تیسرے فریق کو واضح ناجائز فائدہ حاصل ہو؛

(iii) سرکاری ملازم کے ذریعے فوجداری جرم کے اقدام یا ارتکاب،

سے متعلق شکایت مراد ہے، جو تحریراً یا الیکٹرانک میل یا الیکٹرانک میل پیغام کے ذریعے سرکاری ملازم کے خلاف کی گئی ہو اور اس میں دفعہ 4 کے ضمن (2) میں محولہ مفاد عامہ میں انکشاف شامل ہے؛

(ہ) ''الیکٹرانک میل'' یا ''الیکٹرانک میل پیغام'' سے مراد کسی کمپیوٹر، کمپیوٹر نظام، ذرائع کمپیوٹر مواصلاتی آلہ پر پیدا شدہ یا ترسیل شدہ یا حاصل شدہ اطلاع ہے جس میں عبارت، تصویر سمعی، بصری اور دیگر الیکٹرانک ریکارڈ والے مشمولات جن کی میسج کے ساتھ ترسیل کی جا سکے، شامل ہیں؛

(و) ''سرکاری کمپنی'' سے کمپنی ایکٹ، 1956 کی دفعہ 617 میں محولہ کمپنی مراد ہے؛

(ز) ''اطلاع نامہ'' سے بھارت کے گزٹ، جیسی بھی صورت ہو، ریاست کے سرکاری گزٹ میں شائع شدہ اطلاع نامہ مراد ہے؛

(ح) ''سرکاری اتھارٹی'' سے کوئی اتھارٹی، جماعت یا ادارہ مراد ہے جو حاکم مجاز کے اختیار سماعت کے دائرے میں آتا ہو؛

(ط) ''سرکاری ملازم'' کے وہی معنیٰ ہونگے جو اسے انسداد بدعنوانی ایکٹ، 1988 کی دفعہ 2 کے فقرہ (ج) میں تفویض کیے گئے ہیں لیکن اس میں سپریم کورٹ کا جج یا عدالت عالیہ کا جج شامل نہیں ہے؛

(ی) ''مقررہ'' سے اس ایکٹ کے تحت مرکزی حکومت اور ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کے ذریعے بنائے گئے قواعد سے مقررہ مراد ہے۔

(ک) ''ضوابط'' سے اس ایکٹ کے تحت حاکم مجاز کے ذریعے بنائے گئے ضوابط مراد ہیں۔

باب - II
مفاد عامہ میں انکشاف

مفاد عامہ میں انکشاف کی ضرورت۔ 4۔ (1) سرکاری راز ایکٹ، 1923 کی توضیعات میں کسی امر کے باوجود کوئی سرکاری ملازم یا کوئی دیگر شخص بشمول کسی غیر سرکاری ادارے کے، مفاد عامہ میں حاکم مجاز کے روبرو کوئی انکشاف کر سکتا ہے۔

(2) اس ایکٹ کے تحت کیے گئے کسی انکشاف کو اس ایکٹ کی اغراض کے لیے مفاد عامہ میں انکشاف تصور کیا جائے گا اور حاکم مجاز کے رُوبرو کیا جائے گا اور انکشاف کرنے والی شکایت حاکم مجاز کی طرف سے ایسے حاکم کے ذریعے موصول کی جائے گی جیسا کہ حاکم مجاز کے ذریعے بنائے گئے ضوابط سے صراحت کی جائے۔

(3) ہرکوئی انکشاف نیک نیتی سے کیا جائے گا اور انکشاف کرنے والا شخص ذاتی اقرارنامہ دے گا جس میں بیان ہو کہ وہ معقول طور پر یقین رکھتا ہے کہ اس کے ذریعے منکشف اطلاع اور اس میں درج الزام حقیقتاً صحیح ہے۔

(4) ہرکوئی انکشاف مصرحہ طریق کار کے مطابق تحریراً یا الیکٹرانک میل یا الیکٹرانک میل پیغام کے ذریعے کیا جائے گا اور اس میں پوری تفاصیل درج ہوں گی اور تائیدی دستاویزات یا دیگر مواد، اگر کوئی ہو، کے ساتھ ہوگا۔

(5) حاکم مجاز، اگر وہ ٹھیک سمجھے، انکشاف کرنے والے شخص کو مزید اطلاع یا تفاصیل کے لیے ہدایت دے سکے گا۔

(6) حاکم مجاز کے ذریعے مفاد عامہ میں انکشاف پر کوئی کارروائی نہیں ہوگی اگر انکشاف میں مفاد عامہ میں انکشاف کرنے والے شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت ظاہر نہ ہو یا شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت غلط یا جھوٹی پائی جائے۔

باب - III
مفاد عامہ میں انکشاف سے متعلق تحقیقات

مفاد عامہ میں انکشاف کی موصولی پر حاکم مجاز کے اختیارات اور کارہائے منصبی۔ 5- (1) اس ایکٹ کی توضیحات کے تابع حاکم مجاز دفعہ 4 کے تحت مفاد عامہ میں انکشاف کی موصولی پر،—

(الف) شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم سے اس بات کو یقینی بنائے گا کہ آیا وہ وہی شخص یا سرکاری ملازم تھا جس نے انکشاف کیا یا نہیں؛

(ب) شکایت کنندہ کی شناخت پوشیدہ رکھے گا بجز اس کے کہ شکایت کنندہ نے بذات خود کسی دیگر دفتر یا اتھارٹی کو مفاد عامہ میں انکشاف یا اپنی شکایت کے دوران یا دیگر طور اپنی شناخت کا اظہار کیا ہو۔

(2) حاکم مجاز شکایت کی موصولگی پر اور شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت پوشیدہ رکھتے ہوئے پہلے ایسے طریقہ میں اور ایسے وقت کے اندر جیسا کہ مقرر کیا جائے اس بات کو یقینی بنانے کے لیے محتاط تحقیقات کرے گا کہ آیا انکشاف میں تحقیقات کے لیے مزید کارروائی کی کوئی بنیاد ہے۔

(3) اگر حاکم مجاز چاہے محتاط تحقیقات کے نتیجے میں، یا بغیر کسی تحقیقات کے از خود انکشاف کی بنیاد پر، یہ رائے رکھتا ہے کہ انکشاف میں تحقیقات کرنا درکار ہے تو یہ متعلقہ تنظیم یا اتھارٹی کے محکمہ، بورڈ یا کارپوریشن کے دفتر یا متعلقہ دفتر کے سربراہ سے ایسے وقت کے اندر جیسا کہ اس کے ذریعے صراحت کی جائے، آراء یا وضاحت یا رپورٹ طلب کرے گا۔

(4) ضمن (3) میں محولہ آرا، یا وضاحت یا رپورٹ طلب کرنے کے دوران حاکم مجاز شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت ظاہر نہیں کرے گا اور متعلقہ تنظیم کے محکمہ یا متعلقہ دفتر کے سربراہ کو شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت ظاہر نہ کرنے کی ہدایت دے گا:

مگر شرط یہ کہ اگر حاکم مجاز کی رائے ہے کہ ایسے عام انکشاف پر ضمن (3) کے تحت ان سے آراء یا وضاحت یا رپورٹ طلب کرنے کی غرض سے یہ ضروری بن گیا کہ شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت کا اظہار متعلقہ تنظیم یا اتھارٹی، بورڈ یا کارپوریشن یا متعلقہ دفتر کے سربراہ سے کیا جائے تو حاکم مجاز شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی ماقبل تحریری رضامندی کے ساتھ مذکورہ غرض کے لیے شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت کا اظہار متعلقہ تنظیم یا اتھارٹی، بورڈ یا کارپوریشن یا متعلقہ دفتر کے سربراہ سے کر سکتا ہے؛

مزید شرط یہ کہ اُس صورت میں جب شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم اس بات سے اتفاق نہ کرے کہ اس کا نام محکمہ کے سربراہ سے ظاہر کیا جائے تو شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم، جیسی بھی صورت ہو، اپنی شکایت کی تائید میں تمام دستاویزی ثبوت حاکم مجاز کو فراہم کرے گا۔

(5) متعلقہ تنظیم یا دفتر کا سربراہ ایسے شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کی شناخت بالواسطہ یا بلاواسطہ ظاہر نہیں کرے گا جس نے انکشاف کیا ہو۔

(6) حاکم مجاز، اگر تحقیقات کرنے کے بعد یہ رائے رکھتا ہو کہ —

(الف) انکشاف میں درج حقایق اور الزامات بیہودہ یا ایزا رساں ہیں؛ یا

(ب) تحقیقات کرنے کے لیے کوئی معقول بنیاد نہیں ہے،

تو یہ معاملہ بند کرے گا۔

(7) ضمن (3) میں محولہ آراء یا وضاحت یا رپورٹ موصول ہونے کے بعد، اگر حاکم مجاز کی یہ رائے ہے کہ ایسی آراء یا وضاحت یا رپورٹ سے اختیار کا عمداً بیجا استعمال یا اختیار تمیزی کا عمداً بیجا استعمال کا اظہار ہوتا ہے یا بداعمالی کے الزامات کی تائید ہوتی ہے تو یہ پبلک اتھارٹی کو مندرج ذیل میں کوئی ایک یا زائد اقدام کرنے کی سفارش کرے گی؛ یعنی:۔۔۔

(i) متعلقہ سرکاری ملازم کے خلاف کارروائی شروع کرنا؛

(ii) بداعمالی یا عہدے کے غلط استعمال یا اختیار تمیزی کا غلط استعمال، جیسی بھی صورت ہو، کے نتیجے میں حکومت کو ہوئے نقصان کا ازالہ کرنے کے لیے مناسب انتظامی اقدام کرنا؛

(iii) فی الوقت نافذ العمل متعلقہ قوانین کے تحت فوجداری کارروائیوں کے آغاز کے لیے مناسب اتھارٹی یا ایجنسی کو سفارش کرنا، اگر معاملے کے حقائق اور حالات ایسا کرنے کی اجازت دیتے ہوں؛

(iv) اصلاحی اقدام اٹھانے کے لیے سفارش کرنا؛

(v) دیگر کوئی ایسے اقدام کرنا جو فقرہ جات (i) تا (iv) کے تحت نہ آتے ہوں، اور جو اس ایکٹ کی غرض کے لیے ضروری ہوں۔

(8) پبلک اتھارٹی جس سے ضمن (7) کے تحت سفارش کی جائے، ایسی سفارش کی موصولگی سے 3 ماہ کے اندر یا ایسی توسیع شدہ مُدّت کے اندر جو تین ماہ سے تجاوز نہ کرے، جیسا کہ پبلک اتھارٹی کی عرض پر حاکم مجاز اجازت دے، اس سفارش پر فیصلہ لے گی:

مگر شرط یہ کہ پبلک اتھارٹی کی طرف سے حاکم مجاز کی سفارش کے ساتھ اتفاق نہ کرنے کی صورت میں یہ ایسی نا اتفاقی کے لیے وجوہات درج کرے گی۔

(9) حاکم مجاز، تحقیقات کرنے کے بعد شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کو، شکایت پر کی گئی کارروائی اور اس کے حتمی نتیجہ کے بارے میں آگاہ کرے گا:

مگر شرط یہ ہے کہ اس صورت میں، جب تحقیقات کرنے کے بعد حاکم مجاز معاملہ کو بند کرنے کا فیصلہ کرے تو یہ معاملہ کو بند کرنے کا حکم صادر کرنے سے پہلے، شکایت کنندہ کو، اگر شکایت کنندہ ایسا چاہے تو سنوائی کا موقع فراہم کرے گا۔

معاملات جن میں حاکم مجاز تحقیقات نہیں کرے گا۔ 6۔ (1) اگر کسی مصرحہ معاملہ یا انکشاف میں اُٹھائے گئے کسی مسئلہ کا تصفیہ، ایسی عدالت یا ٹریبونل کے ذریعہ کیا گیا ہو جو مسئلہ کا تصفیہ کرنے کا مجاز ہو، تو حاکم مجاز معاملات یا انکشاف میں اٹھائے گئے مسئلے کو زیر غور لانے کے بعد اس حد تک انکشاف کا نوٹس نہیں لے گا جہاں تک انکشاف ایسے مسئلہ کو دوبارہ کھولنے کا مطالبہ کرے۔

(2) حاکم مجاز ایسے کسی انکشاف پر غور یا تحقیقات نہیں کرے گا،—

(الف) جس کی نسبت سرکاری ملازمین (تحقیقات) ایکٹ، 1850 کے تحت رسمی اور سرکاری تحقیقات کا حکم دیا گیا ہو؛ یا

(ب) اُس معاملے کی نسبت جو تحقیقات کمیشن ایکٹ، 1952 کے تحت تحقیقات کے لیے سپرد کیا گیا ہو۔

(3) حاکم مجاز الزام پر مضمر کسی ایسے انکشاف کی تحقیقات نہیں کرے گا، اگر شکایت اُس تاریخ سے سات سال کے اختتام کے بعد کی جائے جس پر فعل، جس کے خلاف شکایت ہو، مبینہ طور واقع ہوا ہو۔

(4) اس ایکٹ میں کوئی بھی امر حاکم مجاز کو اس ایکٹ کے تحت کسی تحقیقات میں ملازم کے ذریعہ اپنے فرض کی انجام دہی میں نیک نیتی سے کی گئی کارروائی یا نیک نیتی سے استعمال کیے گئے اختیار تمیزی پر (بشمول انتظامی یا قانونی اختیار تمیزی کے) سوال اُٹھانے کے لیے بااختیار بنانے میں تعبیر نہیں کیا جائے گا۔

باب - IV

حاکم مجاز کے اختیارات

حاکم مجاز کے اختیارات۔ 7۔ (1) فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے تحت حاکم مجاز پر تفویض اختیارات کو مضرت پہنچائے بغیر، حاکم مجاز کسی تحقیقات کی غرض سے کسی سرکاری ملازم یا کسی دیگر شخص کو جو اس کی رائے میں تحقیقات سے متعلق اطلاع دینے یا تحقیقات سے متعلق دستاویزات پیش کرنے یا تحقیقات میں تعاون دینے کا اہل ہو، ایسی کوئی اطلاع پیش کرنے یا ایسی کوئی دستاویز پیش کرنے جیسا کہ متذکرہ غرض کے لیے ضروری ہو، کے لیے طلب کر سکے گا۔

(2) ایسی کسی تحقیقات کی غرض کے لیے (بشمول ابتدائی تحقیقات کے) حاکم مجاز کو مندرجہ ذیل معاملات کی نسبت مجموعہ ضابطہ دیوانی، 1908 کے تحت مقدمہ کی سماعت کے دوران دیوانی عدالت کے تمام اختیارات حاصل ہوں گے:

(الف) کسی شخص کو سمن بھیجنا اور حاضری کرانا اور اس کا حلف پر بیان لینا؛

(ب) کسی دستاویز کا انکشاف اور پیش کرانا؛

(ج) حلف پر شہادت حاصل کرنا؛

(د) کسی عدالت یا دفتر سے کوئی سرکاری ریکارڈ یا اس کی نقل طلب کرنا؛

(ہ) گواہان یا دستاویزات کی پڑتال کے لیے کمیشن جاری کرنا؛

(و) دیگر ایسے معاملات جیسا کہ مقرر کیے جائیں۔

(3) حاکم مجاز، مجموعہ ضابطہ فوجداری، 1973 کی دفعہ 195 اور باب XXVI کی غرض کے لیے دیوانی عدالت متصور ہوگا اور حاکم مجاز کے روبرو ہر ایک کارروائی مجموعہ تعزیرات بھارت کی دفعات 193 اور 228 کے معنوں میں اور دفعہ 196 کی اغراض کے لیے عدالتی کارروائی تصور کی جائے گی۔

(4) دفعہ 8 کی توضیعات کے تابع، حکومت یا کسی سرکاری ملازم کو پیش کردہ یا ان کے ذریعے موصولہ اطلاع کے انکشاف پر، چاہے سرکاری راز ایکٹ، 1923 یا فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون کے ذریعے عائد راز داری یا بندش کو حاکم مجاز یا تحریری طور پر مجاز کردہ کسی دیگر شخص یا ایجنسی کے سامنے کارروائی میں کسی سرکاری ملازم کے ذریعے رکھنے کی ذمہ داری کا دعویٰ نہیں کیا جائے گا اور حکومت یا کوئی سرکاری ملازم ایسی کسی تحقیقات کی نسبت دستاویزات کو پیش کرنے یا گواہی دینے کی نسبت کسی ایسی مراعات کا حقدار نہیں ہوگا جس کی اجازت کسی قانون موضوعہ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے ذریعے دی گئی ہو:

مگر شرط یہ کہ حاکم مجاز، دیوانی عدالت کے ان اختیارات کا استعمال کرتے وقت ایسے ضروری اقدام کرے گا جس سے اس بات کی یقین دہانی ہو کہ شکایت کرنے والے شخص کی شناخت ظاہر نہیں کی گئی ہے یا سمجھوتہ نہیں کیا گیا ہے۔

انکشاف سے مستثنیٰ بعض معاملات۔ 8۔ (1) کسی بھی شخص کو اس ایکٹ میں درج توضیعات کی رُو سے اس ایکٹ کے تحت تحقیقات میں ایسی کوئی اطلاع یا ایسے کسی سوال کا جواب دینے یا کوئی دستاویز یا اطلاع پیش کرنے یا دیگر کوئی معاونت پیش کرنے کی ہدایت نہیں دی جائے گی یا مجاز نہیں بنایا جائے گا اگر ایسے سوال یا دستاویز یا اطلاع سے مضرت رساں طور پر بھارت کی خود مختاری اور سالمیت کے مفاد، مملکت کی سلامتی، بیرونی مملکت کے ساتھ دوستانہ تعلقات، عوامی نظم ونسق، شائستگی یا اخلاقایات یا توہینِ عدالت، ہتکِ عزت یا کسی جرم کے لیے ترغیب کی نسبت اثر انداز ہونے کا احتمال ہو،—

(الف) جس میں مرکزی حکومت کی کابینہ یا کابینہ کی کسی کمیٹی کی کارروائیوں کا انکشاف شامل ہو؛

(ب) جس میں ریاستی حکومت کی کابینہ یا کابینہ کی کسی کمیٹی کی کارروائیوں کا انکشاف شامل ہو،

اور اس ضمن کی غرض کے لیے بھارتی حکومت کے سکریٹری یا ریاستی حکومت کے سکریٹری، جیسی بھی صورت ہو، یا مرکزی یا ریاستی حکومت سے اس طرح مجاز کردہ کسی اتھارٹی کے ذریعے جاری کیا گیا سرٹیفکٹ، جو اس بات کی تصدیق کرے کہ کوئی اطلاع، جواب یا دستاویز کا کوئی حصہ، فقرہ (الف) یا فقرہ (ب) میں مصرحہ نوعیت کا ہے، واجب التعمیل اور حتمی ہوگی۔

(2) ضمن (1) کی توضیعات کے تابع کوئی بھی شخص اس ایکٹ کے تحت ہونے والی کسی بھی تحقیقات کی اغراض کے لیے کوئی ایسی شہادت پیش کرنے یا دستاویز فراہم کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جائے گا جو کہ وہ عدالت کے سامنے پیش کرنے یا فراہم کرنے کے لیے مجبور نہیں کیا جا سکتا ہو۔

حاکم مجاز کی موزوں مشینری کے اوپر نگرانی۔ 9۔ (1) ہر ایک پبلک اتھارٹی دفعہ 5 کے ضمن (3) کے تحت اسے بھیجے گئے انکشافات کی تجویز یا تحقیقات کی غرض سے ایک موزوں مشینری قائم کرے گی۔

(2) حاکم مجاز انکشاف کی تجویز اور تحقیقات کی غرض سے ضمن (1) کے تحت قائم کی گئی مشینری کی نگرانی کرے گا اور وقتاً فوقتاً اس کے مناسب کام کاج کے لیے ایسی ہدایات جاری کرے گا جیسا کہ یہ ضروری سمجھے۔

حاکم مجاز بعض معاملات میں پولیس اتھارٹیوں وغیرہ سے مدد لے گا۔ 10۔ (1) محتاط تحقیقات یا متعلقہ تنظیم سے معلومات حاصل کرنے کی غرض سے حاکم مجاز دہلی مخصوص پولیس ادارہ یا پولیس اتھارٹیوں یا کسی اور اتھارٹی جیسا کہ ضروری خیال کرے، سے مدد لینے کا مجاز ہوگا تا کہ حاکم مجاز کے ذریعہ موصول انکشاف کی پیروی میں مقررہ مدت کے اندر تحقیقات مکمل کرنے کے لیے تمام ممکن مدد فراہم کی جائے۔

باب - V

انکشاف کرنے والے اشخاص کو تحفظ

مظلومیت کے خلاف تحفظات۔ 11۔ (1) مرکزی حکومت اس بات کو یقینی بنائے گی کہ کسی بھی شخص یا سرکاری ملازم جس نے اس ایکٹ کے تحت انکشاف کیا ہو، کے خلاف کوئی کارروائی شروع کر کے یا کسی اور طریقے سے صرف

اس بنیاد پر کہ اُس شخص یا سرکاری ملازم نے کوئی انکشاف کیا ہے یا اس ایکٹ کے تحت کسی تحقیقات میں کوئی مدد کی ہے، اسے نشانہ نہیں بنایا جائے گا۔

(2) اگر کسی شخص کو اس بنیاد پر نشانہ بنایا جارہا ہے یا نشانہ بننے کا خطرہ لاحق ہے کہ اُس نے کوئی شکایت درج کی ہے یا انکشاف کیا ہے یا اُس ایکٹ کے تحت تحقیقات میں کوئی مدد کی ہے تو وہ حاکم مجاز کے سامنے معاملے میں دادرسی کی درخواست کرسکتا ہے اور ایسی اتھارٹی ایسی کارروائی کرے گی جو کہ مناسب سمجھی جائے اور متعلقہ سرکاری ملازم یا پبلک اتھارٹی، جیسی بھی صورت ہو، کو مناسب ہدایت دے گی کہ ایسے شخص کو نشانہ بننے سے حفاظت کی جائے یا مظلومیت سے اس کو بچایا جائے:

مگر شرط یہ ہے کہ حاکم مجاز، سرکاری ملازم یا پبلک اتھارٹی کو ایسی کوئی ہدایت جاری کرنے سے پہلے شکایت کنندہ یا پبلک اتھارٹی یا سرکاری ملازم، جیسی بھی صورت ہو، کو سنوائی کا موقعہ فراہم کرے گا:

مزید شرط یہ ہے کہ ایسی کسی بھی سنوائی میں بار ثبوت کہ پبلک اتھارٹی کی طرف سے مبینہ عمل مظلومیت نہیں ہے، پبلک اتھارٹی پر رہے گا۔

(3) ضمن (2) میں حاکم مجاز کے ذریعہ دی گئی ہر ایک ہدایت، سرکاری ملازم یا پبلک اتھارٹی جس کے خلاف مظلومیت کی شکایت ثابت ہوئی ہو، پر واجب التعمیل ہوگی۔

(4) فی الوقت نافذ العمل کسی دیگر قانون میں مندرج کسی امر کے باوجود، ضمن (2) کے تحت سرکاری ملازم کی نسبت ہدایت دینے کے اختیار میں یہ اختیار بھی شامل ہوگا کہ انکشاف کنندہ سرکاری ملازم کو اس کی ماقبل جگہ پر بحال کیا جائے۔

(5) کوئی بھی شخص جو ضمن (2) کے تحت دی گئی ہدایات پر عمداً عمل سے گریز کرتا ہو، جرمانے کا مستوجب ہوگا جس کی توسیع 30000 تیس ہزار روپے تک ہوسکتی ہے۔

گواہان اور دیگر اشخاص کا تحفظ۔ 12۔ اگر حاکم مجاز کی، شکایت کنندہ یا گواہ کی درخواست پر یا اکھٹا کی گئی اطلاع کی بناء پر یہ رائے ہے کہ شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم یا گواہ یا کوئی اور شخص جو اس ایکٹ کے تحت ہونے والی تحقیقات میں مدد کررہا ہے کو تحفظ دینے کی ضرورت ہے تو حاکم مجاز متعلقہ سرکاری اتھارٹیوں (بشمول پولیس) کو ہدایت جاری کرے گا جو ایسے شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم یا متعلقہ اشخاص کی حفاظت کے لیے اپنی ایجنسیوں کے ذریعے ضروری اقدامات کریں گی۔

شکایت کنندہ کی شناخت کا تحفظ۔ 13۔ حاکم مجاز، فی الوقت نافذ العمل کسی قانون کے باوجود، اس ایکٹ کے تحت ہونے والی تحقیقات کی غرض سے کسی بھی شکایت کنندہ شخص کی شناخت اور اس کے فراہم کردہ دستاویزات یا اطلاع خفیہ رکھے گا جیسا کہ اس ایکٹ کے تحت مطلوب ہے جب تک کہ حاکم مجاز خود اس کے برعکس فیصلہ نہ لے یا عدالت کے حکم کی بدولت یہ لازمی نہ ہو جائے کہ شناخت کا خلاصہ ہو یا دستاویزات پیش کیے جائیں۔

عبوری احکامات صادر کرنے کا اختیار۔ 14۔ اگر حاکم مجاز کی شکایت کنندہ یا سرکاری ملازم کے انکشاف کے بعد کسی بھی وقت یہ رائے ہے کہ تحقیقات کے دوران کوئی بداعمالی کا رویہ جس کو روکنے کی ضرورت ہے، جاری ہے تو یہ اس سلسلے میں ایسے عبوری احکامات جاری کر سکے گا جیسا کہ یہ مناسب سمجھے، تا کہ اس عمل کو فوری طور پر روکا جا سکے۔

باب - VI
جرائم اور تاوان

نامکمل، غلط یا گمراہ کُن آراء، وضاحت یا رپورٹ فراہم کرنے کے لیے تاوان۔ 15۔ جب حاکم مجاز کی تنظیم یا متعلقہ عہدہ دار کے ذریعہ داخل شکایت پر رپورٹ یا وضاحت یا دفعہ 5 کے ضمن (3) میں محولہ رپورٹ کی جانچ پڑتال کے وقت یہ رائے ہو کہ تنظیم یا متعلقہ عہدہ دار نے بغیر کسی معقول جواز کے رپورٹ مصرحہ وقت کے اندر پیش نہیں کی ہے یا بدنیتی سے رپورٹ پیش کرنے سے انکار کیا ہے یا جان بوجھ کر نامکمل، غلط یا گمراہ کُن یا جھوٹی رپورٹ پیش کی ہے یا ریکارڈ یا اطلاع، جو انکشاف کا موضوع ہو، تباہ کیا ہے یا رپورٹ پیش کرنے میں کسی طریقہ سے رکاوٹ پیدا کی ہے تو یہ مندرجہ ذیل عائد کرے گا—

(الف) جہاں تنظیم یا متعلقہ عہدہ دار نے بغیر کسی معقول جواز کے مصرحہ وقت کے اندر رپورٹ پیش نہ کی ہو یا بدنیتی سے رپورٹ پیش کرنے سے انکار کیا ہو تو تاوان جو ہر دن ڈھائی سو روپے تک ہو سکتا ہے جب تک کہ رپورٹ پیش نہیں کی جاتی، تاہم ایسے تاوان کی کل رقم پچاس ہزار روپے سے تجاوز نہیں کرے گی؛

(ب) جہاں تنظیم یا متعلقہ عہدہ دار نے جان بوجھ کر نامکمل، غلط یا گمراہ کُن یا جھوٹی رپورٹ پیش کی ہے یا ریکارڈ یا اطلاع جو کہ انکشاف کا موضوع ہو، تباہ کیا ہے یا رپورٹ پیش کرنے میں کسی طریقے سے رُکاوٹ پیدا کی ہے تو تاوان، جو پچاس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ کسی بھی شخص کے خلاف کوئی تاوان عائد نہ کیا جائے گا جب تک کہ اسے سنوائی کا موقع نہ دے دیا گیا ہو۔

شکایت کنندہ کی شناخت ظاہر کرنے کے لیے تاوان۔ 16۔ کوئی بھی شخص جو غفلت سے یا بد نیتی سے شکایت کنندہ کی شناخت ظاہر کرے تو وہ اس ایکٹ کی دیگر توضیعات کو مضرت پہنچائے بغیر سزا کا مرتکب ہوگا جو کہ تین سال تک کی قید ہو سکتی ہے اور جُرمانہ کا بھی جو کہ پچاس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔

جھوٹے اور بے بنیاد انکشاف کے لیے سزا۔ 17۔ کوئی بھی شخص، جس نے بد نیتی سے انکشاف کیا ہو اور یہ جانتے ہوئے کہ یہ غلط یا جھوٹا یا گمراہ کُن ہے، سزا کا مرتکب ہوگا جو کہ دو سال تک کی قید ہو سکتی ہے اور جرمانے کا بھی جو تیس ہزار روپے تک ہو سکتا ہے۔

بعض معاملات میں محکمے کے سربراہ کو سزا۔ 18۔ (1) جب اس ایکٹ کے تحت کوئی جرم حکومت کے کسی محکمہ کے ذریعہ مرتکب ہوا ہو تو محکمے کے سربراہ کو جرم کا قصوروار تصور کیا جائے گا اور وہ اس کے خلاف کارروائی کیے جانے کا مستوجب ہوگا اور اس کو حسبہ سزا دی جائے گی جب تک کہ وہ ثابت نہ کرے کہ جُرم اُس کی علمیت کے بغیر انجام دیا گیا ہے یا یہ کہ اُس نے ایسے جُرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے تمام مناسب تندہی کا استعمال کیا تھا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، جہاں اس ایکٹ کے تحت کسی جُرم کا ارتکاب حکومت کے کسی محکمہ کے ذریعہ کیا گیا ہو اور یہ ثابت ہو کہ جُرم کسی کی رضامندی یا چشم پوشی سے کیا گیا ہے یا اس کی غفلت سے قابل منسوب ہے، تو ایسا افسر اس جرم کا قصوروار متصور ہوگا اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور اسے حسبہ سزا دی جائے گی۔

کمپنیوں کے ذریعہ جرائم۔ 19۔ (1) جب اس ایکٹ کے تحت کسی جرم کا ارتکاب کسی کمپنی نے کیا ہو، تو ہر ایک ایسا شخص جو جرم کے ارتکاب کے وقت کمپنی کا نگراں تھا اور کمپنی کے کاروبار کا ذمہ دار تھا نیز کمپنی، جرم کے قصوروار متصور ہوں گے اور ان کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور حسبہ سزا دی جائے گی:

بشرطیکہ اس ضمن میں درج کسی امر کی رو سے ایسا کوئی شخص کسی سزا کا مستوجب نہیں ہوگا، اگر وہ یہ ثابت کرے کہ جرم کا ارتکاب اس کے علم کے بغیر کیا گیا تھا یا اس نے ایسے جرم کے ارتکاب کو روکنے کے لیے تمام مستعدی کا استعمال کیا تھا۔

(2) ضمن (1) میں درج کسی امر کے باوجود، جہاں اس ایکٹ کی تحت کسی جرم کا ارتکاب کسی ڈائرکٹر، منتظم، سکریٹری یا کمپنی کے کسی دیگر افسر کی رضامندی یا چشم پوشی سے کیا گیا ہو، یا اس کی کسی غفلت سے قابل منسوب ہو، تو ایسا ڈائرکٹر منتظم، سکریٹری یا دیگر افسر اس جرم کا قصور وار متصور ہوگا اور اس کے خلاف کارروائی کی جائے گی اور اسے حسبہ سزا دی جائے گی۔

تشریح۔ اس دفعہ کے اغراض کے لیے—

(الف) ''کمپنی سے کوئی سند یافتہ جماعت مراد ہے اور اس میں کوئی فرم یا افراد کی دیگر انجمن شامل ہے، اور

(ب) ''ڈائرکٹر'' سے فرم کی نسبت فرم کا حصہ دار مراد ہے۔

عدالت عالیہ میں اپیل۔ 20۔ دفعہ 14 یا دفعہ 15 یا دفعہ 16 کے تحت عائد تاوان سے متعلق حاکم مجاز کے کسی حکم سے ناراض کوئی شخص اس حکم کی تاریخ سے، جس کے خلاف اپیل کی گئی ہے، ساٹھ دن کی مدت کے اندر عدالت عالیہ میں اپیل دائر کر سکتا ہے:

مگر شرط یہ کہ عدالت عالیہ مذکورہ ساٹھ دن کی مدت ختم ہونے کے بعد بھی اپیل کی سماعت کر سکے گی اگر اس کا یہ اطمینان ہو جائے کہ اپیلانٹ مکتفی وجوہ کی بنا پر اپیل دائر نہیں کر سکا تھا۔

تشریح۔ اس دفعہ کی اغراض کے لیے ''عدالت عالیہ'' سے مُراد وہ عدالت عالیہ ہے جس کے اختیار سماعت کے اندر بنائے دعویٰ اُٹھا ہو۔

اختیار سماعت پر امتناع۔ 21۔ کوئی بھی دیوانی عدالت کسی بھی ایسے معاملے میں اختیار سماعت نہیں رکھے گی جس کے متعلق حاکم مجاز کو اس ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے تعین کرنے کے اختیارات دیے گئے ہوں اور کوئی بھی عدالت یا دیگر اتھارٹی اس ایکٹ کے تحت یا اس کے ذریعے عطا کیے گئے اختیارات کی تعمیل میں کی گئی یا کی جانے والی کارروائی کی نسبت کوئی بھی حکم امتناعی صادر نہیں کرے گی۔

عدالت سماعت و تجویز کرے گی۔ 22۔ (1) کوئی بھی عدالت، ماسوائے حاکم مجاز یا اس کے ذریعے مجاز کردہ کسی افسر یا شخص کی شکایت پر، اس ایکٹ یا اس کے تحت بنائے گئے قواعد یا ضوابط کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کی سماعت و تجویز نہیں کرے گی۔

(2) چیف میٹرپولٹن مجسٹریٹ یا چیف جوڈیشل مجسٹریٹ سے ادنیٰ کوئی بھی عدالت اس ایکٹ کے تحت قابل سزا کسی بھی جرم کی سماعت نہیں کرے گی۔

باب - VII

متفرق

انکشاف پر رپورٹ۔ 23۔ (1) حاکم مجاز اپنی سرگرمیوں کی کارکردگی کی ایک مجتمع سالانہ رپورٹ اُس شکل میں تیار کرے گا جیسا کہ مقرر کیا گیا ہو اور اس کو مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کو بھیج دے گا۔

(2) ضمن (1) کے تحت سالانہ رپورٹ کی حصولیابی کے بعد مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، اس کی ایک نقل پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں یا ریاستی قانون سازیہ کے، جیسی بھی صورت ہو، سامنے پیش کروائے گی۔

مگر شرط یہ ہے کہ اگر فی الوقت نافذ العمل کوئی اور قانون، حاکم مجاز سے رپورٹ تیار کرنے کے لیے توضیع کرتا ہو، تو متذکرہ سالانہ رپورٹ میں ایک علیحدہ حصہ حاکم مجاز کے ذریعے اس ایکٹ کے تحت سالانہ سرگرمیوں کی کارکردگی پر مشتمل ہوگا۔

نیک نیتی سے کی گئی کارروائی کا تحفظ۔ 24۔ حاکم مجاز یا کسی افسر، ملازم، ایجنسی یا شخص جو کہ اُس کی طرف کام کرتا ہو، کے خلاف اُس ایکٹ کے تحت نیک نیتی سے کیے گئے یا کیے جانے کے لیے مقصود کسی بات سے متعلق کوئی بھی دعویٰ، استغاثہ یا کوئی اور قانونی کارروائی نہیں کی جائے گی۔

مرکزی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار۔ 25۔ (1) مرکزی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کی غرض سے قواعد بنا سکے گی۔

(2) خاص طور پر اور متذکرہ بالا اختیار کی عمومیت کو مضرت پہنچائے بغیر ایسے قواعد تمام یا مندرجہ ذیل کسی بھی امر کے لیے توضیع کر سکیں گے، یعنی:—

(الف) دفعہ 4 کے ضمن (4) کے تحت تحریری طور پر یا مناسب الیکٹرانک وسائل کے ذریعے انکشاف کرنے کا طریق کار؛

(ب) طریق کار اور وقت جس کے اندر دفعہ 5 کے ضمن (2) کے تحت حاکم مجاز کے ذریعے خفیہ تحقیقات کی جائے گی؛

(ج) ایسے اضافی معاملات جن کے متعلق حاکم مجاز دفعہ 7 کے ضمن (2) کے فقرہ (و) کے تحت دیوانی عدالت کے اختیارات کا استعمال کر سکتا ہے؛

(د) دفعہ 23 کے ضمن (1) کے تحت سالانہ رپورٹ کا فارم؛

(ہ) کوئی اور معاملہ جو مقرر کیا جائے یا مقرر کرنے کی ضرورت ہو۔

ریاستی حکومت کا قواعد بنانے کا اختیار۔ 26۔ ریاستی حکومت، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعے اس ایکٹ کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کے لیے قواعد بنا سکے گی۔

ضوابط بنانے کا اختیار۔ 27۔ مرکزی حکومت یا ریاستی حکومت، جیسی بھی صورت ہو، کی ماقبل منظوری کے ساتھ حاکم مجاز، سرکاری گزٹ میں اطلاع نامہ کے ذریعہ ضوابط بنا سکے گا جو اس ایکٹ کی توضیعات اور اس کے تحت بنائے گئے قواعد کے نقیض نہ ہوں تاکہ ان تمام معاملات کے لیے توضیع کی جائے جن کے لیے اس ایکٹ کی توضیعات کو روبہ عمل لانے کی غرض سے توضیع کرنا قرین مصلحت ہو۔

اطلاع نامہ اور قواعد پارلیمنٹ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ 28۔ مرکزی حکومت کے ذریعہ جاری کوئی اطلاع نامہ اور بنایا گیا کوئی قاعدہ اور اس ایکٹ کے تحت حاکم مجاز کے ذریعہ بنایا ہوا کوئی بھی ضابطہ اس کے اجرا ہونے یا بنانے کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو سکے، پارلیمنٹ کے دونوں ایوانوں کے سامنے جبکہ پارلیمنٹ اجلاس میں ہو تیس دن کی مجموعی مدت کے لیے پیش کیا جائے گا جو ایک اجلاس یا دو یا دو سے زیادہ یکے بعد دیگرے آنے والے اجلاسوں پر مشتمل ہو سکتی ہے اور اگر اجلاس ختم ہونے کے فوراً بعد یا متذکرہ یکے بعد دیگرے اجلاسوں کے بعد دونوں ایوان اطلاع نامہ یا قاعدہ یا ضابطہ میں ردوبدل کرنے پر اتفاق رکھتے ہوں یا دونوں ایوان یہ رائے رکھتے ہوں کہ اطلاع نامہ قواعد یا ضوابط نہیں بنایا جانا چاہیے تو اس کے بعد اطلاع نامہ یا قاعدہ یا ضابطہ ایسی ردوبدل کی ہوئی شکل میں ہی اثر انداز ہوں گے یا کوئی اثر نہ رکھیں گے، جیسی بھی صورت ہو، تاہم کوئی ایسی تبدیلی یا تصحیح اُس اطلاع نامہ، قاعدہ یا ضابطہ کے تحت کیے گئے کسی بھی ماقبل فعل کے جواز کو مضرت نہ پہنچائے گی۔

ریاستی حکومت کے ذریعہ جاری اطلاع نامہ اور بنائے گئے قواعد ریاستی قانون سازیہ کے سامنے پیش کیے جائیں گے۔ 29۔ ریاستی حکومت کے ذریعہ جاری کردہ اطلاع نامہ اور ریاستی حکومت کا بنایا ہوا ہر ایک قاعدہ اور اس ایکٹ کے تحت حاکم مجاز کا بنایا ہوا ہر کوئی ضابطہ اس کے اجرا ہونے کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو سکے، ریاستی قانون سازیہ کے سامنے پیش کیا جائے گا۔

دشواریوں کو رفع کرنے کا اختیار۔ 30۔ (1) اگر اس ایکٹ کی توضیعات کو موثر بنانے میں کوئی دشواری پیش آ جائے تو مرکزی حکومت حکم کے ذریعہ جو اس ایکٹ کی توضیعات کے نقیض نہ ہو، دشواریوں کو رفع کر سکتی ہے:

مگر شرط یہ ہے کہ اس ایکٹ کے نفاذ کی تاریخ سے تین سال کی مدت منقضی ہونے کے بعد ایسا کوئی حکم صادر نہیں کیا جائے گا۔

(2) اس دفعہ کے تحت بنایا ہوا ہر حکم اس کے بنائے جانے کے بعد جتنی جلدی ممکن ہو سکے پارلیمنٹ کے ہر ایک ایوان میں پیش کیا جائے گا۔

منسوخی اور استثنیٰ۔ 31۔ (1) حکومت بھارت، وزارت برائے پرسونل پبلک گریونسیز و پنشنز (محکمہ برائے پرسونل اور تربیت) قرارداد نمبر 371/12/2002-AVDIII تاریخ 21 اپریل، 2004 جو کہ بحوالہ قرارداد محمل نمبر، تاریخ 29 اپریل 2004 سے ترمیم شدہ ہے، کو ذریعہ ہٰذا منسوخ کیا جاتا ہے۔

(2) اس منسوخی کے باوجود متذکرہ قرارداد کے تحت کی گئی کوئی کارروائی یا کیا گیا کوئی امر اس ایکٹ کے تحت کی گئی یا کیا گیا متصور ہوگا۔

بھارت کے صدر نے دی وہسل بلوورس پروٹیکشن ایکٹ، 2014 کے اردو ترجمے کو مستند متن (مرکزی قوانین) ایکٹ، 1973 کی دفعہ 2 کے فقرہ (الف) کے تحت سرکاری گزٹ میں شائع کرنے کے لیے مجاز کر دیا ہے۔

سکریٹری، حکومت بھارت۔

The Urdu Text of the Whistle Blowers Protection Act, 2014 has been authorized for its publication in the official gazette by President of India under clause (a) of Section 2 of the Authoritative Text (Central Laws) Act, 1973.

Secretary to the Government of India.